مسلسل اشاعت کے ۲۵ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

شمارہ ۱۰ جلد ۱۸ | ۱۴۳۵ اگست 2014

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی روئیداد

حضرت صفیہ

عید الفطر کی تاریخ و فضیلت

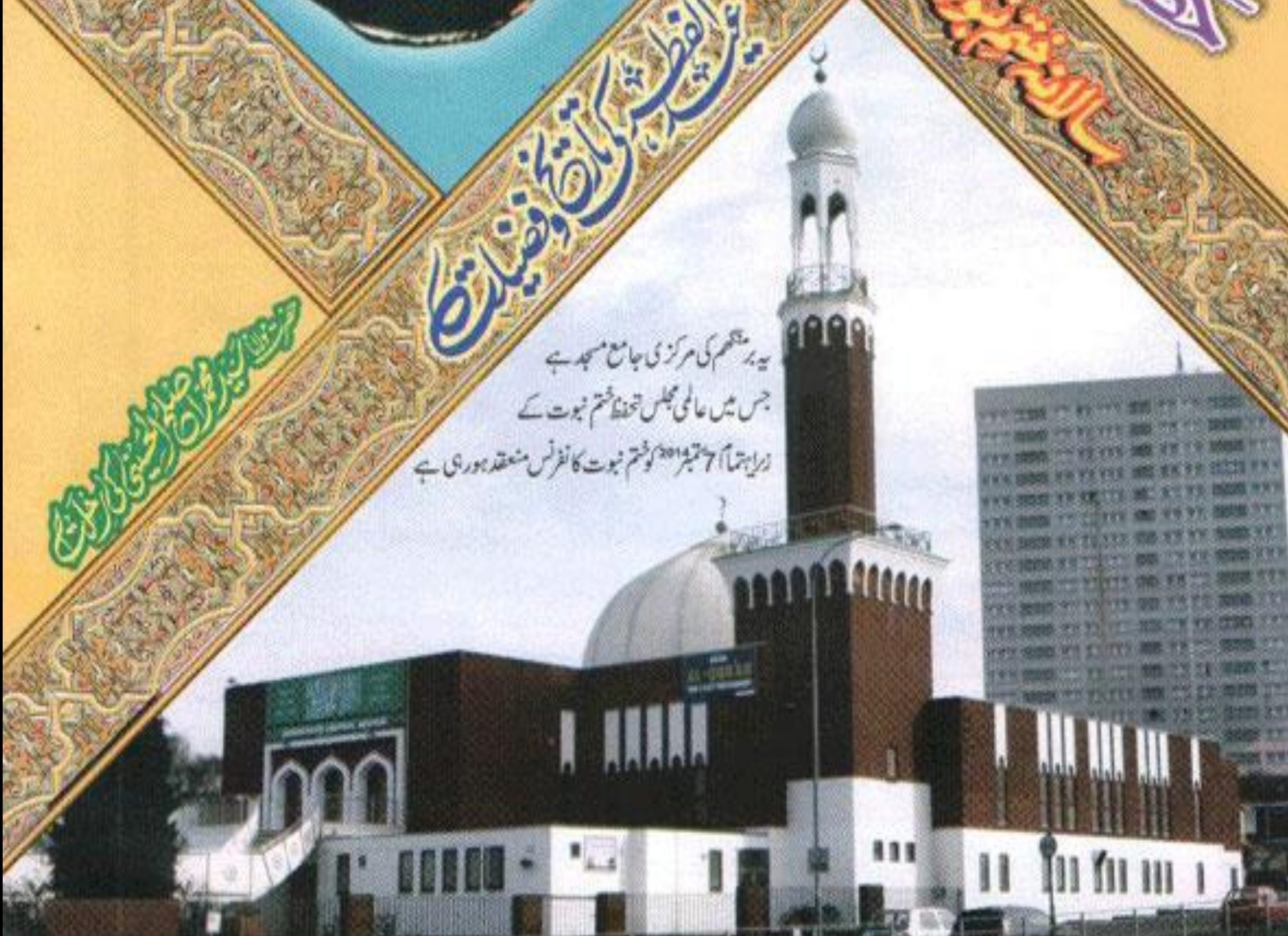

یہ برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد ہے
جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
زیر اہتمام 7 ستمبر 2014ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے

مولانا سید شیر علی شاہ کا ایک قادیانی سے مناظرہ

جناب مبارک احمد کا قبول اسلام

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
# لولاک
ملتان

شمارہ: ۱۰ ○ جلد: ۱۸

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

## بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

## مجلس منتظمہ

| | |
|---|---|
| علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی |
| مولانا بشیر احمد | حافظ محمد یوسف عثمانی |
| مولانا محمد اکرم طوفانی | حافظ محمد ثاقب |
| مولانا فقیر اللہ اختر | مولانا مفتی حفیظ الرحمن |
| مولانا عبدالرشید غازی | مولانا قاضی احسان احمد |
| مولانا غلام حسین | مولانا محمد طیب فاروقی |
| مولانا محمد اسحاق ساقی | مولانا محمد علی صدیقی |
| مولانا غلام مصطفیٰ | مولانا محمد حسین ناصر |
| چوہدری محمد اقبال | غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ |
| مولانا عبدالرزاق | مولانا محمد قاسم رحمانی |

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

## کلمۃ الیوم


| | | |
|---|---|---|
| سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی روئیداد | مولانا اللہ وسایا | 3 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| حضرت صفیہؓ | جناب ابوعمر فاروق | 7 |
| راستہ جنت | جناب محمد جمیل مظہر | 10 |
| عیدالفطر کی تاریخ وفضیلت | جناب حافظ وحیدالدین خیرآبادی | 12 |
| وقت کیا ہے؟ | مولانا ابوالکلام آزادؒ | 15 |
| پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟ | ایک خاتون | 17 |
| بے پردہ عورت کی سزا | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 22 |
| ایک ہفتہ..... حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں (قسط نمبر 7) | مولانا اللہ وسایا | 23 |


## شخصیات


| | | |
|---|---|---|
| امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 30 |
| مشائخ تونسہ شریف کی تحریک ختم نبوت میں خدمات (آخری قسط) | مولانا عبدالعزیز لاشاری | 33 |
| حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینی کی رحلت | جناب محمد زین العابدین | 36 |


## رد قادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| پس پردہ | مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی | 38 |
| مولانا سید شیر علی شاہ کا ایک قادیانی سے مناظرہ | جناب سعید الحق جدون | 41 |
| قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں؟ (آخری قسط) | مولانا غلام رسول دین پوری | 43 |


## متفرقات


| | | |
|---|---|---|
| جناب مبارک احمد کا قبول اسلام | جناب عبدالقیوم عاصم | 45 |
| سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء | مولانا محمد صفدر | 47 |
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 53 |

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

# سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی روئیداد!

حسب سابق اس سال بھی وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کے ختم ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر شرکت کے لئے رفقاء آنا شروع ہوگئے۔ ۳۰؍مئی جمعہ کو بھی آتے رہے۔ حسب روایت ۳۱؍مئی بروز ہفتہ ۲۰۱۴ء کو صبح پونے آٹھ بجے کلاس کے آغاز کے لئے گھنٹی لگائی گئی۔ ایک سو پچیس شرکاء سے کلاس کا افتتاح ہوا۔ تلاوت کے بعد حاضری ہوئی اس کے بعد مولانا عزیز الرحمن ثانی نے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جامعہ اشرفیہ مانکوٹ کے مہتمم حضرت مولانا صاحبزادہ محمد احمد صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کی دعا سے کلاس کا آغاز ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سرپرست اور روح رواں پیر طریقت حضرت مولانا سید فاروق ناصر شاہ صاحب نے افتتاحی بیان فرمایا، مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے مدرس مولانا محمد شاہد صاحب نے پہلا سبق پڑھایا۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکوی، مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت نے اسباق پڑھانا شروع کئے۔ پہلا ہفتہ یعنی ہفتہ سے جمعرات تک ردعیسائیت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر اسباق ہوئے اور قادیانی شبہات کے جوابات حصہ دوم پڑھائی گئی۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد احمد اور مدرسہ کے درجہ ثانیہ کے دو طالب علم جناب سید امیر، جناب صدام حسین نے داخلہ کے نظم کو چلایا۔ الحمدللہ! کہ ابتدائی چند دنوں میں ۲۸۷ دو صد ستاسی اسکولز و کالجز کے طلباء، مدارس عربیہ کے اساتذہ و فضلاء اور مفتیان اور طلباء نے کورس میں داخلہ لیا۔ جمعرات شام کو جامعہ خیر المدارس ملتان کے شعبہ تخصص، دعوت وارشاد کے نگراں حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب تشریف لائے اور آپ نے بائبل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر مشتمل اسباق پڑھائے۔

۳۱؍مئی سے ۵؍جون تک دوران ہفتہ جو پڑھایا گیا اس کا ۶؍جون ہفتہ کے دن امتحان ہوا۔ ۶؍جون کی شام بعد از ظہر سے دوسرے ہفتہ کی تعلیم شروع ہوئی۔ اس ہفتہ میں کتاب قادیانی شبہات کے جوابات حصہ اول کی جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا غلام رسول دین پوری نے تعلیم دی۔ اس دوران میں مناظر اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن، حضرت مولانا مفتی خالد محمود (ناظم اعلیٰ اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان) بھی تشریف لائے اور ایک ایک سبق پڑھایا۔ حضرت مفتی خالد محمود کے ہمراہ ہمارے مخدوم زادہ حضرت مولانا مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ نے بھی تشریف آوری سے ممنون واحسان فرمایا۔ حسب سابق اس دوسرے ہفتہ کی تعلیم کا امتحان ۱۳؍جون جمعہ کے روز قبل از جمعہ ہوا اور اسی دن ہی عصر کے قریب جامعۃ الرشید کراچی سے حضرت مولانا مفتی ابولبابہ اپنے رفقاء سمیت تشریف لائے۔ جمعہ عصر سے ہفتہ عصر تک انہوں

نے تمام کلاس کو مختلف حصوں میں گروپس بنا کر اپنے رفقاء سمیت قرآنی عربی کورس پڑھایا، تمام شرکاء نے بھرپور فائدہ حاصل کیا اور خوب رونق رہی۔ ۱۵؍جون کو مولانا محمد رضوان عزیز نے خطباء کورس اور ۱۵،۱۶؍جون کو مولانا عبداللہ معتصم نے جغرافیہ کورس پر لیکچرز دیئے۔

۱۴؍جون سے ۲۲؍جون تک آخری ہفتہ کے اسباق حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی اور دیگر حضرات نے پڑھائے۔ اس ہفتہ میں قادیانی شبہات کے حصہ سوم جو کذب مرزا کے مباحث پر مشتمل ہے پڑھائی گئی اور ۲۲؍جون کو کورس کا آخری امتحان ہوا۔

اس ہفتہ میں جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور کے استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، مولانا قاری عبدالواحد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین بھی اپنے رفقاء، حضرت مولانا مفتی محمد زاہد صاحب نائب مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، مولانا مفتی محمد ظفر اقبال، مولانا قاری محمد زاہد اقبال چیچہ وطنی، جناب خالد متین صاحب لاہور، جناب خالد مسعود صاحب ایڈووکیٹ تلہ گنگ، روزنامہ اسلام کے بچوں کے صفحہ کے ایڈیٹر الحاج محمد اشتیاق بھی تشریف لائے اور ان حضرات کے بیانات ہوئے۔ اس سال خصوصیت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے سربراہ حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی بھی تشریف لائے، آپ نے اتوار کے روز ظہر سے عصر تک سبق پڑھایا۔ اتوار کے روز ۲۲؍جون بعد از عشاء آخری بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا ہوا اور یوں آپ کے آخری سبق پڑھانے پر ۳۱؍مئی سے شروع ہو کر ۲۲؍جون کی شام سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی تعلیم بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

۲۳؍مئی کو صبح آٹھ بجے کورس کی آخری تقریب تھی جس میں شرکاء حضرات کو اسناد اور کتب اور انعامات دیئے تھے۔ چنانچہ صبح آٹھ بجے اس تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے کورس کی غرض وغایت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مہمانان گرامی کی تشریف آوری پر خیر مقدمی کلمات کہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کامیاب ہونے والے شرکاء حضرات کے نام پکارنے شروع کئے، چنانچہ رول نمبر نام اور ضلع کی صراحت کے ساتھ اعلانات ہوتے رہے اور شرکاء مہمانان گرامی کے ہاتھوں انعامی کتب حاصل کرتے رہے۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری صاحب نام بنام سند دیتے۔ مولانا قاضی احسان احمد وہ سند حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کرتے، حضرت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صدر اجلاس و امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اپنے مبارک ہاتھوں سے وہ سند صاحبزادہ مولانا خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کو عنایت فرماتے اور آپ سے شرکاء وہ سند وصول کرتے۔

اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے احتساب قادیانیت ج:۳۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵ شرکاء حضرات کو دی گئیں، جناب پیر کفایت اللہ صاحب بودلہ کی طرف سے تحریر کردہ کتاب ’’ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں‘‘ اور جناب عتیق انور کی لاہور سے شائع کردہ کتاب جو پیر طریقت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر حضرت سید نفیس الحسینیؒ کا مجموعہ کلام ہے جس کا نام ’’برگ گل‘‘ ہے یہ کتب دی گئیں۔ اس طرح آخری مرحلہ پر الحاج محمد جمیل صاحب گجرات والوں کی جانب سے ’’فیصلہ کن مناظرے‘‘ اور ’’ایک ہفتہ حضرت شیخ الہندؒ‘‘ کے دیس میں بھی شرکاء کو سیٹ کی شکل میں دی گئیں۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی پاکستان کے معروف نشریات کتب کے ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کے حضرت

حافظ محمد اسحاق صاحب ملتانی کی جانب سے چودہ کارٹن کتابوں کے شرکاء کورس میں انعامی کتب کے سیٹ کے ساتھ پیش کئے گئے۔ گویا کم وبیش دس، دس کتب کا ایک ایک سیٹ شریک کورس کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ پشاور سے حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور جناب محترم عنایت اللہ، جناب صاحبزادہ نصیرالدین پوپلزئی، راولپنڈی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا قاضی ہارون الرشید، تلہ گنگ سے جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حضرت قاضی فیض احمد، گجرات سے حضرت حاجی اللہ رکھا صاحب، الحاج محمد جمیل، منڈی بہاؤالدین سے مولانا محمد قاسم، لاہور سے جناب پیر طریقت رضوان نفیس، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، مولانا سعید وقار، جناب منصور احمد، نعیم صاحب، فیصل آباد سے پیر طریقت سید فاروق ناصر شاہ صاحب، روزنامہ اسلام کے نمائندہ مولانا ذکراللہ الحسینی، مولانا غازی عبدالرشید، چنیوٹ سے حضرت مولانا سیف اللہ خالد، حضرت قاری عبدالحمید صاحب، الحاج محمد علی، مولانا محمد رضوان صاحب، ملک خلیل احمد، مولانا محمد عارف، سرگودھا سے مولانا قاری عبدالرحمن ضیاء، مولانا محمد عابد، جھنگ سے مولانا سید مصدوق حسین شاہ، الحاج مقبول احمد، مولانا غلام حسین، چنیوٹ سے قاری محمد افضل، مولانا منیر احمد، حاجی شہادت علی، قاری خوشی محمد، قاری محمد نثار، سیالکوٹ سے مولانا فقیر اللہ اختر، ملتان سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد انس، بہاولنگر سے مولانا محمد قاسم رحمانی اور دیگر مہمانانِ گرامی ذی وقار کے ہاتھوں شرکاء کورس نے اسناد اور کتب کے انعامات وصول کئے۔

اس سال بھی حسب سابق تمام شرکاء کورس کے لئے تقریروں کی بھی تربیت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ابتدائی دنوں سے تقریر شروع کرادی گئی تھیں۔ امسال بھی دس دس شرکاء حضرات پر مشتمل گروپ بنائے گئے جو دن بھر پڑھتے تھے رات کو دن بھر کے اسباق کا خلاصہ بیان کردیتے تھے۔ ابتداء میں یہ نظم مولانا غلام مصطفی اور مولانا عزیزالرحمن ثانی کی زیرنگرانی چلتا رہا۔ آخری عشرہ میں مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی بھی اس نظم میں شریک کار بنے۔ تمام گروپس کے ایک ایک ساتھی کا انتخاب ہوکر کل انتیس حضرات تقریری مقابلہ کے لئے مستحق قرار پائے۔ چنانچہ ان حضرات کا تقریری مقابلہ ہوا، ان میں: رول نمبر ۲۴۶: جناب صفوان محمد بن غلام محمد میمن خیرپور میرس (اول)، رول نمبر ۲۱۵: جناب محمد سلمان بن فضل الرحمن پشاور (دوم)، رول نمبر ۷۶: حافظ محمد بلال بن نذیر احمد شیخوپورہ (سوم) آئے۔ جنہیں حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، حضرت پیر سید صفدر حسین اور حضرت قاضی فیض احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعامات دیئے۔ اس طرح کورس کی تعلیم مکمل حاصل کرنے اور تینوں امتحانات میں مجموعی طور پر پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب یہ تھے: رول نمبر۴: جناب حافظ عتیق الرحمن بن سیف الرحمن لانگ لودھراں نے (اول)، رول نمبر ۲۱: جناب محمد نصیر بن عبدالرشید راولپنڈی (دوم)، رول نمبر ۲۱۲: حیدر علی اطرافی بن گل الرحمن اطرافی پشاور (سوم) پوزیشن حاصل کی۔ یوں مین آف دی کورس جناب حافظ عتیق الرحمن صاحب قرار پائے، امتحان میں پوزیشن ہولڈرز حضرات کو انعامات مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری اور حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے اپنے دست شفقت سے عنایت فرمائے۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے حکم پر حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے اختتامی دعا کرائی۔

مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا صغیر احمد، قاری محمد رمضان، قاری عبیدالرحمٰن، مولانا محمد عمر ساقی، مولانا محمد ابوبکر، جناب محمد یاسین، قاری محمد اصغر اور دیگر اساتذہ حضرات نے مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ امسال بھی کورس کے دوران کھانے کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا صغیر احمد نے کی۔ موجود اساتذہ کرام نے پرچوں کے نمبر لگائے۔ نتائج کی ترتیب اور اسناد کی تیاری حضرت مولانا غلام رسول دین پوری کی زیر قیادت جناب شیر زمان اور جناب ساجد صاحب نے کی۔ آخری دو روز مکتبہ کا کام حضرت مولانا عبدالرشید غازی کی زیر نگرانی انجام پایا۔ مولانا محمد عمر ساقی اور دوسرے رفقاء آپ کے معاون رہے۔ یوں بخیر و خوبی یہ پروگرام تکمیل کو پہنچا۔ فللحمدللہ!

## ختم نبوت کانفرنس ژوب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے زیر اہتمام ۶ رمئی کو جامع مسجد ژوب میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مقامی امیر الحاج شیخ غلام حیدر خان نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد یونس کوئٹہ، مرکزی مسجد کے خطیب مولانا اللہ داد کاکڑ، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالحیٔ کے علاوہ مقامی علماء کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اہل ژوب بالخصوص مولانا شمس الدین شہیدؒ، حاجی محمد علیؒ، حاجی محمد عمرؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

## ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام ۷ رمئی کو لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی مولانا ممتاز احمد کی زیر صدارت منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی راشد مدنی، شیخ الحدیث مولانا حافظ فضل محمد، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، صوبائی مبلغ مولانا یونس، خواجہ محمد اشرف اور دیگر مقامی علماء نے خطاب کیا۔

## ختم نبوت کانفرنس خانوزئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸ رمئی کو خانوزئی میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی راشد مدنی، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالظاہر، صوبائی مبلغ مولانا یونس، مقامی رہنماء حاجی محمد اکبر اور دیگر مقامی علماء نے خطاب کیا۔ علماء نے کہا کہ قادیانی قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کو اپنا نبی و رسول تسلیم کیا ہے۔

## ختم نبوت کانفرنس چمن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام ۹ رمئی کو چمن میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی راشد مدنی، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی، جے۔ یو۔ آئی کے ضلعی سرپرست شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم، صوبائی مبلغ مولانا محمد یونس، قاری جنید احمد فردوسی، مفتی ثناء اللہ اور دیگر مقامی علماء نے خطاب کیا۔

# حضرت صفیہؓ

جناب ابو عمر فاروق

اسلام نے عورت اور مرد کے لئے الگ الگ میدان کار تجویز کیا ہے۔ عورت کا اصل میدان کار اس کا گھر ہے۔ گھر کی حدود میں رہتے ہوئے عورت کو وہ عظیم کام سرانجام دینا ہوتے ہیں جن کو صرف عورت ہی انجام دے سکتی ہے۔ جانبازوں کو جنم دینا اور انقلابی سرفروشوں کو تیار کرنا صرف اسی کا کام ہے اور یہی وہ عظیم کام ہے جس سے قوموں کی تاریخ روشن ہوتی ہے۔ اسلام نے یہ عظیم فریضہ اس کے کاندھے پر ڈال کر اس کو اس قدر اونچا مقام دیا ہے کہ اس سے اونچے مقام کی آدمی تمنا نہیں کرسکتا۔ عورت کو یہ عظیم مرتبہ اس کے اسی فطری فریضہ کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ لیکن ضرورت پڑنے پر عورت نے میدان کارزار میں بھی سرفروشی اور جانبازی کے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ جن پر امت کو بجا طور پر فخر ہے اور جن سے اسلام کی تاریخ روشن ہے۔ تاریخ اسلام کی ایک ایسی ہی شیر دل مجاہدہ خاتون کا ذکر ان سطور میں کیا جارہا ہے۔ جس سے ہم عظمت رفتہ کا سراغ لگا سکیں تاکہ ہماری آئندہ تاریخ روشن ہو۔

حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب کا شمار بڑی جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے۔ وہ ہالہ بنت وہیب (یا اہیب) بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ کے بطن سے تھیں جو سرور عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچازاد بہن تھیں۔ اس رشتہ سے وہ حضورؐ کی خالہ زاد بہن بھی ہوتی تھیں، سید الشہداء حضرت حمزہؓ شہید احد ان کے حقیقی بھائی تھے۔ سرور عالم ﷺ کے والد ماجد عبداللہ، عبدالمطلب کی ایک دوسری بیوی فاطمہ بنت عمرو کے بطن سے تھے۔ اس رشتہ سے حضرت صفیہؓ حضورؐ کی پھوپھی تھیں۔ اس لئے انہیں عمۃ النبی کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی دوسری پھوپھیوں، ام حکیم بیضا، امیہ، عاتکہ، برہ اور اروٰی کے اسلام کے بارے میں اہل سیر میں اختلاف ہے۔ لیکن حضرت صفیہؓ کے اسلام پر سب کا اتفاق ہے۔

غزوہ احزاب (۵ ہجری) میں سارے عرب کے مشرکین اور یہود نے متحد ہو کر مرکز اسلام پر یلغار کردی تھی اور خاص مدینہ منورہ کے اندر یہود بنوقریظہ غداری کر کے اہل حق کی جانوں کے لاگو ہوگئے تھے۔ مسلمانوں کے لئے یہ بہت بڑی آزمائش تھی۔ لیکن آفریں، اللہ کے ان پاکباز بندوں پر کہ کیا مجال ایک لمحے کے لئے ان کے پائے استقامت میں لغزش آئی ہو۔ انہوں نے تو اپنی جانیں اور مال راہ حق میں بیچ کر دیئے تھے اور زندگی کے آخری سانس تک کفر وشرک کے طوفانوں سے ٹکرانے کا تہیہ کر رکھا تھا۔ تاہم عورتوں اور بچوں کو گھر کے دشمنوں، یہود بنوقریظہ کی دست درازی اور شر سے بچانا ضروری تھا۔ چنانچہ رحمت عالم ﷺ نے تمام مسلمان خواتین اور بچوں کو بنظر احتیاط انصار کے ایک قلعہ میں منتقل کردیا اور حضرت حسان بن ثابتؓ (شاعر رسول اللہ) کو ان کی نگرانی پر مامور فرمادیا۔ قلعہ اگرچہ خاصا مضبوط تھا، لیکن پھر بھی یہ انتظام خطرے سے یکسر خالی نہ تھا۔ سرور عالم ﷺ اپنے تمام جانثاروں کے ہمراہ جہاد میں مشغول تھے۔ بنوقریظہ کے محلے اور اس قلعے کے درمیان کوئی فوجی دستہ موجود نہ تھا۔ انہی پر آشوب ایام میں

ایک دن ایک یہودی اس طرف آنکلا اور قلعے میں موجود لوگوں کی سن گن لینے لگا۔ حسن اتفاق سے ایک بوڑھی لیکن صحت مند خاتون نے اس یہودی کو دیکھ لیا۔ وہ اپنی خداداد فراست سے سمجھ گئیں کہ یہ شخص جاسوس ہے۔ اگر اس نے بنو قریظہ کے شریر النفس لوگوں کو جاکر بتادیا کہ قلعے میں صرف عورتیں اور بچے ہیں تو ہوسکتا ہے وہ میدان خالی دیکھ کر قلعے پر حملہ کردیں۔ چنانچہ انہوں نے نگران قلعہ حضرت حسانؓ سے کہا کہ باہر نکل کر اس یہودی کو قتل کردیں۔

حضرت حسانؓ نے عذر کیا۔ اس کا سبب اہل سیر کے نزدیک ان کی جسمانی یا قلبی کمزوری تھی جو کسی مرض میں مبتلا رہنے کی وجہ سے پیدا ہوگئی تھی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے اس موقع پر یہ جواب دیا: ''میں اس یہودی سے لڑنے کے قابل ہوتا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ ہوتا؟''

وہ خاتون حضرت حسانؓ کا جواب سن کر فوراً اٹھیں، خیمے کی ایک چوب اکھاڑی قلعے سے باہر آئیں اور اس یہودی کے سر پر اس زور سے ماری کہ وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ حافظ ابن حجرؒ نے ''اصابہ'' میں لکھا ہے کہ یہودی کو قتل کرنے کے بعد انہوں نے حضرت حسانؓ سے کہا، جاکر اس کا سر کاٹ لاؤ۔ انہوں نے اس میں بھی عذر کیا تو بہادر خاتون نے خود ہی اس کا سر کاٹ کر قلعے سے نیچے پھینک دیا۔ یہودی بنی قریظہ کو کٹا ہوا سر دیکھ کر یقین ہوگیا کہ قلعہ کے اندر بھی مسلمانوں کی فوج موجود ہے۔ چنانچہ انہیں قلعے پر حملہ کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ علامہ ابن اثیرؒ جزری کا بیان ہے کہ پھر اس خاتون نے حضرت حسانؓ سے کہا: ''اب جاکر مقتول یہودی کا سامان اتارلو۔'' وہ بولے: ''مجھے اس کی خواہش نہیں۔'' ابن اثیرؒ کہتے ہیں کہ یہ پہلی بہادری تھی جو ایک مسلمان عورت سے ظاہر ہوئی۔ چنانچہ سرور اکرم ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ عطاء فرمایا۔

یہ شیر دل خاتون جن کی شجاعت اور بے خوفی نے ایک بڑا خطرہ ٹال دیا اور تمام مسلمان عورتوں اور بچوں کو یہودیوں کے دست ستم سے بچالیا۔ بنو ہاشم کی چشم و چراغ نبی ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب تھیں۔ غزوہ احد (۳ ہجری) میں جب ایک اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تو حضرت صفیہؓ ہاتھ میں نیزہ لئے مدینہ سے نکلیں۔ جو لوگ میدان جنگ سے منہ موڑ کر مدینہ کی طرف آرہے تھے ان کو شرم اور غیرت دلاتی تھیں اور نہایت غصے سے فرماتی تھیں: ''رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر چل دیئے۔''

رحمت عالم ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو میدان جنگ کی طرف آتے دیکھا تو ان کے ثابت قدم فرزند حضرت زبیرؓ کو پاس بلاکر ارشاد فرمایا: ''صفیہؓ اپنے بھائی حمزہؓ کی لاش نہ دیکھنے پائیں۔''

حضرت حمزہؓ مردانہ وار لڑتے ہوئے جبیر بن مطعم کے غلام وحشی بن حرب کے برچھے سے شہید ہوگئے تھے۔ ہند بنت عتبہ نے اپنے باپ عتبہ (مقتول بدر) کے جوش انتقام میں ان کی نعش کا مثلہ کیا تھا۔ یعنی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سید الشہداءؓ کا پیٹ چاک کر کے ان کا کلیجہ نکال کر چبا ڈالا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نہیں چاہتے تھے کہ صفیہؓ اپنے محبوب اور شجاع بھائی کی لاش کو اس حال میں دیکھیں۔ حضرت زبیرؓ نے اپنی ماں کو حضور ﷺ کے ارشاد سے مطلع کیا تو وہ اس کا سبب سمجھ گئیں۔ بولیں: ''مجھے معلوم ہوچکا ہے کہ میرے بھائی کی لاش بگاڑی گئی ہے۔ خدا کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں۔ لیکن میں صبر کروں گی اور انشاء اللہ ضبط سے کام لوں گی۔''

حضور ﷺ حضرت صفیہؓ کے جواب سے آگاہ ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں شہید راہ حق حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھنے کی اجازت دے دی۔ وہ بادیدۂ پرنم لاش پر آئیں اور اپنے محبوب بھائی کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بکھرے دیکھ کر ایک آہ سرد کھینچی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر خاموش ہوگئیں۔ پھر ان کے لئے دعائے مغفرت مانگی اور ان کی تدفین کے لئے دو چادریں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے واپس مدینہ چلی گئیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت صفیہؓ نے حضرت حمزہؓ کی شہادت پر ایک پردرد مرثیہ کہا جس کے ایک شعر میں رحمت عالم ﷺ کو یوں مخاطب کیا:

ان یوما اتیٰ علیک لیوم
کورت شمسہ وکان مضینا

ترجمہ...... ''آج آپ پر وہ دن آیا ہے کہ آفتاب سیاہ ہوگیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ روشن تھا۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضرت صفیہ محبوب بھائی کے لئے دعائے مغفرت مانگ کر اپنے آنسو ضبط نہ کر سکیں اور بے اختیار رونے لگیں۔ سرور عالم ﷺ نے انہیں روتے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے بھی سیل اشک رواں ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے جبریل امین نے خبر دی ہے کہ عرش معلی پر حمزہؓ بن عبدالمطلب کو اسد اللہ واسد الرسول (اللہ کا شیر اور رسول کا شیر) لکھا گیا ہے۔''

---

## سہ روزہ ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھیالی یونٹ، گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس بتاریخ ۹،۱۰،۱۱ مئی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بوقت مغرب تا عشاء یونیورسل کالج کھیالی اڈا گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ پہلے روز مولانا عزیز الرحمن ثانی، جناب متین خالد لاہور اور مولانا ندیم مراد علی سندھو کے بیانات ہوئے۔ کورس کے دوسرے روز مولانا زاہد الراشدی نے قادیانیوں کی سرگرمیاں اور ان کے سدباب کے موضوع پر بیان فرمایا۔ مولانا غلام مرتضیٰ مدرس جامعہ مدنیہ ڈسکہ نے ردعیسائیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہودی اور عیسائی ہی قادیانیت کو کھڑا کرنے والے ہیں اور یہی ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ کورس کے تیسرے روز مولانا عبدالرحیم ہزاروی، محمد عثمان منصوری، مولانا محمد عارف شامی، مولانا ندیم مراد سندھو، مولانا طاہر حنیف طاہری، مولانا عبدالمجید، مناظر اسلام مولانا نور محمد ہزاروی نے خطاب کیا۔ یونیورسل کالج کے پرنسپل پروفیسر حافظ محمد اویس مشتاق، یونیک سکول کے پرنسپل پروفیسر منیر علی سندھو، مولانا پروفیسر شعیب محمود، مولانا عرفان، ڈاکٹر عمران رفیق اور ڈاکٹر محمد نواز سجاد نے تینوں دن انتظامات کی ذمہ داری نبھائی اور کورس کو کامیاب کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا۔ سیکورٹی کے انتظامات مولانا طاہر حنیف طاہری اور ان کی ٹیم نے بطریق احسن انجام دیئے۔ اختتامی دعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھیالی یونٹ کے جنرل سیکرٹری قاری عبداللطیف قاسمی نے کروائی جس میں قادیانیوں کے لئے ہدایت، امت مسلمہ کی فتنہ قادیانیت سے حفاظت اور بالخصوص پاکستان کی امن و سلامتی کے لئے دعائے خیر کی گئی۔

# راستہ جنت

جناب محمد جمیل مظہر

حضرت سلمان فارسیؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: ''یارسول اللہ وہ چالیس احادیث کیا ہیں جن کے بارے میں فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

| | |
|---|---|
| ۱...... | اللہ رب العزت پر ایمان لائے۔ |
| ۲...... | آخرت کے دن پر ایمان لائے۔ |
| ۳...... | فرشتوں کے وجود پر ایمان لائے۔ |
| ۴...... | سب آسمانی کتابوں پر ایمان لائے۔ |
| ۵...... | تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر ایمان لائے۔ |
| ۶...... | مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے۔ |
| ۷...... | تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ |
| ۸...... | گواہی دے اس پر کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ |
| ۹...... | ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے۔ |
| ۱۰...... | زکوٰۃ ادا کرے۔ |
| ۱۱...... | رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ |
| ۱۲...... | اگر مال ہو تو حج کرے۔ |
| ۱۳...... | بارہ رکعت سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے۔ (صبح کی نماز سے قبل دو رکعت، ظہر سے قبل چار رکعت اور ظہر کے بعد کی دو رکعت، مغرب کے بعد کی دو رکعت اور عشاء کے بعد کی دو رکعت) |
| ۱۴...... | وتر کسی رات میں نہ چھوڑے۔ |
| ۱۵...... | اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسری چیز کو شریک نہ کرے۔ |
| ۱۶...... | والدین کی نافرمانی نہ کرے۔ |
| ۱۷...... | ظلم سے یتیم کا مال نہ کھا۔ |
| ۱۸...... | شراب نہ پیے۔ |
| ۱۹...... | زنا نہ کرے۔ |
| ۲۰...... | جھوٹی قسم نہ کھائے۔ |
| ۲۱...... | جھوٹی گواہی نہ دے۔ |

| | |
|---|---|
| ۲۲...... | نفسانی خواہشات پر عمل نہ کرے۔ |
| ۲۳...... | مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے۔ |
| ۲۴...... | عورت اور مرد پر تہمت نہ لگائے۔ |
| ۲۵...... | اپنے مسلمان بھائی سے بغض نہ رکھے۔ |
| ۲۶...... | لہو ولعب میں مشغول نہ ہو۔ |
| ۲۷...... | تماشائیوں میں شریک نہ ہو۔ |
| ۲۸...... | کسی پستہ قد آدمی کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہے۔ |
| ۲۹...... | کسی کا مذاق مت اڑائے۔ |
| ۳۰...... | مسلمانوں کے درمیان چغل خوری نہ کرے۔ |
| ۳۱...... | اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکرادا کرے۔ |
| ۳۲...... | بلا اور مصیبت آئے تو صبر کرے۔ |
| ۳۳...... | اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کسی وقت بھی بے خوف مت ہو۔ |
| ۳۴...... | رشتہ داروں سے قطع تعلق مت کرے۔ |
| ۳۵...... | اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی اختیار کرے۔ |
| ۳۶...... | اللہ تعالیٰ کی کسی بھی بنائی ہوئی مخلوق کو لعنت مت کرے۔ |
| ۳۷...... | سبحان اللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کا اکثر ورد کرے۔ |
| ۳۸...... | جمعہ اور عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) میں حاضری نہ چھوڑے۔ |
| ۳۹...... | اس بات کا یقین رکھ کہ جو تکلیف اور راحت تجھے پہنچے وہ مقدر میں تھی اور ٹلنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح بھی تجھے پہنچنے والا نہیں تھا۔ |
| ۴۰...... | کلام اللہ (قرآن پاک) کی تلاوت کسی حال میں مت چھوڑے۔ |

حضرت سلمانؓ فارسی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ چالیس احادیث مبارک سن کر دریافت کیا کہ: ”یارسول اللہ جو کوئی ان کو یاد کرے اس کو کیا ملے گا؟“ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اس کا اجر یہ ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کا حشر انبیاء کرام علیہم السلام اور علمائے کرام کے ساتھ فرمائیں گے۔“

## ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

گوجرہ میں ۳۰ رمئی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ان طلباء کرام کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے کی گئی جن پر ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو مرزائی درندوں نے چناب نگر اسٹیشن پر وحشیانہ ظلم وتشدد برپا کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت حکیم مجاہد نور پوری نے کی۔ مولانا حذیفہ، مولانا سید سرفراز الحسن شاہ اور پروفیسر ندیم نواز نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ کثیر تعداد میں جم غفیر موجود تھا۔

# عیدالفطر کی تاریخ وفضیلت

حافظ وحیدالدین خیرآبادی

اسلام دین فطرت ہے اس کے تمام احکام انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں جو اسلام کی جامعیت وکاملیت کا ثبوت ہے کہ اس نے حیات انسانی کے کسی بھی گوشہ کو فطرت سے ہم آہنگ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے۔ معاشرتی زندگی انسان کا مزاج ہے۔ آپس میں ملنا جلنا، خوشی ومسرت کے خوشگوار لمحات گذارنا، خاص کر طرب ونشاط کی محفلیں سجانا اور زندگی کے ایام کو شاداں وفرحاں بسر کرنا انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے۔ خصوصیت سے ایسے اوقات میں جب کہ سخت مشقت اور امتحانی دور سے گذرا ہو تو مشقت کے اختتام پر دل چاہتا ہے کہ آرام وراحت کے موقع میں ہنسنے کھیلنے اور غم دنیا سے نجات پانے کا موقع فراہم ہو۔

## انسانی فطرت کی رعایت

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو فطرت وطبیعت کی اپنے فطری نظام زندگی اور دستور بندگی میں بھرپور رعایت رکھی ہے۔ اسی میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا اسلامی تہوار ہے، تہوار منانا جشن مسرت برپا کرنا انسانی تاریخ کا حصہ ہے۔ اسلام سے قبل دیگر آسمانی مذاہب وادیان میں تہوار کا تصور ملتا ہے۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ یہ انسانی فطرت ہے وہ اپنی مسرت وشادمانی کے اظہار کے لئے موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ قوموں کے تہوار ان کے کسی دیوی، دیوتا، یا ان کے کسی نجات دہندہ رہنما، سیاسی شخصیت یا ملکی آزادی وغیرہ کی یاد میں منائے جاتے ہیں۔ گویا ان تہواروں کا تعلق کسی نہ کسی اعتبار سے دین ومذہب، تہذیب وتمدن اور افکار ونظریات سے ضرور ہوتا ہے۔ ان تہواروں میں قوموں کی دینی وثقافتی اور تمدنی زندگی کی پوری جھلک ملتی ہے۔ ہمارے سامنے دیوالی، دسہرہ، کرسمس ڈے، ۱۴ راگست، ۲۶ رجنوری وغیرہ کی مثالیں ہیں۔ ہمارا اسلامی تہوار عیدالفطر بھی ایک شرعی اور روحانی حیثیت رکھتا ہے۔ بلکہ اسلامی شریعت میں عیدالفطر صرف تہوار ہی نہیں عبادت بھی ہے۔

جب ہم قرآن کریم میں غور کرتے ہیں تو قبل از اسلام جو قومیں آباد تھیں ان کے مذہبی تہوار کا ذکر ملتا ہے۔
مثال کے طور پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قوم ایک زبردست تہوار مناتی تھی۔ جس میں پوری قوم شریک ہوتی تھی اور بعد میں بتوں کی پرستش کرتی تھی۔ چڑھاوے چڑھاتی تھی۔ ایک موقع پر جب ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے اپنے مشرکانہ میلے میں خلیل اللہ سے چلنے کو کہا تو انہوں نے ”انی سقیم“ (میں بیمار ہوں) کہہ کر جانے سے معذرت کردی اور جب قوم چلی گئی تو انہوں نے بڑے مندر کے تمام بتوں کو پاش پاش کرڈالا۔ جس کے بعد ایک طوفان برپا ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ آگ میں جلانے کا شاہی اعلان کیا گیا۔ قرآن نے اس واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔
دوسرا قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ملتا ہے۔ انہوں نے فرعون مصر کے ساحروں سے، مقابلہ کے لئے جس دن کو منتخب کیا تھا وہ ان کے تہوار کا دن تھا۔ انہوں نے کہا تھا: ”موعدکم یوم الزینہ“ (تمہارے وعدہ کا

دن تہوار کا دن ہے) تیسرا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ملتا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ گذارش کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو جنتی خوان اتار کر نوازیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی: ''ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عید الاولنا واخرنا '' ﴿اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما جو ہمارے اولین وآخرین کے لئے عید کا دن بن جائے۔﴾

## عیدالفطر کی تاریخ

عیدالفطر کا تہوار کب اور کیسے مقرر ہوا، تو اس کی روایت حضرت انس ابن مالکؓ کرتے ہیں: ''قدم النبی ﷺ ولهم یومان یلعبون فیهما فقال ما هذان الیومان؟ قالوا کنا نلعب فیهما فی الجاهلیة فقال رسول الله ﷺ ان الله قد ابدلکم بهما خیراً منهما یوم الاضحی ویوم الفطر (رواه ابوداؤد) '' ﴿آنحضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اس حال میں کہ مدینہ والوں کے دو دن کھیلنے اور تفریح کرنے کے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ دونوں دن کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ہم زمانہ جاہلیت سے ان دو دنوں میں تفریح وکھیل کود کرتے آرہے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر دو دن عطاء کئے ہیں۔ ایک عیدالفطر، دوسرے عیدالاضحیٰ۔﴾ دیکھئے! جب ایک تہوار کو جس میں مشرکانہ رسومات ادا کی جاتی تھیں ختم کیا گیا تو اس کی جگہ ان سے بہتر تہوار عطاء کیا گیا جو خیر وبرکت کا باعث بھی ہے اور خوشی ومسرت کا ذریعہ بھی۔ اسلامی عظمت کی دلیل بھی ہے، ملی وحدت کا ثبوت بھی، طاعت وبندگی کا مظہر بھی، رحمت ومغفرت کا ذریعہ بھی، اور غرباء پروری کی علامت بھی ہے۔

## عید کو عید کہنے کی وجہ

عید، عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں بار بار لوٹ کر آنا۔ قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ عید کا نام عید اس لئے پڑا کہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نئے سرے سے خوشی ومسرت بخشتے ہیں۔ بعض اس نام کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر احسان فرماتا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ ہے کہ اس دن بندے اپنی اصل پاکیزگی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس لئے اس کو عید کہتے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس دن مؤمنوں سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اب تم اپنے گھروں کو جاؤ۔ (غنیۃ الطالبین ص۳۹۶)

## عیدالفطر کی کچھ خصوصیات

یوم الفطر کی کچھ خصوصیات ہیں۔ وہب بن منبہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عیدالفطر کے دن جنت کو پیدا کیا، شجر طوبیٰ بھی جنت میں اسی دن لگایا گیا۔ وحی رسالت کو انبیاء کے پاس پہنچانے کے لئے جبرائیل امین کا انتخاب بھی عید کے دن ہی ہوا۔ ساحران مصر کو جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آئے تھے ان کو ہدایت بھی یوم الفطر کے دن ملی۔ ایک اور روایت کے اعتبار سے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب لوگ عیدالفطر کے دن نماز کے لئے عیدگاہ جاتے ہیں تو اللہ رب العزت ان پر توجہ فرماتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اے میرے بندو! تم نے میرے لئے ہی روزہ رکھا، میرے لئے ہی نماز پڑھی اب تم آمرزش (بخشش) کی خلعت لے کر جاؤ۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عیدالفطر کی شب میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پورا اجر دیتا ہے اور تمام نعمتیں بخشتا ہے جو روزے رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور عید کی صبح کو اللہ کے حکم سے فرشتے زمین پر اترتے ہیں، راستوں، چوراہوں، عام مجمعوں اور بازاروں میں بلند آواز سے (جن کو جن وانس کے سوا سب سنتے ہیں) پکار کر کہتے ہیں، اے امت محمدیہ، اپنے رب کے نام پر نکلو، وہ تم کو بہت کچھ عطاء کرنے والا ہے۔ تمہارے کبیرہ گناہ بخش دے گا۔ چنانچہ جب لوگ اپنے گھروں سے نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ جس مزدور نے اپنا پورا کام کیا ہو، اس کی مزدوری کیا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار اس کو پوری مزدوری عطاء فرما۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے فرشتو! گواہ رہو جن لوگوں نے روزے رکھے اور نمازیں پڑھیں، میں نے ان کی مغفرت کردی۔ (غنیۃ الطالبین ص ۳۹۷)

## عیدالفطر کا اصل مقصد

عیدالفطر اگرچہ خوشی ومسرت کا دن ہے۔ ایک ماہ کے روزوں کے بعد افطار کی عام اجازت ہے۔ لیکن ہمیں عید کے پیغام کو سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اسلام کے ہر حکم میں حکمت ومصلحت ہوتی ہے۔ عید اچھے اچھے لباس پہننے کا نام نہیں۔ عمدہ عمدہ کھانوں کا نام نہیں بلکہ اصل عید یہ ہے کہ اس خوشی کے موقع پر انسان اپنی حقیقت فراموش نہ کرے۔ اپنے رب کی اطاعت وعبادت سے غافل نہ ہو اور جب عیدگاہ میں نماز شکر ادا کر رہا ہو تو یہ تصور کرے کہ حقیقی خوشی اس دن ہوگی جب قیامت کے میدان میں رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہاں سے پروانہ نجات ملے گا۔ ’’واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنة هى المأوىٰ‘‘ عید کے پرمسرت تہوار پر اپنے غریب ونادار مسلمان بھائیوں کو فراموش نہ کرے۔ سینہ بغض وکینہ اور کدورت وعداوت سے خالی ہو، اور نور ایمانی سے معمور ہو۔ یہی اصل عید ہے۔

## ختم نبوت کانفرنس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن قصور میں ۲۸؍مئی کو بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ دو خوش نصیب طلباء نے ختم قرآن پاک مکمل کیا۔ رانا عثمان قصوری نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا اللہ وسایا کے تفصیلی بیانات ہوئے۔ مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے دعاء کرائی۔ مبلغ ختم نبوت عبدالرزاق نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ قاری مشتاق احمد رحیمی نے میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ قاری حبیب اللہ قادری نے تلاوت کی۔ میاں محمد معصوم انصاری نے مہمانوں کو گفٹ پیش کئے۔ ۳۱؍مئی کو ویرم، چوکی میں بعد نماز عشاء عشق مصطفیٰ کانفرنس سے مولانا تاج محمود ریحان، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرزاق مبلغ ختم نبوت ضلع قصور کے بیانات ہوئے۔ مولانا ہارون الرشید نے صدارت کی۔ مولانا آصف نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ علاقہ کے قراء اکرام نے تلاوت کی۔ نعت خوانوں نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ کانفرنس میں تمام مقامی علماء کرام سمیت ہر طبقہ کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔

# وقت کیا ہے؟

مولانا ابوالکلام آزادؒ کا جیل سے ایک خط ...... قلعہ احمد نگر، مورخہ ۱۵؍جون ۱۹۴۳ء

صدیق مکرم!

عرب کے فلسفی شاعر ابوالعلاء معری نے زمانہ کا پورا پھیلاؤ تین دنوں کے اندر سمیٹ دیا تھا۔ کل جو گزر چکا، آج جو گزر رہا ہے، اور کل جو آنے والا ہے:

ثلاثة أيام هي الدهر كله　　وما هن الا الأمس واليوم والغد

وما القمر الا واحد غير انه　　يغيب ويأتي بالضياء المجدد

(زمانہ فقط تین دنوں پر مشتمل ہے۔ گزرا ہوا کل، آج اور آنے والا کل۔ اسی طرح چاند بھی ایک ہی ہے وہ صرف غائب ہوتا ہے اور پھر نئی روشنی لے کر طلوع ہوتا ہے)

لیکن تین زمانوں کی تقسیم میں، نقص یہ تھا کہ جسے ہم ''حال'' کہتے ہیں وہ فی الحقیقت ہے کہاں؟ یہاں وقت کا جو احساس بھی ہمیں میسر ہے وہ یا تو ماضی کی نوعیت رکھتا ہے، یا مستقبل کی اور انہی دونوں زمانوں کا ایک اضافی تسلسل ہے۔ جسے ہم ''حال'' کے نام سے پکارنے لگتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ''ماضی'' اور ''مستقبل'' کے علاوہ وقت کی ایک تیسری نوعیت بھی ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ لیکن وہ اس تیزی کے ساتھ آتی اور نکل جاتی ہے کہ ہم اسے پکڑ نہیں سکتے۔ ہم اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ لیکن ادھر ہم نے پیچھا کرنے کا خیال کیا اور ادھر اس نے اپنی نوعیت بدل ڈالی۔ اب یا تو ہمارے سامنے ''ماضی'' ہے جو جا چکا یا ''مستقبل'' ہے جو ابھی آیا ہی نہیں۔ لیکن خود ''حال'' کا کوئی نام ونشان دکھائی نہیں دیتا۔ جس وقت کا ہم نے پیچھا کرنا چاہا تھا وہ ''حال'' تھا اور ہماری پکڑ میں آیا ہے وہ ''ماضی'' ہے:

نکل چکا ہے وہ کوسوں دیار حرماں سے

شاید یہی وجہ ہے کہ ابوطالب کلیم کو انسانی زندگی کی پوری مدت دو دن سے زیادہ نظر نہیں آئی:

بدنامی حیات، دو روزے نبود بیش
واں ہم کلیم! باتو چہ گویم چساں گزشت

یک روز صرف بستن دل شد باین وآں
روزے دگر بہ کندن دل زین وآں گزشت

(زندگی دراصل دو دن سے زیادہ نہیں ہے۔ کیا بتائیں کہ ہم نے وہ دو دن بھی کیسے گزارے؟ ایک دن تو دل کو ادھر ادھر لگانے میں صرف ہو گیا اور دوسرا دن ادھر سے دل کو ہٹانے میں گزر گیا۔)

ایک عرب شاعر نے یہی مطلب زیادہ ایجاز وبلاغت کے ساتھ ادا کیا ہے:

ومعي بما عدنا الوصال ودهرنا
يومان، يوم نوى ويوم صدود

(ہمیں وصالِ محبوب کب میسر ہوا، کیونکہ ہماری مدت حیات صرف دو دن ہی تو تھی۔ ان میں سے ایک دن محبت استوار کرنے میں گزر گیا۔ دوسرا قطع تعلق میں صرف ہو گیا۔)

اور اگر حقیقت حال کو اور زیادہ نزدیک ہو کر دیکھئے تو واقعہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کی پوری مدت ایک صبح، شام سے زیادہ نہیں۔ صبح آنکھیں کھلیں، دوپہر امید و بیم میں گزری، رات آئی تو پھر آنکھیں بند تھیں۔ لم يلبثوا الا عشية أو ضحاها!

شورے شد و از خواب عدم چشم کشودیم
دیدیم کہ باقی ست شب فتنہ غنودیم

(دنیا میں ایک شور اٹھا اور ہم موت کی گہری نیند سے بیدار ہو گئے۔ دیکھا کہ ابھی فتنوں سے بھری رات کا کچھ حصہ باقی ہے۔ ہم پھر سو گئے۔)

لیکن پھر غور کیجئے اسی ایک صبح شام کے بسر کرنے کے لئے کیا کیا جتن نہیں کرنے پڑتے، کتنے صحراؤں کو طے کرنا پڑتا ہے۔ کتنے سمندروں کو لانگنا پڑتا ہے۔ کتنی چوٹیوں پر سے کودنا پڑتا ہے۔ پھر آتش وپنبہ کا افسانہ ہے۔ برق وخرمن کی کہانی ہے:

درین چمن کہ ہوا داغ شبنم آرائی ست
تسلیٔ بہزار اضطراب می باشد

(اس چمن میں ہوا شبنم کے لئے پیغام فنا ہے، مگر لوگ اس کی اس فتنہ سامانی کے باوجود اسے سکون وراحت کے اسباب میں شمار کرتے ہیں۔) (غبار خاطر صفحہ ۳۲۸ تا ۳۳۰)

## امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کے خواہرزادہ جناب محبوب احمد ۲؍رمضان المبارک بمطابق کیم جولائی کو کمالیہ میں صبح دس بجے انتقال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض حضرت الامیر مدظلہ نے سرانجام دیئے۔ انہیں کمالیہ میں آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، پانچ بچیاں اور ایک بچہ سوگوار چھوڑا ہے۔ ادارہ لولاک حضرت الامیر مدظلہ کے صدمہ میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی نے حضرت الامیر سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

# پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟

ایک خاتون

جناب محترم وسامعین ...... السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

’’پردہ‘‘ ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے یا نہیں۔اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ پردہ ہے کیا؟۔کیونکہ اس کے بغیر ہم پردہ کے فوائد اور نقصانات کو سمجھ نہیں سکتے۔اس کے بعد ہمیں یہ بھی طے کرنا چاہئے کہ وہ کون سی ترقی ہے جسے ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔کیونکہ اس بات کا فیصلہ کئے بغیر ہم یہ معلوم نہیں کرسکتے کہ پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے یا نہیں؟۔

’’پردہ‘‘ عربی زبان کے لفظ’’حجاب‘‘ کا لفظی ترجمہ ہے۔جسے عربی زبان میں حجاب کہتے ہیں اور اسے فارسی میں پردہ کہا جاتا ہے۔حجاب کا لفظ قرآن شریف کی اس آیت میں آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضور اقدس ﷺ کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اگر گھر کی عورتوں سے کوئی چیز لینی ہو تو حجاب یعنی پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو اور اسی حکم سے پردہ کے حکم کی ابتداء ہوئی۔

اس کے بعد اس سلسلے میں جتنے احکامات آئے۔ان سب کو احکام حجاب یعنی پردہ کے احکامات کہا گیا۔

پردے کے احکامات قرآن شریف کی سورۂ احزاب اور سورۂ نور میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔انہی سورتوں میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں عزت اور وقار کے ساتھ رہیں۔اپنے حسن وزینت کی نمائش نہ کیا کریں۔جیسا کہ جاہلیت کے دور میں عورتیں کیا کرتی تھیں۔گھر سے باہر نکلنا ہو تو اپنے اوپر بڑی چادر اوڑھ کر نکلیں اور آواز والے زیور پہن کر نہ نکلیں۔گھر کے اندر بھی محرم اور غیر محرم مردوں کے درمیان فرق کریں۔محرم مردوں اور تعلق والی عورتوں کے علاوہ کسی کے سامنے زینت کے ساتھ نہ آئیں۔زینت کے وہی معنی ہیں جو کہ ہمارے زمانے میں (میک اپ) بناؤ سنگھار اور فیشن کے ہیں۔ان میں فیشن ایبل لباس،زیور اور میک اپ،تینوں چیزیں شامل ہیں اور پھر محرم مردوں کے سامنے بھی عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے سینے کو ڈھانپیں اور ہر قسم کے ستر کو چھپائیں اور گھر کے مردوں کو بھی ہدایت کی گئی کہ جب ماؤں اور بہنوں کے سامنے آنا چاہیں تو اجازت لے کر آئیں۔تاکہ ان کی نگاہ اچانک ایسی حالت میں نہ پڑے کہ وہ اپنے جسم کا کوئی حصہ کھولے بیٹھی ہوں۔یہ وہ احکامات ہیں جو کہ قرآن پاک میں دیئے گئے ہیں اور ان کا نام’’پردہ‘‘ ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت کا ستر چہرہ،کلائی تک دونوں ہاتھ اور پنڈلی تک دونوں پاؤں کے علاوہ ان کا پورا جسم ستر میں شامل ہے۔اس کے علاوہ ایسے باریک اور چست کپڑے نہ پہنیں جس سے جسم کے اندرونی حصے ظاہر ہو جائیں۔اس کے علاوہ آپ ﷺ نے عورتوں کو محرم مردوں کے علاوہ کسی بھی نامحرم مرد کے ساتھ تنہائی میں رہنے سے منع فرمایا ہے۔پیغمبر ﷺ نے عورتوں کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے

سے بھی منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے مسجد کے اندر نماز باجماعت کے لئے عورتوں اور مردوں کے لئے الگ الگ جگہیں مقرر فرمائی تھیں اور یہ بھی اجازت نہ تھی کہ مرد اور عورتیں سب مل کر ایک صف میں نماز پڑھیں۔ نماز سے فراغت کے بعد حضور اقدس ﷺ اور دیگر تمام صحابہ کرامؓ اس وقت تک مسجد میں بیٹھے رہتے تھے جب تک عورتیں چلی نہ جائیں۔ پردے کے بارے میں یہ احکامات جس کا دل چاہے قرآن شریف کی سورت احزاب اور سورت نور اور احادیث شریف کی مستند کتابوں میں دیکھ سکتا ہے اور جس چیز کو ہم پردہ کہتے ہیں اس میں چاہے عملی طرح سے کمی بیشی ہوگئی ہو۔ لیکن اصول اور قاعدے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مدینہ منورہ کے مسلم معاشرے میں جاری کئے تھے۔ اگرچہ میں اللہ اور اس کے رسول کا نام لے کر کسی کا منہ بند نہیں کر سکتی۔ لیکن بغیر سوچے سمجھے اس آواز کا بلند ہونا کہ: ''پردہ ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے'' ہماری لادینی ذہنیت کا واضح ثبوت ہے۔ یہ آواز اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ ہے اور اس کا صاف معنی یہ ہیں کہ (العیاذ باللہ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔ اگر واقعتاً ہم یہ سمجھتے ہیں تو پھر ہم خود کو ظاہری مسلمان کہلواتے ہیں اور دراصل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ماننے سے صاف انکار کر رہے ہیں۔

اس سوال سے ہم یہ کہہ کر بری نہیں ہو سکتے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پردے کا حکم دیا ہی نہیں اور میں ابھی یہ عرض کر چکی ہوں کہ پردہ کیا ہے اور اس کے تفصیلی احکامات کو قرآن شریف اور احادیث کی معتبر کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ پردے کے بارے میں جو احکامات اسلام نے ہمیں دیئے ہیں۔ اس پر اگر ذرا ہم غور کریں گے تو سمجھ میں آجائے گا کہ اس کے تین مقصد ہیں:

پہلا یہ کہ عورتوں اور مردوں کے اخلاق کی حفاظت کی جائے اور ان برائیوں کا دروازہ بند کر دیا جائے جو کہ مخلوط سوسائٹی اور مردوں کے آزادانہ میل جول سے پیدا ہوتی ہیں۔ دوسرا یہ کہ مردوں اور عورتوں کے کام کاج کا دائرہ الگ الگ ہو۔ اس لئے کہ فطرت نے جو کام عورتوں کے حوالے کئے ہیں۔ ان کو وہ یکسوئی کے ساتھ پورا کر سکیں اور جو کام مردوں کے حوالے ہیں۔ ان کو وہ آرام کے ساتھ نبھا سکیں۔ تیسرا یہ کہ گھر اور خاندان کے نظام کو مضبوط اور محفوظ کیا جائے۔ جس کی اہمیت زندگی کے دوسرے نظاموں سے کسی طرح کم نہیں۔ پردے کو چھوڑ کر جن لوگوں نے گھر اور خاندان کے نظام کو محفوظ کیا ہے۔ انہوں نے عورتوں کو غلام بنا کر تمام حقوق سے محروم کر دیا ہے اور جن مردوں نے عورتوں سے پردے کی پابندیاں ختم کی ہیں۔ اس سے سوسائٹی میں خاندان کا نظام خراب ہوا ہے۔ اسلام عورتوں کو مکمل حقوق بھی دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خاندان کے نظام کو بھی درست رکھنا چاہتا ہے اور یہ مقصد تب ہی حاصل ہوسکتا ہے جب کہ پردہ کے احکامات اس کی حفاظت کے لئے موجود ہوں۔

بھائیو اور بہنو! میں آپ سے عرض کرتی ہوں کہ ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے ان باتوں پر غور کریں۔ اگر اخلاق کا مسئلہ کسی کے پاس کوئی اہمیت نہیں رکھتا تو اس کا میرے پاس تو کوئی علاج نہیں۔ لیکن جس کی نظر میں اس کی کوئی اہمیت ہے تو اس کو سوچنا چاہئے کہ مخلوط سوسائٹی میں جہاں عورتیں بناؤ سنگھار کر کے آزاد گھومتی رہیں اور زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں۔ وہاں اخلاق بگڑنے سے کیسے بچ سکتے ہیں؟۔ ہمارے اپنے ملک

پاکستان میں یہ صورتحال جس قدر بڑھ رہی ہے جنسی جرائم بھی اس قدر بڑھتے جارہے ہیں اور اس کی خبریں آپ وقت بوقت اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں اور ایسا کہنا کہ ان خرافات کی بنیاد پردہ ہے۔ جب پردہ نہ رہے گا تو مردوں کے دل عورتوں کو دیکھ دیکھ کر بھر جائیں گے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جہاں بے پردگی ہے۔ وہاں مردوں کے دل عورتوں کو دیکھتے رہنے سے بھرے تو ان کی نفسانی خواہشوں کے تقاضوں نے معاملہ عریانی اور فحاشی تک پہنچایا اور پھر عریانی سے بھی دل نہ بھرے تو کھلم کھلا جنسی آزادی تک نوبت پہنچ گئی اور دل اس سے بھی نہیں بھرتے۔ مزید کثرت سے جنسی جرائم میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ کیا یہ بات اطمینان بخش ہے؟۔

یہ صرف اخلاق ہی کا سوال نہیں بلکہ ہماری پوری تہذیب کا سوال ہے۔ مخلوط سوسائٹی جس قدر بڑھتی جارہی ہے۔ عورتوں کے بناؤ سنگھار کا خرچہ بھی اسی رفتار سے بڑھ رہا ہے۔ اس لئے جائز آمدنیاں ناکافی ثابت ہورہی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہر طرف رشوت، دھوکہ بازی اور دیگر حرام کاریاں بڑھتی جارہی ہیں اور ان حرام کاریوں نے ہمارے ملک کے نظام کو درہم برہم کردیا ہے۔ ملک کا کوئی قانون اچھی طرح نافذ نہیں ہوسکتا۔ یہاں یہ بات بھی سوچنے کے قابل ہے کہ جو لوگ اپنی خواہشات کو کنٹرول کرنے کے معاملات میں ڈسپلن کے پابند نہیں وہ دوسرے کسی معاملے میں ڈسپلن کے پابند نہیں ہوسکتے۔ جو شخص گھریلو زندگی میں وفادار نہیں۔ وہ ساری قوم اور ملک کے معاملے میں وفادار ہوسکیں۔ یہ مشکل ہے۔ مطلب یہ کہ جو اپنے پانچ فٹ کے قد پر اللہ کے نافذ کردہ قانون کی پابندی نہیں کرتا۔ وہ ملک کی کروڑوں عوام پر اللہ کا قانون کس طرح نافذ کرسکتا ہے۔

عورت اور مرد کے کام کاج کا دائرہ الگ الگ ہے۔ یہ فطرت کا تقاضا ہے۔ فطرت نے ماں بننے کی خدمت عورت کے حوالہ کرکے یہ بتادیا ہے کہ اس کے کام کا اصل دائرہ کیا ہے اور باپ بننے کا فرض مرد کے سپرد کرکے اشارہ کردیا ہے کہ اس کے حوالے کون کون سے کام اس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ دونوں قسموں کی خدمات کے لئے عورت اور مرد کو الگ الگ جسم دیئے گئے ہیں۔ الگ الگ قوتیں دی گئی ہیں۔ فطرت نے جسے ماں بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کو صبر وتحمل بخشا ہے۔ اس کی طبیعت میں نرمی پیدا کی ہے۔ اس کو ایک ایسی چیز دی ہے جسے ”ممتا“ کہتے ہیں اور اگر اس میں نہ ہو تو آپ اور ہم خیروخوبی سے پل کر جوان نہ ہوسکتے تھے۔ یہ کام جس کے ذمے دیئے گئے ہیں وہ عورت ہے۔ جسے ان بھاری ذمہ داریوں سے آزاد کیا گیا ہے جو کہ ماں بننے کے لئے ضروری ہیں۔ آپ اس بات کو اگر مٹانا چاہتے ہیں تو فیصلہ کرلیں کہ اب دنیا کو ماؤں کی ضرورت نہیں۔ تو کچھ وقت گزرے گا کہ انسان ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے بغیر ہلاک ہوجائے گا۔

لیکن اگر یہ فیصلہ بھی نہیں کرتے اور قدرت کی اس تقسیم کو بھی مٹانا چاہتے ہیں۔ یہ عورت سے سراسر ظلم ہے کہ ایک تو وہ پورا وزن اٹھائے جو کہ فطرت نے ماں بننے کے لئے اس کے ذمے رکھا ہے جس میں مرد ذرہ برابر بھی اس کی معاونت نہیں کرسکتا اور پھر اس کے علاوہ مرد کے ساتھ مل کر سیاست، تجارت، صنعت، حرفت اور دفتر وغیرہ کے کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیتی رہے۔

خدارا ٹھنڈے دل سے غور تو کریں کہ انسانیت کی خدمت کا آدھا حصہ بلکہ آدھے سے زیادہ وہ ہے جسے

عورت نبھاتی ہے۔کوئی مرد تل برابر بھی اس کا وزن نہیں اٹھا سکتا۔باقی آدھے حصے میں بھی آپ چاہتے ہیں کہ اس کا یہ وزن بھی عورت اٹھائے۔اس حساب سے تین حصے عورت کے ذمہ ہوئے اور مرد کے ذمہ صرف چوتھائی حصہ۔ کیا یہ انصاف ہے؟۔مذہب اسلام نے یہ مہربانی کی کہ عورت ہونے کے ناطے سے زنانہ خدمات سرانجام دے اور اس کو مرد کے برابر عزت۔بلکہ ماں ہونے کی حیثیت سے کچھ زیادہ ہی عزت کے مستحق ہوئی۔اب آپ کہیں گے کہ یہ چیز ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ عورت ماں بھی بنے،دکاندار بھی بنے،جج بھی بنے،آفیسر بھی بنے اور پھر ناچے بھی گائے بھی اور عورت کھلونے کی طرح مردوں کے دل بھی بہلائے۔

آپ کو اس صنف نازک پر اتنا بوجھ رکھنے کی فکر ہے کہ وہ کسی کام کو بھی مکمل اور پوری طرح نہیں کرسکتی۔ آپ اس کے حوالے ایسا کام کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے وہ پیدا ہی نہیں کی گئی۔آپ اسے اس میدان میں گھسیٹ رہے ہیں جہاں وہ عورت ہونے کے ناطے مرد کا مقابلہ ہی نہیں کرسکتی۔جہاں مرد ہمیشہ اس سے سبقت لے جائے گا اور عورت کو اگر داد بھی ملے گی تو صنف نازک کی رعایت سے ملے گی۔یہ بات تمہارے پاس ترقی کے لئے ضروری ہے اور خاندان کی اہمیت آپ نے ’’ترقی‘‘ کے جوش میں بھلادی ہے۔

حقیقت میں یہ وہ کارخانے ہیں جہاں ’’انسان‘‘ تیار ہوتے ہیں۔انسان کی صحیح تربیت ہوتی ہے۔یہ کارخانے جوتے اور ہتھیار بنانے سے بدرجہا بہتر ہیں۔ان کارخانوں میں جس قابلیت مہارت اور سوچ کی ضرورت ہے۔وہ قدرت نے سب سے زیادہ عورت کو عطاء کئے ہیں۔وہ سب صلاحیتیں خالق کائنات نے عورت کو عنایت کی ہیں۔ان کارخانوں میں کتنے ہی کام ہیں۔اگر کوئی ایمانداری اور فرض شناسی سے اس کو ادا کرنا چاہے جیسا اس کا حق ہے تو اسے سر اٹھانے کی بھی فرصت نہ ملے۔اس کے علاوہ ان کارخانوں کو جتنا زیادہ قابلیت،سوچ بچار اور حکمت عملی سے چلایا جائے اتنے ہی اعلیٰ درجے کے انسان تیار ہوسکتے ہیں۔ان کارخانوں کو اطمینان،آرام اور اعتماد کے ساتھ چلانے کے لئے اسلام نے ’’پردہ‘‘ کا ڈسپلن قائم کیا ہے۔تاکہ عورت یہاں یکسوئی کے ساتھ اپنا کام نبھا سکے اور اس کا دماغ غلط اطراف نہ جائے اور مرد بھی اچھی طرح اطمینان سے زندگی کے اس شعبے کو اس کے حوالے کردیں۔

ابھی آپ ترقی کی خاطر اس ڈسپلن کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔اس کے ختم کرنے کے بعد دو کاموں میں سے ایک کام بہر حال تمہیں کرنا پڑے گا یا تو عورت کو ہندو تہذیب یا قدیم عیسائی تہذیب اور یہودی تہذیب کی پیروی کرتے ہوئے غلام بنادو۔تاکہ خاندانی نظام درہم برہم نہ ہو۔یا پھر اس بات کے لئے تیار ہوجاؤ کہ انسان بنانے والے کارخانے تباہ اور برباد ہوجائیں۔اس کی جگہ جوتے اور ہتھیار بنانے کے کارخانے آباد ہوجائیں۔میں آپ کو واضح طور پر بتانا چاہتی ہوں کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ عورت کو اسلام نے جو بھی قانونی اور معاشی حقوق دیئے ہیں۔ان کی بجائے آپ اسلام کا قائم کیا ہوا ڈسپلن توڑ دیں اور اس کے باوجود آپ کا خاندانی نظام تباہ ہونے سے بچ جائے۔بہر حال ترقی کا جو معیار آپ کے سامنے ہے۔اس کو سامنے رکھتے ہوئے سوچ لیں کہ آپ کیا کھونا اور کیا حاصل کرنا چاہتے ہو۔

’’ترقی‘‘ بہت ہی وسیع لفظ ہے۔اس کا کوئی ایک مقرر کیا ہوا مفہوم نہیں ہے۔ مسلمان کسی زمانے میں بنگال سے لے کر اٹلانٹک سمندر تک حکمران رہے ہیں۔ سائنس اور فلسفہ میں وہ دنیا کے معلم تھے۔ تہذیب اور تمدن میں کوئی بھی قوم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ معلوم نہیں کہ اس چیز کا نام ڈکشنری میں ترقی ہے یا نہیں؟۔اگر وہ ترقی تھی تو میں عرض کروں گی کہ وہ ترقی اس معاشرے نے کی تھی جس میں پردہ کا رواج تھا۔

تاریخ اسلام میں بڑے بڑے اولیاء اللہ، مفکرین، علماء، محدثین، مصنفین، فاتحین، حکیموں اور مجاہدوں کے ناموں سے بھری پڑی ہے۔ وہ عظیم الشان انسان باپردہ ماؤں کی گود میں بڑے ہوئے تھے اور باپردہ ماؤں نے ان کی تربیت کی تھی۔ خود عورتوں میں بھی بڑی بڑی عالمہ اور فاضلہ عورتوں کے نام ہمیں اسلامی تاریخ میں ملتے ہیں۔ وہ کتنے ہی علوم، فنون اور ادب میں بڑی مہارت رکھتی تھیں۔ پردہ نے ان کو تو اس ترقی سے نہیں روکا تھا۔اب بھی اگر ہم اس قسم کی ترقی کرنا چاہیں تو باپردہ ہم ترقی کرسکتی ہیں۔ لیکن اگر کسی کے خیال میں ترقی صرف وہی ہے جو مغرب والوں نے کی ہے تو انہوں نے تو اخلاق اور خاندانی نظام کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

مغرب عورت کو اس کے کام کی جگہ سے نکال کر مرد کی جگہ لے آیا ہے۔ اسی طرح اس نے اپنے کارخانوں اور کاروبار کو چلانے کے لئے دگنے کارکن تو حاصل کر لئے اور ظاہری طور پر بڑی ترقی بھی کرلی۔ لیکن گھریلو اور خاندان کے نظام کو تباہ کر دیا۔ آج بھی وہاں اگر جو گنتی کے گھر آباد ہیں۔ وہ صرف گھر میں رہنے والی عورتوں کی وجہ سے آباد ہیں۔ مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنے والی عورتیں کہیں بھی گھریلو نظام نہیں چلاسکتیں اور نہ ہی ان میں یہ صلاحیت ہے۔ اب ان کے نکاح طلاق پر ختم ہورہے ہیں۔ ان کے معصوم بچے تباہ ہورہے ہیں۔ ان کی اگر آرام اور سکون کے لئے جگہ ہے تو کلب یا ہوٹل میں۔ گھر ان کے لئے آرام کی جگہ نہیں رہے اور اپنے پیچھے کام کاج چلانے کے لئے بہترین انسان تیار کرنے کا کام انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اب اگر کوئی اس ترقی پر ناز کرتا ہے تو بھلے ناز کرے۔

---

## ختم نبوت لائیرز فورم پاکستان

جناب چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور نے توہین قرآن کے مقدمہ میں ملوث ملزم عبدالصمد ولد احسان محمد کو جرم ثابت ہونے پر سزائے عمر قید کا حکم سنایا۔ توہین قرآن کا مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۵ ربی، تعزیرات پاکستان کے تحت تھانہ نولکھا لاہور میں میاں وہاج الدین نے درج کروایا تھا۔ استغاثہ کے مطابق ملزم عبدالصمد نے حافظ ہوٹل واقع لاہور ریلوے اسٹیشن کے کمرہ نمبر دو سو چھ کرایہ پر حاصل کیا اور وقوعہ کے روز مدعی مقدمہ معہ گواہان پر کمروں کے چیکنگ پر آئے تو کمرہ نمبر دو سو چھ کے مسافر عبدالصمد نے قرآن پاک کا شہید شدہ نسخہ کمرہ کی ٹیبل پر رکھا ہوا تھا جس میں سو کے قریب صفحات جلے ہوئے تھے۔ فاضل عدالت نے ملزم پر فرد جرم عائد کرنے کے بعد مدعی مقدمہ و گواہان کی شہادتیں ریکارڈ کرنے کے بعد استغاثہ کے وکلاء ختم نبوت لائیرز فورم کے صدر غلام مصطفےٰ چوہدری، طاہر سلطان کھوکھر، غلام مجتبیٰ چوہدری، عامر لطیف سبحانی کے دلائل سننے اور گواہان کے بیانات سننے کے بعد جرم ثابت ملزم عبدالصمد عمر قید کی سزا کا حکم سنادیا۔

# بے پردہ عورت کی سزا

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں اور میری بیوی حضرت فاطمۃ الزہراءؓ دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو روتے دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے علیؓ میں نے معراج کی رات میں اپنی امت کی عورتوں کو دیکھا کہ ان کو مختلف طریقوں سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ آج مجھے وہ منظر یاد آیا تو شفقت اور رحمت کی وجہ سے مجھے رونا آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

پہلی عورت کو دیکھا کہ اس کو سر کے بالوں کے ساتھ الٹا لٹکایا گیا ہے اور اس کا دماغ ابل رہا ہے۔

دوسری عورت کو دیکھا کہ اس کو زبان کے ذریعہ الٹا لٹکایا گیا ہے اور گرم پانی اس کے حلق میں انڈیلا جا رہا ہے۔

تیسری عورت کو دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں کو اس کی چھاتیوں کے ساتھ اور دونوں ہاتھوں کو اس کی پیشانی کے ساتھ باندھا گیا ہے۔

چوتھی عورت کو دیکھا کہ اس کے پستانوں کے ذریعہ اسے الٹا لٹکایا گیا ہے۔

پانچویں عورت کو دیکھا کہ اس کا سر سور کے سر کی مانند ہے۔ جب کہ بقیہ جسم گدھے جیسا ہے۔

چھٹی عورت کو دیکھا کہ اس کی شکل کتے جیسی ہے اور آگ اس کے منہ میں داخل ہوتی ہے اور اس کے پاخانے کے راستے سے باہر نکلتی ہے۔ فرشتے آگ کے بنے ہوئے گرزوں سے اسے سر پر چوٹ لگا رہے ہیں۔

یہ سن کر حضرت فاطمہؓ کھڑی ہو گئیں اور عرض کیا کہ اے میرے پیارے ابو جان میری آنکھوں کی ٹھنڈک ان عورتوں نے کیا گناہ کیے تھے۔ جس کی وجہ سے اتنی سزا دی جا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ پہلی عورت جسے سر کے بالوں سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا وہ مردوں سے اپنے بالوں کو نہ چھپاتی تھی۔ (ننگے سر کوچہ و بازار میں پھرنے کی عادی تھی) دوسری عورت جسے زبان کے ذریعہ لٹکایا گیا تھا اس کا قصور یہ تھا کہ وہ اپنے شوہر کو ایذا دیتی تھی۔ (اس کے سامنے زبان درازی کی عادی تھی) تیسری عورت جس کو پستان کے ذریعہ لٹکایا گیا تھا وہ بدکار عورت تھی جو غیر مردوں سے زنا کی مرتکب ہوتی تھی۔ چوتھی جس کے دونوں پاؤں چھاتی سے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے باندھ دیئے گئے اور اس پر سانپ بچھو چھوڑ دیئے گئے وہ عورت حیض اور جنابت کے بعد اچھی طرح فرض غسل سے اپنے بدن کو پاک صاف نہیں کرتی تھی اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔ پانچویں عورت جس کا سر سور جیسا اور جسم گدھے جیسا تھا تو یہ عورت چغل خوری کرتی تھی اور جھوٹ بولتی تھی۔ چھٹی عورت جس کی شکل کتے جیسی تھی اور آگ اس کے منہ میں داخل ہو کر پاخانے کے راستے نکلتی تھی تو یہ عورت وہ تھی جو حسد کرتی تھی اور احسان جتلاتی تھی۔

(الکبائر للذہبی ص ۱۷۷، بحوالہ حیا اور پاکدامنی ص ۱۱۷، ۱۱۸، مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ)

# ایک ہفتہ ...... حضرت شیخ الہند ؒ کے دیس میں

قسط نمبر:7

مولانا اللہ وسایا

## حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے مختصر حالات

محلہ مہدیاں کی اس مسجد میں جس کے متصل حضرت شاہ ولی اللہؒ کا خاندان مدفون ہے۔اس ہال میں جہاں یہ مزارت مقدسہ ہیں۔اس کے مین دروازہ کے متصل ہی دائیں جانب حضرت شاہ ولی اللہؒ کی مزار مبارک ہے۔حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت شاہ عبدالرحیمؒ کے صاحبزادہ ہیں۔شاہ ولی اللہؒ کے دوسرے بھائی کا نام شاہ اہل اللہ تھا۔جن کی قبر مبارک پھلت میں ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی بدھ کے دن ۴رشوال ۱۱۱۴ھ میں پیدائش ہوئی۔آپ ننھیال کے قصبہ پھلت میں پیدا ہوئے۔اس وقت آپ کے والد گرامی کی عمر ساٹھ سال تھی۔حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیارؒ کو خواب میں دیکھا۔انہوں نے خواب میں بشارت دی کہ آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔اس کا نام میرے نام پر قطب الدین رکھنا۔چنانچہ آپ کا نام قطب الدین بھی رکھا گیا اور ولی اللہ بھی۔لیکن دوسرے نام نے زیادہ شہرت حاصل کی۔شاہ ولی اللہؒ سات سال کے تھے کہ تہجد میں والدین کے ساتھ شریک ہوتے اور دعا کے لئے جب ننھے منھے ہاتھ والدین کے ساتھ اٹھتے تو جو ماحول بن جاتا وہ والدین کی ہزاروں راحتوں کا باعث ثابت ہوتا ہوگا۔شاہ ولی اللہؒ پانچ سال کے ہوئے تو مکتب میں داخل کئے گئے۔سات سال کی عمر میں آپ پختہ نمازی ہو چکے تھے۔فارسی، عربی کی ابتدائی کتب سات سال کے عرصہ میں آپ پڑھ چکے تھے۔دس سال کی عمر میں کافیہ، شرح جامی جہاں مکمل ہوگئیں تھیں وہاں مطالعہ کی مدد سے کتابوں کو حل کرنے کی استعداد بھی پیدا ہو چکی تھی۔چودھویں سال میں بیضاوی شریف آپ پڑھ چکے تھے۔پندرھویں سال کی عمر میں مشکوٰۃ شریف، مدارک، بیضاوی اور شمائل ترمذی پڑھ چکے تھے۔فقہ میں شرح وقایہ، ہدایہ، اصول فقہ میں حسامی، توضیح تلویح، منطق میں شمسیہ شرح تہذیب، مطالعہ علم الکلام میں شرح عقائد، شرح مواقف، شرح خیالی، سلوک میں عوارف اور رسائل نقشبندیہ، حقائق میں شرح رباعیات جامیؒ اور لوائح، مقدمہ شرح اللمعات، طب میں موجز، فلسفہ میں شرح ہدایۃ الحکمۃ، معانی میں مطول، مختصر معانی حاشیہ ملازادہ، ہندسہ اور حساب میں مختصر رسائل آپ نے اس عرصہ میں والد گرامی کے ہاں پڑھ لئے۔بارھویں صدی میں ملا نظام الدین سہالوی فرنگی محلی نے جو حضرت شاہ ولی اللہ کے کبیر السن ہم عصر تھے۔انہوں نے درس نصاب میں بہت اضافے کئے۔صرف ونحو، منطق، فلسفہ، ریاضی، بلاغت اور علم کلام کی بہت کتب کا اضافہ ہوا۔یہی درس نظامی اس وقت کسی نہ کسی شکل میں ہمارے قدیم مدارس میں رائج ہے۔ملا نظام الدین کا ۱۱۶۱ھ میں حضرت شاہ صاحب کے وصال سے پندرہ سال قبل وصال ہوا۔شاہ ولی اللہ کی یہ تمام تعلیم وتربیت والد گرامی کی زیر سرپرستی ہوئی۔والد گرامی آپ کی اتنی نگرانی فرماتے تھے کہ حیرت ہوتی ہے۔ایک واقعہ

پیش نظر رہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ ہیںؒ اپنے اعزہ ہم عصروں کے ساتھ باغ کی سیر کو گئے۔ دیر سے واپس آئے تو والد گرامی نے فرمایا ولی اللہ! تم نے آج اس سیر سے کیا کمایا جو آپ کے ساتھ آگے بھی جائے گا؟ ہمیں دیکھو۔ جتنا وقت تم نے ہجولیوں کے ساتھ خرچ کیا اتنے وقت میں ہم نے اتنے ہزار درود شریف پڑھ لیا۔ اتنی تلاوت کی، اتنا ذکر کیا۔ بتایئے کون فائدے میں رہا؟ عظیم باپ کی عظیم بیٹے کو یہ نصیحت ایسے کام کرگئی کہ ہمیشہ کے لئے سیر سپاٹا سے حضرت شاہ ولی اللہ کی طبیعت سیر ہوگئی۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے چودہ سال کی عمر میں والد گرامی کی بیعت کی۔ انہوں نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ کے معمولات کی مشق کرائی۔ توجہ وتلقین اور اسباق تصوف مکمل ہوئے تو والد گرامی نے انہیں خرقہ خلافت سے بھی سرفراز کیا۔ بیعت وارشاد کی اجازت کے وقت والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم نے اپنے بیٹے شاہ ولی اللہ کے متعلق فرمایا۔ یدہ کیدی کہ ان کا ہاتھ میرے ہاتھ کی مانند ہے۔

شاہ ولی اللہ کی عمر مبارک چودہ سال کی تھی کہ آپ کی شادی ماموں جان شیخ عبیداللہ صدیقی کی صاحبزادی سے کردی گئی۔ سسرال والوں نے مہلت کا تقاضہ کیا تو شاہ عبدالرحیم نے باصرار وبتکرار شادی فوری کردی۔ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ شادی کے ہوجانے کے چند دنوں بعد میری خوشدامن کا، تھوڑے دنوں بعد نانی کا، پھر چچازاد بھائی، پھر پہلی والدہ، والدہ صلاح الدین کا وصال ہوگیا۔ اب سمجھ میں آیا کہ والد گرامی نے جلدی سے شادی کیوں کرادی۔ اگر اس وقت سسرال والوں کی طلب مہلت پر مہلت دے دی جاتی تو پھر والد صاحب کی زندگی میں شادی نہ ہوپاتی۔ اس لئے کہ ان تین سالوں میں یہ وفیات ہوئیں اور پھر والد گرامی شاہ عبدالرحیم کا وصال ہوگیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی اس پہلی شادی سے آپ کے ایک صاحبزادے ہوئے۔ جن کا نام محمد رکھا گیا۔ اسی بیٹے کی مناسبت سے شاہ ولی اللہ کنیت ابومحمد کا استعمال میں لاتے۔ اپنے بیٹے شیخ محمد صاحب کو اور اپنی دوسری اہلیہ سے بڑے بیٹے شاہ عبدالعزیز کو ایک ساتھ پڑھانے کا تذکرہ ملتا ہے۔ شائل ان دونوں حضرات نے ایک ساتھ پڑھی۔ شیخ محمد اپنے والد گرامی شاہ ولی اللہ کے وصال کے بعد قصبہ بڑھانہ میں منتقل ہوگئے۔ مدت العمر یہیں رہے اور ۱۲۰۸ھ میں یہاں وصال فرمایا اور قصبہ کی جامع مسجد کے صحن میں مدفون ہوئے۔ شاہ عبدالعزیز اپنے اس بڑے بھائی شیخ محمد صاحب کا بہت احترام کرتے اور محبت فرماتے تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کی پہلی اہلیہ جو شیخ محمد کی والدہ تھیں۔ ان کے وصال کے بعد سید ثناء اللہ پانی پتی کی صاحبزادی سے آپ نے عقد ثانی کیا۔ اس دوسری شادی سے بالترتیب شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، شاہ عبدالغنی پیدا ہوئے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا علی میاں نے دعوت وعزیمت کے حصہ پنجم ص ۱۰۷ پر ہند میں دین کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ان چاروں بھائیوں کو ''ارکان اربعہ'' قرار دیا ہے۔ اس عقد ثانی سے حضرت شاہ ولی اللہ کی ایک صاحبزادی بھی تھیں جن کا عقد مولانا محمد عاشق پھلتی کے صاحبزادے مولانا محمد فائق سے ہوا۔ راقم نے کہیں پڑھا ہے کہ شاہ ولی اللہ کے چاروں صاحبزادوں کی پیدائش اسی ترتیب سے ہوئی جو فقیر نے اوپر بیان کی ہے۔ لیکن صاحبزادوں کی وفات میں ترتیب تو قائم رہی مگر الٹی۔ وہ یہ کہ سب سے پہلے سب سے چھوٹے بیٹے شاہ عبدالغنی کا وصال ہوا اور سب سے آخر میں سب سے بڑے بیٹے شاہ عبدالعزیز کا جاکر وصال ہوا۔ پیدائش کی ترتیب

اوپر عرض کی اب وفات کی ترتیب یوں ہے کہ شاہ عبدالغنی، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالعزیز۔ دیکھئے! جو بیٹے پیدائش میں پہلے نمبر پر تھے وفات میں چوتھے نمبر پر رہے اور جو وفات میں چوتھے نمبر پر تھے وہ پیدائش میں پہلے نمبر پر ہوگئے۔ کہیں پڑھا ہے کہ پیدائش میں تو اللہ تعالیٰ نے ترتیب رکھی ہے کہ پہلے پردادا، پھر دادا پھر باپ پھر بیٹا پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن وفات میں ترتیب نہیں۔ جسے چاہیں حق تعالیٰ پہلے بلالیں۔ پردادا موجود ہیں۔ مگر پڑپوتا جارہا ہے۔ شاہ ولی اللہ کے چاروں صاحبزادوں کی آمد کی جو ترتیب تھی جانے کی وہ ترتیب قائم رہی لیکن الٹی، پتہ نہیں کہ میں اپنی بات سمجھا بھی پایا یا نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ کی عمر مبارک سترہ سال کی تھی جب والد گرامی کا وصال ہوا۔ آپ نے بارہ سال والد گرامی کی مسند پر بیٹھ کر پڑھایا۔ عمر مبارک تیس سال کی ہوگی کہ آپ نے حج کے لئے حجاز مقدس کا سفر کیا اور ایک سال سے زائد حجاز مقدس میں رہے۔ ۱۱۴۳ھ میں حج سے مشرف ہوئے۔ ۱۱۴۴ھ کا حج بھی کیا اور یہ عرصہ حجاز مقدس رہے۔ ۱۱۴۵ھ کے اوائل میں حجاز مقدس میں آپ نے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی المدنی سے علم حدیث حاصل کیا۔ شیخ ابوطاہر فرماتے ہیں کہ میں شاہ ولی اللہ کو حدیث کے الفاظ پڑھاتا تھا اور وہ مجھے حدیث کے مطالب ومعارف پڑھاتے تھے۔ فقیر کے خیال میں دنیائے درس وتدریس میں ایک استاذ کی اپنے شاگرد کے متعلق اتنی وقیع رائے ایک ریکارڈ ہے۔ جسے شاہ ولی اللہ نے قائم کیا اور شاید کوئی توڑ نہیں سکا۔ حضرت الکردی المدنی نے آپ کو سند حدیث کی اجازت دی اور خلافت سے بھی سرفراز کیا۔ رخصت کے وقت استاذ شاگرد دونوں ایک دوسرے سے اس طرح جدا ہوئے کہ دونوں زاروزار رورہے تھے۔ رخصتی کے وقت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے استاذ شیخ ابوطاہر سے عرض کیا کہ حضرت سوائے حدیث شریف کے آج تک جو میں نے پڑھا سب بھلا دیا ہے۔ یہ سن کر استاذ نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حج سے جب واپس دہلی آئے تو یہی شان آپ میں نمایاں ہے کہ آپ نے صرف حدیث شریف کو ہی ورد جان وروح بنایا اور پھر اس شغف حدیث نے آپ کو یہ اعزاز بخشا کہ آپ ''مسند الہند'' کہلائے۔ آپ برصغیر پاک وہند کے کسی مکتب فکر کی سند حدیث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے واسطہ کے بغیر آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی تک نہیں پہنچ پاتی۔ امام بخاری اور آپ کے درمیان تیرہ واسطے ہیں۔ یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کے چودھویں استاذ حضرت امام بخاری ہیں۔ جیسا کہ مقدمہ صحیح بخاری ص۱۲ سے ظاہر ہے۔ اس طرح حضرت امام ترمذی بھی آپ کے چودھویں استاذ ہیں۔ جیسا کہ ترمذی ج۱ ص۲ سے ظاہر ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اصول حدیث پر عجالہ نافعہ نامی رسالہ لکھا۔ جس کی جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے استاذ الحدیث ڈاکٹر مولانا عبدالحلیم صاحب نے شرح لکھی ہے۔ اس میں حضرت شاہ ولی اللہ کی سند صحاح ستہ اور موطا ومشکوٰۃ تک کی تمام کتابوں کے جو جو رواۃ حدیث ہیں، سب کا جامع تعارف لکھ دیا ہے جو لائق تحسین ہے۔ آپ نے اسلامیان پاک وہند کے اردو زبان جاننے والوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ رجب ۱۱۴۵ھ میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلی پہنچے اور اسی سال رمضان شریف میں شیخ ابوطاہر الکردی المدنی نے مدینہ طیبہ

میں وصال فرمایا۔ گویا اپنے استاذ کی آخری عمر کے علم کی دولت کا قدرت حق نے پورا حصہ شاہ ولی اللہ کو بخش دیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے حرمین شریفین میں شیخ تاج الدین حنفی کی، شیخ عبداللہ بن سالم مصری، شیخ عجیمی سے بھی اکتساب علم کیا۔ مؤخر الذکر استاذ سے آپ نے مؤطا امام مالک، کتاب الاثار لامام محمد اور مسند دارمی پڑھیں۔ حدیث مسلسل بالاولیۃ بھی ان سے سنی۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے شیخ محمد افضل سیالکوٹی سے بھی علم حدیث ہند دہلی میں پڑھا۔ آپ کے تمام اساتذہ کا تفصیلی ذکر خیر، شیخ عبدالحلیم چشتی کی کتاب سے باصرہ نواز ہوگا۔ حضرت مولانا علی میاں ؒ نے حضرت شاہ عبدالعزیز کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ اشراق کے بعد سے دوپہر تک پڑھاتے تھے۔ اس دوران میں گویا روزانہ گھنٹوں نہ پہلو بدلتے تھے۔ نہ جسم کو کھجلاتے تھے نہ تھوکتے تھے۔ ان کی اس ریاضت اور خدمت حدیث پر دل وجان فداء کرنے کو دل کرتا ہے۔ کیا ہی مقرب بارگاہ الٰہی لوگ تھے۔ سوچئے کہ فقیر آج ان کی مزار اقدس پر کھڑا ہے۔ آپ کی وفات ۲۹؍محرم ۱۱۷۶ھ مطابق ۲۱؍اگست ۱۷۶۲ء ہے۔ قبرستان محلہ مہندیاں میں مدفون ہیں۔ زہے نصیب! کہ فقیر کو اللہ رب العزت یہاں لائے۔ حق تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر دیں مولانا فضل الرحمٰن کو کہ انہوں نے مجھ فقیر کی انگلی پکڑی اور کہاں سے یہاں پہنچا دیا۔ ان کے اس احسان کے میں تذکرے کیوں نہ کروں۔ کیا محسن کے احسان کو کوئی شریف آدمی بھول سکتا ہے؟

## شاہ ولی اللہ ؒ کی تصانیف

(۱)فتح الرحمن (ترجمة القرآن فارسی)، (۲)فتح الخبیر، (۳)الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، (۴)مقدمة فی ترجمة القرآن، (۵)الهمعات، (۶)اللّمعات، (۷)التفهیمات الالٰهیه، (۸)السطعات، (۹)حجة الله البالغه، (۱۰)ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، (۱۱)البدور البازغة، (۱۲)شفاء القلوب، (۱۳)الخیر الکثیر، (۱۴)الانصاف فی بیان سبب الاختلاف (تاریخ فقه)، (۱۵)سرور المحزون، (۱۶)فیوض الحرمین، (۱۷)انفاس العارفین، (۱۸)القول الجمیل، (۱۹)انسان العین فی مشائخ الحرمین، (۲۰)قرة العینین فی تفضیل الشیخین، (۲۱)عقد الجید فی احکام التقلید، (۲۲)الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، (۲۳)الانتباه فی سلال اولیاء الله، (۲۴)المسوّٰی شرح مؤطا (بزبان عربی)، (۲۵)المصفّٰی شرح مؤطا (بزبان فارسی)، (۲۶)النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر، (۲۷)تاویل الاحادیث، (۲۸)شرح تراجم ابواب بخاری، (۲۹)الطاف القدس، (۳۰)المقالة الوضیة فی النصیحة، (۳۱)المقدمة السنیه فی انتصار الفرقه السنیه، (۳۲)الزهراوین، (۳۳)وحدة الوجود والمشهود (رساله)، (۳۴)الجزء اللطیف (سوانح عمری)، (۳۵)قصص الانبیاء، (۳۶)وصیت نامه، (۳۷)چهل حدیث.

حضرت شاہ ولی اللہ کی تصنیفات کی یہ فہرست شیخ محمد اکرام نے ”رود کوثر“ میں دی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی نے آپ کی کتب کی تعداد ۲۶ عدد کی فہرست دی ہے۔ کوئی اللہ کا بندہ حضرت شاہ ولی اللہ کی تصنیفات کو

کلیات کی شکل میں مدون کر کے شائع کر دے۔ اصح المطابع کے کسی نسخہ کا رسائل شاہ ولی اللہ کے نام سے مولانا علی میاں نے ذکر کیا ہے۔ لیکن اس میں کتنے رسائل ہیں۔ اگر وہ نایاب نہیں ہوگا تو کمیاب ضرور ہے۔ کیا کروں یہاں پر دل بہت پیچ رہا ہے کہ جو کام کرنے کے ہیں۔ ان پر ہمارے اہل علم کیوں توجہ نہیں فرماتے۔ کیا شاہ ولی اللہؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے علوم کی تسہیل واشاعت کوئی کام نہیں؟ ہے اور ضرور ہے مگر کرے کون؟

## حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے مختصر حالات

اسی ہال قبور خاندان شاہ ولی اللہ میں ایک قبر مبارک حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی ہے۔ آپ حضرت شاہ ولی اللہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز ۲۵ رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ مطابق ۳۱ رستمبر ۱۷۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے دس سال کی عمر میں حفظ قرآن مجید، فارسی، ابتدائی صرف ونحو مکمل کر لی تھی۔ گیارھویں برس میں عربی کتب کی تعلیم شروع کی۔ پندرھویں سال میں جملہ علوم رسمیہ سے فارغ ہو گئے۔ عقلی علوم اپنے والد گرامی کے شاگردوں سے پڑھے۔ حدیث وفقہ حضرت شاہ ولی اللہؒ سے پڑھی۔ ابھی سترہ برس کے تھے کہ والد صاحب کا وصال ہو گیا۔ عجیب اتفاق ہے کہ شاہ ولی اللہؒ کی عمر بھی ۱۷ برس تھی جب آپ کے والد شاہ عبدالرحیم کا وصال ہوا۔ والد کے وصال کے بعد شاہ ولی اللہؒ نے اپنے والد کی مسند حدیث کو رونق بخشی۔ اسی طرح شاہ عبدالعزیز نے والد کے وصال کے بعد اپنے والد شاہ ولی اللہ اور دادا شاہ عبدالرحیم دونوں کی مسند حدیث کو رونق بخشی۔ کہتے ہیں شاہ عبدالعزیز کو چھ ہزار حدیثوں کے متن یاد تھے۔ شاہ عبدالعزیز کو بیس علوم پر دسترس حاصل تھی۔ سرسید احمد خان نے آثار الصنادید میں آپ کو اعلم العلماء اور افضل المحدثین ایسے القابات سے یاد کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ شاہ عبدالعزیز کے شاگردوں میں آپ کے بھائی شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، شاہ عبدالغنی اور نواسے شاہ محمد اسحٰق، بھتیجے شاہ مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین، دوسرے بھتیجے شاہ محمد اسماعیل شہید بن شاہ عبدالغنی، نواسے مولوی محمد یعقوب، مفتی صدرالدین، شیخ احمد سعید بن ابوسعید العمری، مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی ایسے سینکڑوں علماء شامل ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے لکھا ہے کہ ”اس خاندان نے تو تمام ہندوستان میں اسلام کی وہ خدمت کی کہ بس خدا ہی ان کی داد دے گا۔ میرا اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ ان بزرگوں نے ہندوستان میں اسلام کے حق میں ایسا کام کیا ہے جیسا عرب میں اسلام کے حق میں مہاجرین وانصار نے کیا تھا۔“ (لیکچرز ڈپٹی ج۲ ص۲۷)

## تراجم قرآن اور خاندان ولی اللہؒ

ہند میں مقبول اور قدیم تین ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ فارسی زبان میں جو حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ کی احادیث وتفسیر پر نظر تھی۔ اس لئے فارسی کا ترجمہ سب سے زیادہ مستند ہے۔ دوسرا ترجمہ اردو زبان میں حضرت شاہ رفیع الدینؒ کا ہے اور تیسرا ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادرؒ کا ہے۔ خاندان ولی اللہ کے علمی احسانات سے زمین ہند زیر بار ہے۔ فقیر راقم عرض گزار ہے کہ خاندان ولی اللہ کی تراجم قرآن مجید کی خدمت ہی وہ عظیم احسان ہے کہ رہتی دنیا تک اس خطہ کے مفسر ومترجم ان کے زیربار رہے اور رہیں گے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز کی تصنیفات میں: ۱...... تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ کا سوا پارہ اور تیسویں پارے کی فارسی میں تفسیر ہے۔ ۲...... بستان المحدثین، کتب حدیث اور محدثین کے تعارف پر مشتمل ہے۔ فارسی میں ہے۔ اس کا ترجمہ دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث حضرت مولانا عبدالسمیع ؒ نے کیا ہے۔ ۳...... تحفہ اثنا عشریہ، یہ فارسی میں تھی۔ ۱۲۰۴ھ میں تصنیف فرمائی اور رد روافض پر بہترین کتاب ہے۔ ۴...... فتاویٰ عزیزی، دو جلدوں میں ہے۔ فارسی میں ہے۔ حضرت شاہ صاحب ؒ کے فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں۔ ۵...... عجالہ نافعہ، یہ اصول حدیث پر بہترین رسالہ ہے۔ آپ کے شاگرد مولانا قمرالدین صاحب ؒ نے سند حدیث کی اجازت چاہی۔ آپ نے اس پر یہ رسالہ لکھ دیا۔ فارسی متن کا ترجمہ اور تشریحی مباحث پر مشتمل ۲۷۶ صفحات پر مشتمل شرح و مقدمہ حضرت ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب چشتی استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ نے قابل تقلید اور مثالی کوشش کر کے اسے زندہ جاوید بنا دیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب ؒ کا فتویٰ جہاد اس کے اثرات، نتائج و عواقب کے لئے دفتر درکار ہے۔ آپ کا وصال ۹ رشوال ۱۲۳۹ھ مطابق ۶ رجون ۱۸۲۴ء کو ہوا۔ اپنے والد گرامی کے قدموں میں محو استراحت ہیں۔ زہے نصیب کہ چند لمحات آپ کے قدموں میں کھڑے ہونے کو فقیر کو بھی میسر آئے۔

## حضرت شاہ رفیع الدین ؒ کے مختصر حالات

حضرت شاہ ولی اللہ ؒ کے دوسرے صاحبزادے حضرت شاہ رفیع الدین ؒ ۱۹ رذی الحجہ ۱۱۶۳ھ مطابق ۱۹ رنومبر ۱۷۵۰ء کو منگل کے روز پیدا ہوئے۔ ۱۳ سال کی عمر تک اپنے والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ سے تعلیم حاصل کی۔ والد صاحب ؒ کے وصال کے بعد باقی تعلیم برادر بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب ؒ سے حاصل کی۔ زہد و تقویٰ میں اپنے خاندان کے بزرگوں کی روایات کے امین تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز ؒ آپ پر بڑا اعتماد کرتے تھے۔ بہت سے تعلیمی امور میں برادر گرامی کے آپ دست و بازو تھے۔ آپ کا علمی کارنامہ جسے رہتی دنیا تک اسلامیان ہند بھلا نہ پائیں گے۔ وہ قرآن مجید کا اردو زبان میں ترجمہ ہے۔ آپ نے ترتیب الفاظ کو ترجمہ میں بھی ملحوظ رکھا۔ ایک آیت کا ترجمہ اس کے نیچے لکھا جائے تو ہر لفظ و حرف کا ترجمہ متن کے مقابلہ میں ٹھیک نیچے لکھا موجود پاؤ گے۔ یہ خوبی اتنی بڑی ہے کہ اہل علم ہی اس کی اہمیت جانتے ہیں۔ قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری! ظاہر ہے کہ جب تحت اللفظ ترجمہ ہوگا تو وہ شگفتہ نہیں ہوسکتا۔ اس ترجمہ کی یہ بھی خوبی ہے کہ حضرت شاہ رفیع الدین ؒ دہلی کے تھے۔ اردو زبان کے لئے ان کی بولی سند کا درجہ رکھتی ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدین ؒ کے فرط ادب کا خیال فرمایا جائے کہ آپ ترجمہ میں لفظی تقدیم و تاخیر سے ایسے دور رہے جیسے پاکباز لوگ گناہ سے دور رہتے ہیں۔ ان کی یہ احتیاط قابل تحسین ہے۔ ان اگلوں کی ان احتیاطوں نے قرآن مجید کو محفوظ رکھنے میں کردار ادا کیا۔ ورنہ تو تورات و انجیل جیسا قرآن مجید کا حال ہو جاتا۔ (لیکچر ڈپٹی نذیر احمد دہلوی ج۱ ص۲۵ تا ۲۷) ترجمہ قرآن مجید کے علاوہ (۲) رسالہ علامات قیامت۔ (۳) رسالہ تاریخ۔ (۴) رسالہ عروض۔ (۵) دفع الباطل۔ (۶) اسرار المحبۃ آپ کے یادگار رسائل ہیں۔

آپ کے متعلق آپ کے بڑے بھائی اور استاذ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے شاہ ابوسعید ﷫ رائے بریلی کو خط تحریر کیا کہ: ’’رفیع الدین بفضل الٰہی تحصیل علوم سے فارغ ہوگئے اور مجلس علماء وفقراء میں ان کے سامنے ان کی دستار تبرک باندھی گئی اور درس کی اجازت دے دی گئی۔ الحمدللہ! بہت سے طلباء ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔‘‘ جب آپ تدریس کی مسند پر رونق افروز ہوئے آپ کی عمر چودہ پندرہ برس تھی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز ﷫ نے اپنے عوارض کے باعث جب تدریس کو خیرباد کیا تو مدرسہ رحیمیہ کے صدر نشین حضرت شاہ رفیع الدین ﷫ قرار پائے۔ تقریباً چون سال آپ نے درس وتدریس کی خدمات سرانجام دیں۔ سلسلہ درس وتدریس ۱۱۷۹ھ سے آپ کی وفات ۱۲۳۳ھ تک جاری رہا۔ فرمایئے! حساب صحیح عرض کیا کہ نہیں؟ آپ کا وصال ۳؍شوال ۱۲۳۳ھ جو مطابق ۱۹؍اگست ۱۸۱۸ء کو ہوا۔ یہ بھی اپنے والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ کے پائنتی کی جانب محو استراحت ہیں۔ ان کے قدموں میں چند ساعات گزارنے کی حق تعالیٰ نے سعادت سے سرفراز فرمایا۔

## کاروان ختم نبوت گوجرخان

۲۷؍اپریل کو جامع مسجد امیر حمزہؓ بڑکی جدید میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا درس قرآن ترتیب دیا گیا۔ قاری محمد امجد خطیب جامع مسجد امیر حمزہؓ نے اس سلسلہ میں بہت کوششیں کیں۔ مولانا شجاع آبادی اپنی علالت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ ان کے متبادل مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد نے درس دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے حسنات قبول فرمائے۔ آمین! ۱۱؍مئی کو مولانا عزیز الرحمن ثانی نے گوجرخان کا تبلیغی دورہ کیا۔ حضرت بذریعہ ٹرین لاہور سے تشریف لائے۔ کچھ دیر آرام کیا۔ پھر صدر اہل سنت والجماعت گوجرخان قاری فضل کریم کے ہمراہ نواحی قصبہ بوکڑہ تشریف لے گئے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ہماری ذمہ داری کے عنوان سے مولانا عزیز الرحمن ثانی نے بیان فرمایا۔ اس عنوان سے منعقد ہونے والا یہ اس علاقہ میں پہلا باقاعدہ پروگرام تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بہت توجہ اور انہماک سے بیان سنا۔ جمعہ کے بعد حضرت قاضی صاحب کے ہاں کھانے کا اہتمام تھا۔ کھانے کے بعد مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب گوجرخان تشریف لائے۔ عصر کی نماز قریبی جامع مسجد مدینہ میں ادا کی اور بعد نماز یہاں کے خطیب اور جمعیت علماء اسلام گوجرخان کے امیر قاری ریاض عثمانی کے ساتھ باہمی دلچسپی اور جماعتی سرگرمیوں پر گفت وشنید ہوئی۔ عصر کے بعد گوجرخان کے بڑے قصبہ دولتالہ میں مقامی عالم دین مولانا مفتی محسن نواز جنجوعہ کے ترتیب دئیے گئے پروگرام میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔ الحمدللہ! اس علاقہ میں بھی یہ ختم نبوت کے عنوان سے پہلا پروگرام تھا۔ مفتی محسن نواز جنجوعہ نے تمام مساجد میں اعلانات، ملاقاتیں، علماء کو خصوصی دعوتیں، غرض اس پروگرام کے لئے بہت محنت فرمائی۔ مغرب کے بعد مولانا عزیز الرحمن ثانی نے نہایت علمی بیان، جذباتی انداز میں فرمایا۔ یہ دونوں پروگرام گوہر شاہی ملعون کے آبائی علاقہ کے قریب تھے۔ چنانچہ اس فتنہ کی طرف بھی علماء کی توجہ دلائی گئی۔ قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی دعوت بھی دی گئی۔ اس موقع پر حاضرین کی جذباتی کیفیت دیدنی تھی۔ اللہ رب العزت ان تمام پروگراموں کے اہتمام کرنے والے حضرات کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

# امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خطابتی زندگی کا آغاز امرتسر کی ایک مسجد سے ۱۹۱۶ء میں کیا۔ رسوم و بدعات کے خلاف تبلیغ شروع کی اور دیکھتے دیکھتے آپ کی مسجد عوام وخواص کا مرکز بن گئی۔ ۱۹۱۹ء میں جب تحریک خلافت شروع ہوئی تو حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے سیاسی زندگی کا آغاز تحریک خلافت سے کیا اور چند دنوں میں علاقہ بھر ہی نہیں بلکہ ملکی سطح پر لیڈر بن گئے۔ علمائے کرام اور سیاسی طبقہ میں رسوخ حاصل کر لیا۔ مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ جیسے بلند پایہ خطیبوں کو حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کا لوہا ماننا پڑا۔

## مجلس احرار اسلام کا قیام

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے جناب چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی سرکردگی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں قوم پرست علمائے کرام کا اجلاس منعقد ہوا۔ تاکہ بدیشی حکمرانوں سے گلوخلاصی کے لئے مسلمانوں میں حریت پسند تنظیم معرض وجود میں لائی جائے۔ چنانچہ ۱۹؍ دسمبر ۱۹۲۹ء کو لاہور میں آل انڈیا مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اس اجلاس میں حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے جداگانہ حقوق اور انتخابات اور جداگانہ تنظیم کے نام سے عوام کو تعاون کی دعوت دی۔ چنانچہ تشکیل جماعت کے پونے دو سال بعد جولائی ۱۹۳۱ء کو حبیبیہ ہال لاہور میں نئی فعال، مخلص، انقلابی اور اسلامی جماعت کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا پہلا صدر منتخب کیا گیا۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا بیعت کا پہلا تعلق مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک ہوگئے اور حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اتنا تعلق بڑھا کہ شیخ مرید کے گرویدہ ہوگئے۔

## شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ایک انقلابی رہنما

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ وہ انقلابی رہنما تھے جن کے وجود باجود سے بیسیوں تحریکوں نے جنم لیا۔ چنانچہ تحریک کشمیر، تحریک کپورتھلہ، تحریک ختم نبوت، تحریک مدح صحابہ، تحریک بائیکاٹ انگریزی فوج میں بھرتی، تحریک جلیانوالہ باغ، تحریک ہجرت افغانستان، تحریک عدم تعاون اور قومی تعلیم، تحریک ناموس رسالت (راجپال کے خلاف) کو حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت نے جلا بخشی۔

## قید و بند کی صعوبتیں

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور استخلاص وطن

کے لئے گزار دی۔ اس ابتلاء و آزمائش کے دور میں شاہ جیؒ پر بے پناہ مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے گئے۔ شاہ جیؒ نے مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ آپ نے تقریباً ساڑھے بارہ سال جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

## زندگی کے دو مقاصد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زندگی کے دو مقاصد تھے۔ نمبر ایک...... یہ کہ ہندوستان انگریزی تسلط سے آزاد اور پاک ہو جائے۔ نمبر دو...... یہ کہ قادیانیت کا ناپاک وجود حرف غلط کی طرح مٹ جائے۔ حضرت شاہ جیؒ انگریز سے نفرت کو جزو ایمان قرار دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ: ’’میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش ہے کہ یا تو انگریز کو اس ملک سے نکال باہر کروں یا اس جدوجہد میں اپنی زندگی حق پر قربان کردوں۔‘‘ ایک مرتبہ چند عقیدت مندوں نے عرض کیا کہ شاہ جیؒ اب آپ بہت ضعیف ہو گئے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو اس قدر مشقت میں نہ ڈالیں۔ فرمانے لگے کہ حضورﷺ کی عزت و ناموس خطرے میں ہے۔ اغیار شمع رسالتؐ بجھانے کے درپے ہیں اور آپ مجھے آرام کا مشورہ دے رہے ہیں۔ یہ کیوں نہیں کہتے کہ خودکشی کرلوں۔ آپ کے چھوٹے چھوٹے فقرے طباعی اور ذہانت کے ساتھ ساتھ بہت سی حقیقتیں اور دل کی صداقتیں اپنے اندر لئے ہوئے ہوتے تھے۔ جن سے فہیم انسان دور تک پہنچ جاتا تھا۔ حضرت شاہ جیؒ فرماتے کہ میرے لئے جیل خانہ صرف نقل مکانی ہے۔ میں اپنے گردوپیش باغ و بہار فراہم کر لیتا ہوں اور قیدیوں گزر جاتی ہے جیسے صحراؤں سے بادل۔

## حضرت شاہ جیؒ بے مثال خطیب

اسلام کی گزشتہ پانچ صدیوں میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسا خطیب پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی آئندہ ممکن نظر آرہا ہے۔ حضرت شاہ جیؒ کی خطابت توحید باری تعالیٰ‘ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت و اہمیت‘ صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کی عظمت‘ فرنگی استبداد اور اس کی ذریت خبیثہ کے قلع قمع کے لئے وقف تھی۔ حضرت شاہ جیؒ کے بیان میں جادو اور کلام میں سحر تھا۔ حضرت شاہ جیؒ کے ایک ایک حرف پر لوگ سر دھنتے تھے۔ سر دھنتے تھے اور موتی چنتے تھے۔ حضرت شاہ جیؒ نے نصف صدی تک خطابت میں سیاست کی۔ حضرت شاہ جیؒ کی تمام تر سیاست اور جدوجہد برطانوی سامراج کے خلاف تھی۔ حضرت امیر شریعتؒ کی دعوت وحریت پر درمیانے طبقہ کے نوجوانوں نے لبیک کہا۔ جن سے عوامی تحریکوں میں لیڈرشپ بیدار ہوئی۔ حضرت شاہ جیؒ نے مسلمانوں میں فعال سیاسی کارکنوں کا ایک گروہ پیدا کیا جس نے برطانوی سامراج کو بستر بوریا گول کرنے پر مجبور کردیا۔ خطابت میں نئی نئی راہیں پیدا کیں۔ قیادت سے کاسہ لیس ذہن کو ختم کیا اور سیاست کو امراء کی جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی بننے سے روک دیا۔ تمام عمر موٹا ہندوستانی کھدر پہنا۔ جو ساگ ستو ملا کھالیا۔ اس معاملہ میں فقر و درویشی کا مرقع تھے۔ حضرت شاہ جیؒ قرون اولیٰ کے صحابہ کرامؓ کے طرز زندگی کا نمونہ تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریروں کی گرج‘ شاعر کے احساسات و جذبات‘ دریا کی روانی‘ پھولوں کی نزاکت و مہک‘ غرض کہ ہندوپاک کے شہر بہ شہر‘ قریہ بہ قریہ حضرت شاہ جیؒ کے خطبات ہوئے۔

## امیر شریعت کا خطاب

۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین لاہور کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں پورے ہندوستان سے تقریباً پانچ سو علمائے کرام شریک ہوئے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی صدارت میں حضرت شاہ جیؒ کی تقریر شروع ہوئی تو مجمع آہ وبکا میں مبتلا تھا۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم تقریر سن کر رو رہے ہو۔ تمہارے رونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ جب تک کہ اپنے میں سے کسی کو امیر نہ بنالو اور ابھی بنالو۔ تاکہ سب اس کے پیچھے چلیں اور دین کے لئے کام کریں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اس وقت امیر شریعت تسلیم کرتے ہوئے ان کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ یوں تمام علمائے کرام نے متفقہ طور پر حضرت شاہ جیؒ کو امیر شریعت کے خطاب سے نوازتے ہوئے حضرت شاہ جیؒ کے ہاتھ پر تحفظ ختم نبوت کی بیعت کی۔

## قادیان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان میں تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں متحدہ ہندوستان سے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے شرکت کی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تاریخ ساز خطاب فرمایا۔ جس سے فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہی ہوئی۔

## شعبہ تبلیغ کا قیام

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں قادیان میں تحفظ ختم نبوت کا شعبہ غیر سیاسی قائم کیا گیا جس نے قیام پاکستان کے بعد مستقل جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کی شکل اختیار کر لی۔ جس کے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پہلے امیر اور حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ حضرت شاہ جیؒ تازیست مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر رہے۔ حضرت شاہ جیؒ نے حضرت مولانا محمد حیاتؒ کی زیر نگرانی شعبہ دار المبلغین رد قادیانیت قائم کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے ایسے مناظر اور مبلغ تیار کئے گئے جو مجلس کے لئے مجلس کے اخراجات پر عقیدہ ختم نبوت کی چوکیداری اور اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پورے ملک میں قادیانیت کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا گیا۔

## وفات

۱۴ راگست ۱۹۶۱ء حضرت امیر شریعتؒ پر فالج کا حملہ ہوا۔ جس سے بہت مضمحل ہوگئے اور ۲۱ راگست ۱۹۶۱ء کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ کے جنازہ میں لاکھوں انسانوں نے شرکت کی۔ آپ کا جنازہ ملتان کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ حضرت شاہ جیؒ کے بڑے بیٹے اور جانشین حضرت مولانا ابوذر بخاریؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ لانگے خاں باغ کے قریب قبرستان میں حضرت شاہ جیؒ محو استراحت ہیں۔

# مشائخ تونسہ شریف کی تحریک ختم نبوت میں خدمات

آخری قسط

مولانا عبدالعزیز لاشاری

حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے دوسرے بڑے پوتے اور خواجہ موسیٰ صاحب کے پوتے اور خواجہ حافظ غلام ذکریاؒ کے صاحبزادے خواجہ غلام سلیمان تونسویؒ ۱۹۷۴ء میں اس علاقہ کی طرف سے ایم این اے تھے۔ پی پی کے ٹکٹ پر ایم این اے بنے۔ ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کے خلاف اسمبلی میں بل پیش ہوا تو پی پی اور بھٹو کی اجازت کے بغیر مولانا مفتی محمودؒ، مولانا احمد شاہ نورانیؒ کی ملاقات پر تحریک کے لئے سب سے پہلے دستخط کر دیئے۔ پی پی والوں نے کہا آپ نے جلدی کی ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ''یہ میرے ایمان کا مسئلہ ہے۔''

۲۰۰۲ء کے الیکشن میں حضرت خواجہ غلام سلیمان کے صاحبزادے خواجہ حافظ محمد داؤد سلیمانی نے ملت پارٹی کے ٹکٹ پر جب الیکشن لڑا تو ان کا ایم پی اے سردار امیر مند قادیانی کا پوتا سردار امام بخش قیصرانی تھا۔ مشہور تھا کہ یہ قادیانی ہے۔ راقم الحروف نے خواجہ صاحب سے شکوہ کیا کہ آپ کا ایم پی اے قادیانی ہے تو خواجہ صاحب نے فرمایا کہ: ''آپ علماء کرام کا اجلاس کریں میں اس کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ حضرات کی تسلی ہو تو یہ میرا ایم پی اے ہوگا۔ اگر یہ قادیانی ثابت ہوا تو میں اس کو چھوڑ دوں گا۔'' مگر سردار امام بخش قیصرانی نے کوٹ قیصرانی کے مقامی علماء کو یقین دلایا کہ میں مسلمان ہوں۔ مگر بعد میں اس کو قادیانی دوبارہ اپنے پھندے میں لے جانے لگے۔ مولانا حبیب الرحمن تونسوی شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ کی تبلیغ سے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوش سے مسلمان ہو گیا۔

پیر پٹھان حضرت خواجہ حافظ عبدالمناف سلیمانی، خواجہ غلام سلیمان تونسوی کے بھائی اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی کے پڑپوتے ہیں۔ ۱۹۸۶ء کو جب قادیانی سردار کو مسجد میں دفن کیا تو کوٹ قیصرانی کے حاجی قادر بخش قیصرانی، مولانا غلام فرید قیصرانی، مولانا عبدالکریم قیصرانی بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا عبدالعزیز قطبی، مولانا محمد اقبال اختر، یعقوب نظامی، جناب محمد خان لغاری، جماعت اسلامی کے مولانا غلام حسین بزدار، مولانا عبداللطیف چانڈیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازیخان کے امیر صوفی اللہ وسایاؒ، مولانا غلام اکبر ثاقب، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالغفور گرمانی تنظیم اہل سنت کی تمام جماعت، شیعہ مکتب فکر کے مخدوم غلام سرور شاہ ایڈووکیٹ، سید رضا شاہ ایڈووکیٹ، جمعیت علماء اسلام کے مولانا فضل الرحمن صاحب، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا غلام اکبر ساقی، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا نذیر احمد تونسوی شہید ضلع بھر کے تمام مسلمانوں نے اس تحریک کو چلایا۔ خواجہ عبدالمطلب، خواجہ کوثر محمود، خواجہ خضر محمود، تمام خواجگان کی برادری، حکیم عبدالرحمن جعفر، ضلع بھر کے دینی مدارس نے مسلسل دو ماہ تحریک جاری رکھی۔

آخری فیصلہ کن احتجاجی جلسہ ۲۸ر فروری ۱۹۸۶ء بروز جمعۃ المبارک کو ڈیرہ غازیخان میں ہوا۔ کوٹ قیصرانی سے جب جلوس شیر گڑھ سے گزرا تو وہاں امیر مند قادیانی کی برادری نے جلوس پر فائرنگ کی۔ یہ جلوس مشتعل

ہو گیا اور تونسہ شہر میں آ کر اے سی تونسہ کے دفتر پر حملہ کر دیا۔ تونسہ شریف سے ایک بڑا جلوس حضرت خواجہ عبدالمناف سلیمانی کی قیادت میں ڈیرہ غازیخان کے لئے روانہ ہوا۔ تو پیر عادل کے مقام پر ضلع بھر کی پولیس نے اس جلوس کو روکا تو خواجہ عبدالمناف سلیمانی نے ایک پولیس آفیسر کو تھپڑ مار دیا۔ اس جلوس نے پولیس کا گھیرا توڑا اور ڈیرہ غازیخان شہر میں داخل ہو گیا۔ پورا شہر سراپا احتجاج بن گیا۔ ڈویژن بھر کی پولیس نفری موجود تھی۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور شیعہ راہنما غضنفر علی کراروی لاہور والے اور تمام مکاتب فکر کے علماء نے پرجوش تقاریر کیں۔ ڈیرہ غازیخان کا پاکستانی چوک بھر چکا تھا۔ شیر گڑھ میں مسلمانوں کے جلوس پر قادیانیوں کی گولیاں چلانے کے خلاف ایک احتجاجی جلوس پاکستانی چوک سے ڈی سی او کے دفتر کی طرف روانہ ہوا۔ ادھر ملتان سے جمعہ پڑھا کر مولانا عبدالستار تونسویؒ بھی اس جلوس میں شامل ہو گئے۔

ڈی سی او کے دفتر پر مشہور قادیانی نواز ایس پی طلعت محمود گھوڑا پولیس لے کر کھڑا تھا۔ وہاں پر صوفی اللہ وسایا امیر جماعت ختم نبوت ڈیرہ غازیخان نے پرجوش تقریر کی۔ ڈی سی او نے وعدہ کرنا چاہا کہ تین دن کے اندر مسجد سے لاش نکال دیں گے۔ خواجہ عبدالمناف صاحب نے اس کی کلائی سے پکڑا، کہ لکھ دو...... اتنے میں ایس پی طلعت محمود نے پولیس کو آنسو گیس اور لاٹھی چارج کا اشارہ کر دیا۔ بس پھر تو ایک قیامت خیز منظر بن گیا۔ تین سو کے قریب گرفتاریاں ہوئیں۔ کارکن شدید زخمی ہوئے۔ علامہ عبدالستار تونسویؒ پولیس کے تشدد سے شدید زخمی ہو گئے۔ مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب کے عزیز رشتہ داروں کو ان کے گھر سے گرفتار کر لیا۔ ان کے تمام صاحبزادے بمع مولانا صاحبزادہ عبدالرحمن غفاری گرفتار ہو گئے۔ حضرت خواجہ عبدالمطلب تونسوی، خواجہ کوثر محمود صاحب کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ راقم الحروف اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہید اور متعدد علماء کرام کو دوسرے دن اجلاس کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ پھر یہ تحریک ملک بھر میں پھیل گئی۔ ملتان، بہاولپور، بلوچستان، سندھ، سرحد اور لاہور میں بھی احتجاجی جلوس نکلنے شروع ہو گئے۔ آخر کار حکومت نے مجبور ہو کر شیر گڑھ اور گرد و نواح میں ایک کرفیو کا سماں پیدا کر کے ۴؍مارچ ۱۹۸۶ء بروز منگل کو اس قادیانی کی لاش کو مسجد سے نکال کر اس کے گھر میں دفن کر دیا۔ یوں شاہ سلیمانؒ تونسوی کے پوتے خواجہ نظام الدین تونسویؒ کی دعا قبول ہوئی۔

امام اہل سنت مولانا عبدالستار تونسویؒ، حضرت سید حسین احمد مدنیؒ کے مایہ ناز شاگرد تھے۔ حضرت کے روحانی اور خاندانی تعلقات خواجگانِ تونسہ شریف سے چلے آ رہے تھے۔ اسی عقیدت کی بنیاد پر حضرت تونسوی کے جامعہ محمودیہ میں حضرت کے والدین نے داخل کرا دیا۔ حضرت خواجہ نظام الدین تونسویؒ کی ایماء پر ہی دارالعلوم دیوبند پڑھنے کے لئے بھیجا گیا۔ تحریک ختم نبوت سے حضرت کی وابستگی دیرینہ ہے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ساتھ ختم نبوت کے پروگراموں میں شریک ہوتے۔ صحت کے زمانہ میں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں پہلے دن ظہر کی نماز کے بعد حضرت کا آخری بیان ہوتا تھا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء۔ ۱۹۷۴ء تحریک ناموس رسالت کے حوالہ سے ہراول دستہ کا کردار ادا کرتے۔ ۱۹۸۶ء میں تحریک شیر گڑھ میں ڈیرہ غازیخان میں جب حضرت پر پولیس نے بے دردی سے لاٹھیاں چلائیں۔ حضرتؒ ہمت اور جرأت سے کھڑے ہی رہے اور اللہ اکبر زبان پر جاری تھا۔

زخمی حالت میں جب مولانا عبدالستار تونسوی صاحبؒ کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کرایا گیا۔ رات کو زخمی حالت میں حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ ایک موقع پر حضرت نے فرمایا: ”میں نے پوری زندگی حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے دفاع میں ہی گزاری۔ حج عمرے کئے۔ تسبیح ورد وظائف کئے۔ مگر دل کی حسرت اس ختم نبوت کے مسئلہ پر زخمی ہونے پر ہی پوری ہوئی۔“

ہماری جماعت ضلع ڈیرہ غازیخان کے امیر صوفی اللہ وسایا صاحب فرماتے تھے کہ اس جلوس میں علامہ عبدالستار تونسویؒ اور شیعہ راہنما غضنفر علی کراروی موجود تھے۔ دشمن چاہتا تھا کہ ان دونوں میں سے ایک کو مار دیا جائے۔ تاکہ اس تحریک کا رخ قادیانیوں کی بجائے شیعہ سنی فساد کی طرف موڑ دیا جائے۔ مگر اللہ پاک نے ختم نبوت کی برکت سے دشمن کی اس سازش کو ناکام بنادیا۔

۴؍مارچ ۱۹۸۷ء کو جامع مسجد مدینہ میں ایک سال بعد حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی اور حضرت خواجہ عبدالمناف تونسوی کی صدارت میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برائے اظہار تشکر ہوئی۔ جس میں صاحبزادہ انوار الحسن ایڈووکیٹ، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالعزیز قطبی، حق نواز خان قیصرانی ایڈووکیٹ، سردار محمد یوسف خان ایڈووکیٹ، سردار امیر عبداللہ خان میرانی ایڈووکیٹ، جناب عبدالستار خان جسکانی ایڈووکیٹ اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، تونسہ شریف کی دینی قیادت، تونسہ شریف کے خواجگان صاحبان شریک ہوئے۔ تحریک ختم نبوت کے حوالے سے خواجگان تونسہ، مشائخ تونسہ شریف اس کام کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ تحصیل بھر میں جب بھی کوئی پروگرام ہوتا ہے۔ ان مشائخ کی سرپرستی حاصل ہوتی ہے اور ہر قسم کا بھرپور تعاون کرتے ہیں۔

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی درخواست پر ۱۶تا۱۹؍جون کو چار روزہ دورے پر گوجرانوالہ تشریف لائے۔ ان چار دنوں میں گوجرانوالہ میں مختلف مقامات پر کانفرنسیں منعقد کی گئیں تھیں جن سے حضرت مولانا نے خطاب کیا۔ اس سلسلے میں پہلا پروگرام دفاع ختم نبوت کانفرنس کے عنوان سے نوشہرہ ورکاں میں ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا عبیداللہ انور، مبلغ گوجرانوالہ مولانا محمد عارف شامی اور مولانا محمد یونس ماجدی شامل تھے۔ ۱۷؍جون کو حافظ محمد ثاقب کی مسجد خاتم النبیین فیروز والہ روڈ میں ختم نبوت کنونشن رکھا گیا تھا جس میں حضرت نے خصوصی خطاب فرمایا اور عوام کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور غیر آئینی مذہبی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور ان کا بائیکاٹ کرنے پر آمادہ کیا۔ ۱۸؍جون کو گوجرانوالہ کے نواحی علاقے باگڑیاں میں واقع جامعہ اسلامیہ میں دورہ تفسیر میں شریک طلباء کو ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کے عنوان پر سبق پڑھایا اور نماز مغرب کے بعد جامع مسجد امام اہل سنت شیخ سرفراز خان صفدرؒ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا جس کا انتظام مولانا حماد الزہراوی نے کیا تھا۔ ۱۹؍جون کو دن میں جامعہ اسلامیہ کے طلباء دورہ تفسیر کو تاریخ ختم نبوت کے عنوان پر سبق پڑھایا۔ بعد ازاں ختم نبوت کانفرنس علی پور چٹھہ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

# حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینی کی رحلت

محمد زین العابدین

حضرت مدنی ؒ کے خصوصی شاگرد، حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینی ؒ کئی دن اسپتال میں زیر علاج رہ کر ۱۰۰ سال کی عمر میں بروز جمعہ ۶ رجون ۲۰۱۴ء کو شام کے وقت اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ جمعہ ہی کو بعد مغرب جامعہ بنوری ٹاؤن میں مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی کی زیر امامت نماز جنازہ ادا کرکے برصغیر پاک و ہند کی پوری ایک صدی کی تاریخ کو سپرد خاک کردیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! علمائے دیوبند کی موجودہ قدآور شخصیات میں ان کا قد سب سے اونچا تھا۔ وہ حضرت مدنی ؒ کی صحبت اٹھانے کے حوالے سے سب سے فائق تھے۔ غرض وہ ہر طرح سے لائق تحسین تھے۔ انہوں نے حضرت مدنی ؒ سے بخاری شریف پڑھ کر علمی فیض حاصل کیا۔ پھر ان سے بیعت ہوئے اور یوں علمی فیض کے بعد عملی اور روحانی برکات و ثمرات کی تحصیل بھی کی اور ایک عرصہ تک سفر و حضر میں حضرت مدنی ؒ کے ساتھ خادم خاص کی حیثیت سے ساتھ رہے۔ استاذ و شاگرد اور مرشد و مرید میں تعلق خاطر کا یہ عالم ہوگیا کہ حضرت مدنی ؒ نے ہی پھر آپ کی شادی کرائی۔ بلکہ اخراجات تک کا بندوبست کیا۔ حضرت مدنی ؒ کی مئے معرفت و محبت سے تو جام جام بھر بھر کے پیتے ہی تھے۔ ساتھ ساتھ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری ؒ کی زیارتیں، حضرت محدث دیوبندی ؒ، حضرت تھانوی ؒ، حضرت مفتی کفایت اللہ ؒ، حضرت شیخ الادب صاحب ؒ، حضرت بلیاوی ؒ، حضرت قاری محمد طیب ؒ، حضرت ابوالمحاسن سجاد ؒ، مولانا آزاد ؒ، حضرت میرٹھی ؒ، حضرت عثمانی ؒ، حضرت لاہوری ؒ اور اس عہد کے دوسرے بزرگوں کی صحبتیں، مجلسیں اور عنایتیں بھی خوب خوب حاصل کیں اور حضرت سیوہاروی ؒ، حضرت مولانا محمد میاں ؒ، حضرت شیخ الحدیث ؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ؒ، حضرت مولانا عبدالحق ؒ، حضرت مولانا عبدالحق نافع ؒ، حضرت بنوری ؒ، حضرت پھولپوری ؒ کی رفاقتیں بھی میسر آئیں۔ یہی صحبتیں و رفاقتیں ہیں جن کی بنا پر احقر نے شروع میں عرض کیا کہ: ”علمائے دیوبند کی موجودہ قدآور شخصیات میں ان کا قد سب سے اونچا تھا۔“

وہ واقعی بڑے تھے اور بہت بڑے تھے۔ اس بات کی حقیقت وہ شخص سمجھ سکتا تھا جو ان کے پاس کچھ دیر کے لئے حاضر ہوتا یا اب ان کی وفات کے بعد حضرت مدنی ؒ کے موجودہ صحبت یافتہ حضرات سے حضرت حسینی ؒ کے بارے میں پوچھے: ”تاریخ دارالعلوم دیوبند“ میں مہتمم دارالعلوم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی ؒ نے اپنے اس شاگرد کا ”اسماء گرامی حضرات مدرسین درجہ فارسی“ کی فہرست میں اٹھارویں نمبر پر یوں ذکر کیا ہے: ”مولانا اصلح الحسینی مدظلہ، گلاؤٹھی، ابتدائی سن ۱۳۶۲ھ تا آخری سن ۱۳۶۷ھ“ (تاریخ دارالعلوم دیوبند، از حضرت حکیم الاسلام، مہتمم دارالعلوم، ص:۱۱۶، طبع: دارالاشاعت، کراچی، ستمبر ۱۹۷۲ء) اس فہرست میں حضرت مولانا محمد یاسین صاحب دیوبندی ؒ، حضرت مولانا خلیفہ منشی عاقل ؒ کے نام نامی بھی موجود ہیں۔

موصوف کی ولادت حضرت اقدس مولانا سید محمد صالح صاحب مرحوم کے گھر ضلع بلند شہر کے قصبہ گلاؤٹھی میں بروز جمعرات، ۲۶رمحرم الحرام ۱۳۳۲ھ، مطابق ۲۵ردسمبر ۱۹۱۳ء کو ہوئی۔ والد صاحب حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے بیعت تھے۔ حضرت مولانا سید محمد اصلح الحسینی رحمہ اللہ تقریباً ۱۹۲۷ء کے لگ بھگ دارالعلوم دیوبند آئے۔ حضرت علامہ کشمیری رحمہ اللہ ڈابھیل چلے گئے تو ۱۹۳۲،۳۱ء میں حضرت مدنی، حضرت میاں اصغر حسین، حضرت بلیاوی، حضرت شیخ الادب صاحب، حضرت قاری صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم اکابرین سے دورۂ حدیث پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دورۂ حدیث میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی، حضرت مولانا حبیب اللہ مہاجر مدنی بن حضرت لاہوری، حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری، حضرت مولانا منت اللہ رحمانی، حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن اور حضرت اقدس مولانا عبدالحنان صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ ان کے ہم درس رہے۔ فراغت تعلیم کے بعد دارالعلوم ہی میں فارسی کے مدرس مقرر ہوئے۔ درجہ فارسی میں مثنوی، سکندر نامہ وغیرہ پڑھاتے رہے۔ دارالعلوم دیوبند اور حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ سے بے پناہ محبت وتعلق تھا۔ حضرت کی خدمت میں رہتے اور فیوض وبرکات سمیٹے۔ لیکن بعض اضطراری حالات کی بنا پر حضرت مدنی رحمہ اللہ اور دارالعلوم دیوبند سے جدائی کو برداشت کرنا پڑا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کی ہمشیرہ جو پاکستان میں تھیں۔ ان کی بیماری کی خبر آئی۔ چونکہ بچپن میں والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تھا۔ ہمشیرہ سے تعلق ماں جیسا تھا۔ اس لئے ان کے پاس آگئے۔ اس وقت بآسانی واپس ہندوستان جانے کے راستے تقریباً مسدود ہوگئے تھے۔ اس کی وجہ سے چاروناچار دیوبند اور حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی حسرتیں دل ہی دل میں رکھ کر یہیں کے ہو رہے۔ نقل مکانی کے بعد دارالتصنیف حب ریور روڈ سے منسلک رہے۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے بینات میں بھی کچھ وقت کام کیا۔ بعض جگہ درسِ حدیث کی بھی بات چلی۔ مگر بوجوہ ایسا نہ ہوسکا۔ علمی مصروفیت کا کوئی ایک جلی عنوان قائم نہ ہوسکا۔ وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا صحافت حضرت کا خاص موضوع رہا تھا۔ کلکتہ میں مولانا ابوالمحاسن سجاد رحمہ اللہ کی سرپرستی میں ”البلاغ“ میں کام کرتے رہے۔ مولانا آزاد رحمہ اللہ کے رسائل وجرائد میں بھی کام کیا۔ الجمعیت دہلی میں بھی لکھتے رہے۔ جمعیت علماء ہند سے تعلق تھا۔ تحریک آزادی میں حصہ لیا۔ جیل بھی جانا پڑا۔ لیگ وکانگریس کے داخلی معاملات سے بھی خوب واقفیت رہی۔ حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے سیاسی مسلک کے حوالے سے ان کی معلومات سند کا درجہ رکھتی تھیں۔ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن رحمہ اللہ سے دوستانہ تعلق تھا۔ آپ کی پہلی بیعت حضرت مدنی رحمہ اللہ سے تھی اور دس کے قریب مشائخ سے آپ کو خلافت حاصل تھی۔ ان میں حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ، حضرت مولانا خورشید رحمہ اللہ۔ آپ نے بھی کئی ایک بڑی شخصیات کو خلافت عطا فرمائی۔ مولانا سید محمد اصلح الحسینی رحمہ اللہ گلشن اقبال ۱۳رڈی، کراچی میں برخوردار سید طٰہٰ کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔

بلاشبہ آپ کی رحلت امت مسلمہ کا بڑا خسارہ ہے۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائے اور رہ جانے والے حضرات جنہوں نے حضرت مدنی رحمہ اللہ سے براہ راست استفادہ کیا ہے جن میں خصوصیت کے ساتھ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی، حضرت مولانا محمد عبیداللہ اشرفی، حضرت مولانا محمد نافع، حضرت مولانا سلیم اللہ خان، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی، حضرت مولانا محمد جمشید علی اور حضرت مولانا مجاہد الحسینی وغیرہ سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان حضرات کو صحت وہمت عطا فرما کر ان کا سایہ تا دیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین!

# پس پردہ

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ

مرزائیت کا خفیہ اور گہری چالوں سے واقف ہونے پر بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ جس کا واحد اور آسان حل ایمانداری اور اتحادانہ طریقہ پر بھی تھا کہ مرزائی اپنے غلط عقائد سے توبہ کر کے مرزا قادیانی کے خلاف اسلام اور خلاف سردار دوعالم ﷺ کتابوں اور رسالوں کو خود بخود ضبط کر کے غیر مشروط طور پر مسلمان ہونے کا اعلان کر دیتے۔ مگر ابھی تک مرزائی اسی ناکام کوشش میں ہیں کہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کا شکار کرتے ہیں۔ ایک ٹریکٹ مرزائیوں کی طرف سے شائع ہوا۔ جس کا عنوان ہے ”انوکھے کافر“ یہ عنوان انہوں نے واقعی اپنے مطابق اختیار کیا ہے۔ اس سے انوکھے کا فرادر کیا ہوں گے کہ اسلام کا نام لے کر اسلام کو مٹا رہے ہیں۔ محمد ﷺ کا نام لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد اور اللہ کا رسول مان رہے ہیں۔ کافروں سے بچنا تو آسان ہے۔ ایسے انوکھے کافروں سے خطرہ رہتا ہے۔ اس مختصر سے بیان میں صرف مرزائیوں کے رسالوں اور ان کی کتابوں سے بتایا جائے گا کہ کیا واقعی مرزائی دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور ممالک غیر میں وہ محض تبلیغ کے لئے جاتے ہیں یا کچھ اور مقصد بھی ہوتا ہے۔

۱…… مرزا قادیانی کے آنے کا مطلب کیا ہے وہ خود کہتا ہے: ”تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“ (اربعین نمبر۴ ص۱۷)

اے احمد! تجھے بشارت ہو۔ خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ (کتاب مذکور)

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا عبارات سے پتہ چل رہا ہے کہ اس نے صاف کہا اب محمد ﷺ کی ضرورت نہیں۔ احمد کی ہے اور وہ میں ہوں۔ واقعی یہ انوکھا کفر ہے۔

۲…… مرزا قادیانی نے وصیت کی کہ میرے بعد جب لوگوں سے بیعت لیں تو وہ مرزا قادیانی کے نام کی لیں۔ چنانچہ کہا: ”اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔“ (الوصیت ص۷، از مرزا قادیانی مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

اس بیعت میں کیا کیا اقرار لیا جاتا ہے۔ اس میں سب سے آخری اور ضروری شرط یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جتنے دعوے کئے ہیں سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ چنانچہ مشروط بیعت کے الفاظ یہ ہیں: ”مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔“ (احمدیت کا پیغام از بشیر الدین محمود ص۶۲)

مرزا قادیانی تو بجائے خود رہے ان کے فرزند بشیر الدین کا مقام بھی اتنا بلند سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر احمد حسن سابق مرزائی قادیان کا بیان ہے کہ تمام صلحاء اولیاء، مجددین اور انبیاء کی تعلیمیں ایک طرف رکھ لیں اور خلیفہ قادیان

کے بیانات ایک طرف۔ (پیغام صلح مورخہ ۷؍جون ۱۹۵۰ء)

اسی وجہ سے مرزائی مبلغ جہاں جاتے ہیں مرزا قادیانی کو پیش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے محمد ﷺ کا نام لیتے ہیں۔ باہر جاکر مرزا قادیانی کو احمد کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ چند حوالہ جات درج ہیں۔

الف…… مرزا غلام احمد نے مغربی ممالک (یورپ) میں جب تبلیغی خطوط بھیجے تو ان پر یہ دستخط کئے۔ النبی مرزا غلام احمد۔ (الفضل مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۴۷ء)

ب…… سوئٹزرلینڈ میں غلام احمد مبلغ مرزائیت نے تقریر کی کہ: ’’سو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت احمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آج اسلام پھر نئے سرے سے کفر کے قلعوں پر حملہ آور ہوا ہے۔‘‘

(الفضل مورخہ ۳؍اکتوبر ۱۹۴۷ء)

ج…… گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کے مبلغ بشارت احمد نے کہا: ’’خدا کا وہ پاک باز انسان جو موجودہ زمانہ میں دنیا کی اصلاح اس کی فلاح اور بہبودی کے لئے نبوت کے حلے میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب لے کر آیا بلکہ ان بشارات کے مطابق جو انبیاء سابقین نے اس کے متعلق اپنی اپنی قوم کو دی تھیں۔‘‘ (الفضل مورخہ ۱۴؍جنوری ۱۹۴۸ء)

د…… ہالینڈ میں جماعت قادیان کا بھی ایک مشن ہے۔ میں وہاں گیا میں نے دیکھا کہ دو آدمی وہاں بیٹھے ان کے پاس کوئی لائبریری نہیں وہ کھلے الفاظ میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ کہہ کر پکارتے ہیں۔

(میاں محمد صاحب صدر لاہوری پارٹی کا بیان مندرجہ ۲۷؍فروری ۱۹۵۲ء، پیغام صلح)

جب سر ظفر اللہ خان صاحب ۱۹۴۷ء میں دمشق گئے اور وہاں مرزائیوں کے پاس قیام کیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ: ’’اہالیان دمشق کو جماعت (مرزائیوں) کے علمی اور سیاسی مقام کا علم ہوا۔‘‘ (الفضل مورخہ ۲۰؍دسمبر ۱۹۴۷ء)

مرزائیوں کی علمی اور سیاسی سرگرمیاں اسی ایک جملے سے معلوم ہوسکتی ہیں۔ کس طرح مسلمانوں کو اندھیرے میں رکھا جارہا ہے۔ مگر ’’واللہ مخرج ما کنتم تکتمون‘‘

ر…… اگر پیغامی (لاہوری گروپ) کسی کو شکار کرتے ہیں تو مرزائی اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ جب تک وہ مرزا قادیانی کو نہ مان لے اسے ویسا ہی سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ برلن کے صرف ایک واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے: ’’پیغامی مشن (لاہوری مرزائی) کی حیثیت وہاں (برلن) صرف ایک سوسائٹی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کو قطعاً پیش نہیں کیا جاتا۔ احمدیت کے بارے میں اسے واقفیت بہم پہنچائی جارہی ہے۔‘‘ (الفضل مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۴۸ء)

ز…… مرزائی واقعی ان تمام ملکوں میں جاتے ہیں۔ مگر وہاں جاکر کیا کرتے ہیں اور ان کا مقام کیا ہے۔ اس کا ذکر خود مرزا بشیرالدین محمود کے الفاظ میں عرض ہے۔

۱…… جہاں جہاں ہمارے ایک سے زیادہ مبلغ ہیں وہاں سے متواتر رپورٹیں آرہی ہیں کہ وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔

۲…… یہ لوگ سلسلہ کا روپیہ لے کر وہاں بیٹھے ہوئے پارٹی بازی کر رہے ہیں۔

۳…… اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی دشمنی میں انتہاء درجہ کا بڑھا ہوا ہے۔ پہلے یہ بات افریقہ میں شروع

ہوئی۔ پھر ملایا میں پھر انڈونیشیا سے ایسی اطلاعات موصول ہوئیں۔ اب انگلینڈ سے بھی ایسی رپورٹیں آرہی ہیں۔

۴…… کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ مبلغ جن کا یہ کام ہے کہ وہ دوسروں میں نظام کی روح پیدا کریں وہ جہاں جاتے ہیں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ مولوی (مربی قادیانیت) کیا ہوا، ہلکا کتا ہوا کہ جہاں جاتا ہے لوگوں کو کاٹتا پھرتا ہے۔

۵…… احمدیت سے ان کا دور کا تعلق بھی نہیں۔ ایسے شخص لعنتی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ ان کی اولادیں لعنتی ہوں گی۔

۶…… احمدی چوہڑوں سے تو کمزور نہیں یہ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن ان میں اتنا جذبہ نہیں پایا جاتا جتنا چوہڑوں میں پایا جاتا ہے۔ (خطبہ مرزا بشیرالدین محمود مندرجہ الفضل مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۵۰ء)

اب آپ یہ تو بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزائیت کا پس پردہ کیا حال ہے۔ نہ خدا راضی اور نہ مرزا قادیانی راضی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم     نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

یہی وجہ ہے کہ کوئی یورپین مرزائی جب مرزائیوں کی اصلی حالت سے خبردار ہو جاتا ہے تو فوراً اس سے دست کش ہو جاتا ہے۔ محمد پکتھال جن کے مرزائی ہونے کو باعث فخر سمجھا جاتا ہے جب ہندوستان آئے تو فوراً مرزائیوں کے مخالف ہوگئے۔ محمد علی لاہوری کی شہادت ملاحظہ ہو: ''ہندوستان میں آکر یہ اسی ہوا سے متاثر ہوگئے جو ہمارے خلاف چل رہی ہے۔ جماعت کے اچھے خاصے مخالف بن گئے۔'' (پیغام صلح مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۴۸ء)

مرزائیوں کی عجیب چال ہے۔ پاکستان کا نام لے کر اپنے دجل کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ پاکستان کے لازوال حقیقت بن جانے کے بعد بھی اس کو دوزخ اور انگریزوں کی حکومت کو اس سے ہزار درجہ بہتر کہہ رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو: ''پاکستان کی تخلیق میں الٰہی مصلحت کیا ہے وہ یہی کہ اس پاک سرزمین سے آفتاب اسلام کی ضیاء پاشی ہر چہار اکناف عالم میں ہو اس ارادہ کو بروئے کار لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مصلحت نے ایک قوم (مرزائی) کو منتخب کیا ہے اور اسے پاک وصاف کرنے کے لئے دوزخ میں ڈال دیا ہے جو ہر شخص کی حالت کے مطابق نمودار ہو رہی ہے۔ لیکن ہے وہی دوزخ۔'' (پیغام صلح مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۴۸ء)

سچی بات یہ ہے کہ انگریزی حکومت نظم ونسق اور غریبوں کی دادرسی کے لحاظ سے موجودہ حکومت سے ہزار درجہ بہتر تھی۔ (پیغام صلح مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۴۹ء)

۴…… مرزائیوں سے صرف ایک سوال آج تک مسلمانوں کی طرف سے جتنی عبارتیں مرزا قادیانی، بشیرالدین اور دوسرے قادیانیوں کی کتابوں، رسالوں سے پیش کی جاتی ہیں یا اس رسالے میں جو حوالے دیئے گئے ہیں یہ غلط ہیں یا درست۔ اگر غلط ہیں تو اعلان کردیں اور درست ہیں پھر کس منہ سے کہا جاتا ہے کہ ہم تو اتحاد کے حامی ہیں۔ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہیں۔ اہل بیت کے خادم ہیں۔ اخیر میں مسلمان بھائیوں سے التماس ہے کہ وہ مرزائیوں سے صرف یہی ایک سوال کریں کہ کیا ان کی کتابوں میں وہ حوالے موجود نہیں جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں؟ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک وملت کو داخلی اور خارجی تمام فتنوں سے محفوظ رکھے اور جو ہاتھ اس کی سالمیت اور بقاء کے لئے خطرناک ہیں وہ اللہ کرے شل ہو جائے۔

''وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد سید المرسلین وخاتم النبیین والہ واصحابہ اجمعین''

# مولانا سید شیر علی شاہ کا ایک قادیانی سے مناظرہ

ضبط و ترتیب: سعید الحق جدون

رسالپور سے ایک قادیانی دارالعلوم حقانیہ آیا۔ وہ قادیانی رسالپور ائیرپورٹ میں ونگ کمانڈر تھا۔ اس کے ساتھ دو نوجوان کارپل یا سارجنٹ تھے جن کی خوبصورت داڑھیاں تھیں۔ وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ: ''یہ ہمارا آفیسر ہے۔ ان کے کچھ سوالات ہیں۔ آپ سے ان کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔'' حضرت شیخ الحدیثؒ نے مجھے بلایا میں دفتر میں حاضر ہوا۔ ان مہمانوں کے ساتھ مصافحہ کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ: ''ان کے کچھ سوالات ہیں۔ آپ ان کے ساتھ کتب خانے جا کر ان کے سوالات کے جوابات دے دیں۔'' میں حیران ہوا۔ کیونکہ اس ونگ کمانڈر کی چھوٹی داڑھی سے مجھے پتہ چلا کہ قادیانی ہے۔ میں نے کبھی کسی قادیانی سے مناظرہ نہیں کیا تھا۔ حضرت کی خدمت میں میں نے معذرت کرلی۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ کو ان کے ساتھ ضرور جانا ہے۔ چنانچہ ان مہمانوں نے چائے نوش کی اور کتب خانے کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت مولانا گل رحمان کتب خانہ کے ناظم اور ونگ کمانڈر آگے آگے جارہے تھے۔ ان دو نوجوانوں نے مجھے آہستہ سے کہا کہ یہ قادیانی ہے۔ یہ ہمیشہ کہتا ہے کہ مولوی مناظرہ میں غصہ ہوجاتے ہیں اور مناظرہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ مولانا آپ قطعاً غصہ نہ ہونا۔ اعتدال و سنجیدگی سے جواب دینا۔ یہ دونوں نوجوان تبلیغی جماعت سے وابستہ تھے۔ خوبصورت داڑھیاں اور نورانی چہرے۔ جب ہم کتب خانہ میں بیٹھ گئے تو اس قادیانی نے ایک موٹی کتاب بغل سے نکال کر اپنے سامنے رکھ دی۔ اس کو یہ قادیانی لوگ قادیانی ڈائری کہتے ہیں۔ قادیانی نے بار بار کہا کہ: ''میرا مقصد احقاق حق ہے۔'' میں نے کہا الحمدللہ! یہی ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ حق پر عمل پیرا ہو۔ اس نے کہا کہ ہماری بحث حیات مسیح اور وفات مسیح پر ہوگی۔ میں نے کہا یہ نہ آپ کا موضوع ہے نہ میرا موضوع۔ آپ کا موضوع ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور میرا موضوع ہے رحمۃ للعالمین ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔ میں نے کہا موضوع كُلُّ عِلْمٍ مَا يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ عَوَارِضِهِ الذَّاتِيَّةِ ﴿ہر علم کا موضوع وہ چیز ہوتی ہے جس سے اس علم میں بحث ہوتی ہے﴾

قادیانی نے کہا کہ اس کا کیا مطلب۔ میں نے کہا کہ علم طب اور ڈاکٹری کا موضوع انسان کا بدن اور جسم ہے کہ زید عمر بکر کو بخار کیسے آیا۔ اس کا علاج کیا ہوگا۔ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ واقعی غلام احمد قادیانی کے فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی ہے اور اس پر نازل شدہ آسمانی کتاب براہین احمدیہ ہے اور اس نے ملکہ وکٹوریہ کی تعریف میں اتنی کتابیں لکھی ہیں جن سے پچاس الماریاں بھرجاتی ہیں۔ کیا اس کو حیض کا خون بھی آتا تھا۔ واقعی وہ ذیابیطس (شوگر) کا بیمار تھا۔ اس کو گڑ بھی پسند تھا۔ اس کے ایک جیب میں گڑ ہوتا تھا۔ اور دوسری جیب میں ڈھیلے ہوتے تھے۔ جن سے وہ پیشاب خشک کرتا تھا۔ واقعی کبھی کبھی غلطی سے وہ پیشاب خشک

کرنے کے لئے گڑ استعمال کرنے لگتا۔ ہر پانچ منٹ بعد اس کو پیشاب آنے لگتا۔ گڑ سے جب انسان پیشاب خشک کرنے لگے تو اس سے بمشکل پیشاب خشک ہو سکے گا۔ یہ باتیں میں کر رہا تھا کہ وہ تمگ کما ڈر غصہ سے لرزنے لگا اور گرجدار آواز میں کہنے لگا کہ ابھی ہم نے بحث شروع بھی نہیں کی آپ ایک مقدس شخصیت پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ ایک مقدس نبی کو گالیاں دینے لگے۔ میں نے کہا حاشا وکلا یہ باتیں تو خود اس نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں اور بے شمار باتیں ہیں۔ اگر ان کو میں بیان کروں تو آپ پھر زیادہ غصہ ہو جائیں گے۔ چلو آپ کی خواہش کے مطابق حیات مسیح اور وفات مسیح پر بحث شروع کر دیں گے۔

اس نے کہا کہ: ''عیسیٰ مر گئے ہیں۔'' میں نے کہا کہ: ''قرآن میں صراحت سے آیا ہے ''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ'' اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے رسالہ ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' میں بہت سی احادیث جمع کی ہیں جن سے حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت ہے۔ پھر میں نے کہا بل رفعه الله الیه سے کیا مراد ہے؟۔ اس نے کہا کہ: ''رفع سے مراد رفع روحانی ہے۔'' میں نے کہا کہ: ''رفع جسمانی ثابت ہے۔ ورنہ رفع روحانی دیگر ارواح کے لئے بھی ہے۔'' تو کہا کہ: ''پھر اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت ہو گیا۔'' میں نے کہا کہ: ''یہ تو غلام احمد نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دیکھا اس سے بھی مکان ثابت ہوا۔'' پھر میں نے کہا کہ: ''آپ یہ بتائیں کہ یہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ میں کونسا بل ہے۔ بل کی بہت سی اقسام ہیں تو حیران رہ گیا اور مجھے بتایا کہ اب میرے پاس وقت نہیں۔ میں پھر آؤں گا اور بات کریں گے۔ (ڈاکٹر صاحب نے ہنستے ہوئے فرمایا) لیکن آج تک دوبارہ نہیں آیا۔

قادیانیوں کے پاس بہت زیادہ معلومات ہوتی ہیں۔ جب یہ لوگ آپ سے حیات عیسیٰ پر بات کرتے ہیں تو آپ مرزا قادیانی کی من گھڑت باتوں کو سامنے لائیں۔ ان کے ساتھ مرزا قادیانی کی نبوت پر بات کریں۔ (پھر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے مجھ سے پوچھا کہ اس کے کیا سوالات تھے میں نے تمام باتیں بتا دیں۔ حضرت بہت خوش ہوئے اور دعائیں دینے لگے۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی قبر پر اللہ تعالیٰ کروڑوں انوارات نازل فرمائے انہوں نے قادیانیوں سے مناظرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''میں آپ کو سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات سے ثابت کرتا ہوں کہ غلام احمد قادیانی پیغمبر نہیں ہے۔ سورہ بقرہ میں ہے ''وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ '' اگر غلام احمد پیغمبر ہوتا اور براہین احمدیہ کی کتاب اس پر خدا کی طرف سے نازل ہوتی جیسا کہ وہ کہتا تھا تو پھر'' وما انزل من قبلك کے بعد وَمَا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِكَ'' بھی ہوتا تو حالانکہ نص قرآنی میں ''قَبْلِكَ'' ہے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ مرزا پیغمبر نہیں ہے۔''

## چوہدری امان اللہ کی وفات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۳۳۳ رودھیروکی کے امیر چوہدری امان اللہ گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ چوہدری صاحب مہمان نواز اور ملنسار انسان تھے۔ زندگی بھر عقیدہ ختم نبوت سے محبت و تحفظ کیا اور مد مقابل مرزائیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ چوہدری صاحب کے تعاون و کوشش سے مرزا ڈے سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرحوم کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائیں۔ آمین!

# قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں؟

آخری قسط

مولانا غلام رسول دین پوری!

## اقوال ائمہ مفسرین

۱...... ''قول قتادۃ: معناہ لاتودوھم ولاتطیعوھم (تفسیر قرطبی ص۹۲ ج۹)'' ﴿حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ: اس کا معنی یہ ہے کہ ظالموں سے دوستی نہ کرو، اور ان کا کہنا نہ مانو﴾

۲...... ''قول ابن جریجؒ: لا تمیلوا الیھم (حوالہ بالا)'' ﴿ابن جریجؒ نے فرمایا کہ: ظالموں کی طرف کسی طرح کا بھی میلان نہ رکھو!﴾

۳...... ''قول ابوالعالیۃ: لا ترضوا باعمالھم (تفسیر الخازن ص۵۰۶ ج۲، تفسیر قرطبی ص۹۲ ج۹، التفسیر المظہری ص۱۲۳ ج۵)'' ﴿ابوالعالیہؒ فرماتے ہیں: ان کے اعمال وافعال کو پسند نہ کرو۔﴾

۴...... ''قول سدیؒ: لاتداھنو الظلمۃ (تفسیر الخازن ص۵۰۶ ج۲)'' ﴿سدیؒ کہتے ہیں کہ: ظالموں سے مداہنت نہ کرو۔ (یعنی ان کے برے اعمال پر سکوت یا رضامندی کا اظہار مت کرو۔)﴾

۵...... ''قول عکرمۃ: لاتطیعوھم، وقیل معناہ، لا تسکنوا الی الذین ظلموا (الخازن ص۵۰۶ ج۲)'' ﴿عکرمہؒ نے فرمایا: کہ ظالموں کی نہ اطاعت کرو اور نہ ان کی صحبت میں بیٹھو۔﴾

۶...... ''قول بیضاویؒ: لاتمیلوا الیھم ادنیٰ میل کالتزین بزینھم وتعظیم ذکرھم (المظہری ص۱۲۳ ج۵)'' ﴿قاضی بیضاویؒ فرماتے ہیں کہ: شکل وصورت، فیشن اور رہن سہن کے طریقوں میں ان کی طرف ہلکا سا میلان بھی نہ کرو اور تعظیم کے ساتھ ان کا ذکر بھی نہ کرو۔ نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جب ظالموں کی طرف تھوڑے سے جھکاؤ کی اتنی انتہائی مذمت اور ممانعت ہے پھر مکمل جھکاؤ اور میلان اور پھر خود ظلم کی کتنی شدت کے ساتھ نفی اور ممانعت ہوگی۔ فرماتے ہیں مجھے اس سے زیادہ بلیغ کوئی صورت نظر نہیں آتی، لہٰذا سختی سے ظالموں کے ساتھ دوستی سے روکا گیا ہے۔﴾

۷...... ''قول اوزاعیؒ: مامن شیء ابغض الیٰ اللہ من عالم یزور ظالما (التفسیر المظہری ص۱۲۳ ج۵)'' ﴿امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس عالم سے زیادہ کوئی شخص مبغوض نہیں جو اپنے دنیوی مفاد کی خاطر کسی ظالم سے ملنے جائے۔﴾

۸...... ''عن اوسؓ انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول: من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام (حوالہ بالا)'' ﴿حضرت اوسؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی کسی ظالم کے ساتھ اس لئے چلتا ہے کہ اس کی مدد کرے اور تقویت پہنچائے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔﴾

۹...... علامہ علاء الدین علی بن محمدؒ لکھتے ہیں: ''ففیه وعید لمن رکن الی الظلمة اور رضی باعمالهم او احبهم (تفسیر الخازن ص۵۰۶ ج۲)'' ﴿اس آیت میں اس شخص کے لئے وعید (دھمکی) ہے جو ظالم لوگوں کی طرف ہلکا سا میلان رکھتا ہے یا ان کے اعمال وافعال پر خوش ہوتا ہے یا ان سے محبت رکھتا ہے۔﴾

۱۰...... حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اسی آیت مبارکہ کے تحت اپنے ''فوائد'' میں لکھتے ہیں: ''جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف تمہارا ذرا سا میلان اور جھکاؤ بھی نہ ہو۔ ان کی موالات، مصاحبت، تعظیم وتکریم، مدح وثناء، ظاہری تشبہ، اشتراک عمل ہر بات سے حسب مقدور محترز رہو، مبادا آگ کی لپٹ تم کو نہ لگ جائے، پھر نہ خدا کے سوا تم کو کوئی مددگار ملے گا، اور نہ خدا کی طرف سے کوئی مدد پہنچے گی۔ (تفسیر عثمانی ص۳۱۰)''

## خلاصہ بحث

پہلی آیت مبارکہ کے تحت مفسرین کی تفاسیر اور مرزا قادیانی کی عبارات سے یہ معلوم ہوا تھا کہ مرزا قادیانی بہت بڑا دجال وکذاب اور ظالم وکافر ہے اور مرزا قادیانی کو ماننے والے (خواہ اسے مجدد، مبلغ، ملہم، ولی اللہ، مہدی، مسیح مانیں یا اسے نبی کہیں وغیرہ) سب کے سب (لاہوری ہوں یا قادیانی) ظالم وکافر ہیں اور جیسے مرزا قادیانی ذلت کے عذاب اور جہنم کا مستحق بنا ایسے ہی اس کے ماننے والے اور پیروکار بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

دوسری آیت مبارکہ اور اس کے تحت نقل کی جانے والی دس ۱۰ عبارتیں یہ بتا رہی ہیں کہ ان مرزائیوں اور قادیانیوں سے صرف علیحدہ ہی نہیں بلکہ ان سے مکمل تعلق ختم کردو اور ایسا بائیکاٹ کرو!

۱...... ان کی طرف ہلکا سا میلان اور جھکاؤ نہ رکھو۔ ۲...... ان سے دوستی نہ رکھو۔ ۳...... ان کا کہنا نہ مانو۔ ۴...... ان کے اعمال وافعال پسند نہ کرو۔ ۵...... ان کے برے اعمال (جیسے توہین ختم نبوت، توہین انبیاء علیہم السلام، توہین صحابہ واہلبیتؓ، توہین قرآن وحدیث وغیرہ) پر اظہار خاموشی نہ کرو بلکہ علی الاعلان ان کا کفر الم نشرح کرو۔ ۶...... ان کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ ۷...... ان جیسی شکل وصورت، فیشن، رہن سہن کے طور طریقے نہ اپناؤ۔ ۸...... ان کی کوئی تعظیم وتکریم نہ کرو۔ ۹...... زبان پر ان کے لئے تعریفی جملے نہ لاؤ (جس طرح آج کے پیٹ پرست اور خواہشات نفسانیہ کے مریض بولتے تھکتے نہیں۔) ۱۰...... ان کے ساتھ نکاح اور کاروبار میں شرکت اور کسی قسم کا معاملہ نہ کرو۔

ورنہ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی بلکہ دوسری آیت کریمہ کھلے کھلے الفاظ میں ہر ہر فرد مسلم کو جھنجھوڑ کر بتلا رہی ہے کہ صرف ظاہری طور پر نہیں۔ ''ہلکی سی دلی محبت'' (جو بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا) بھی ان ظالموں مرزائیوں، قادیانیوں سے ہوگی تو جہنم کا عذاب لگ کے رہے گا پھر کوئی چھڑا نہ سکے گا۔

تنبیہ...... قادیانیوں سے بائیکاٹ یہ صرف دنیوی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا، حضور ﷺ کی شفاعت اور آخرت کی مکمل فوز وفلاح قادیانیوں سے بائیکاٹ پر کھڑی ہے لہٰذا جو آدمی بھی ان مرزائیوں، قادیانیوں سے کسی قسم کا معاملہ یا دوستی کرنا چاہتا ہے۔ اس سے پہلے ان آیات اور چودہ صدیوں کے مفسرین کے اقوال اور بزرگان دین وعلماء شرع متین کے عمل کو پڑھے اور دیکھے پھر اپنا فیصلہ کرے۔ آؤ! ہم بھی حضور خاتم النبیین ﷺ کی ناموس کی حفاظت کریں اور خلیفۃ الرسول، محرم راز نبوت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جماعت کے غلام بنیں۔

# جناب مبارک احمد کا قبول اسلام

عبدالقیوم عاصم

ایمانی دولت انسان کی سب سے قیمتی متاع ہے اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہے۔ یہ دولت صرف انہی خوش نصیبوں کو بخشی جاتی ہے جن کی نگاہیں روشن اور ضمیر پاکیزہ ہوں۔ انہی خوش نصیبوں میں سے جناب مبارک احمد صاحب ہیں۔ جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے اساسی عقیدہ ہونے سے متاثر ہوکر قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ موصوف کا تعلق سرگودھا شہر سے ہے۔ پیدائشی قادیانی ہیں۔ قادیانیت والدین سے ورثے میں ملی۔ قادیانی ورثے میں ملنے کی وجہ سے کبھی غوروخوض کا موقع نہ ملا۔ بچپن میں جو کچھ والدین سے سنا اس کو قبول کرلیا۔ سکول اور کالج لائف میں تدریسی کتب اور اساتذۂ کرام سے ختم نبوت کے بارے پڑھا اور سنا بھی مگر انتہائی سرسری، کبھی غور نہیں کیا تھا۔ والدہ قادیانی مربیہ تھیں۔ انہوں نے بھی کبھی یہ بات نہ بتائی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی اور رسول ہیں۔ میں مرزا قادیانی کو مہدی معہود ہی مانتا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ورسالت کا ہے۔ بلکہ ظلی طور پر عین محمد رسول اللہ کا ہے۔ علاوہ ازیں مجھے پتا چلا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنی مقدس شخصیات ہوگزری ہیں ہر شخصیت کے بارے میں مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ مجھے بہت زیادہ تعجب ہوتا تھا کہ ایک شخصیت ہے اور دعوے بے حساب ہیں۔ ہندوؤں کے لئے کرشن، سکھوں کے لئے جے سنگھ بہادر، عیسائیوں کے لئے عیسیٰ بن مریم، یہودیوں کے لئے موسیٰ، مسلمانوں کے لئے محمد رسول اللہ بن کر اسلام کی تبلیغ کے لئے دوبارہ تشریف آوری کا دعویٰ، مہدی کا دعویٰ، میں حیران تھا۔

ان کے کس دعویٰ کو درست تصور کیا جائے؟ جبکہ مرزا قادیانی کسی دعویٰ پر بھی پورے نہیں اترتے۔ میں نے مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدی پر تحقیق شروع کردی۔ مرزا قادیانی میں کوئی ایک علامت بھی مہدی والی نہ پائی گئی۔ نام، کام اور مقام کے لحاظ سے بھی مرزا قادیانی مہدی ثابت نہ ہوسکے۔ پہلے تو مرزا قادیانی نے مہدی علیہ السلام کے بارے میں کہا ہے کہ مہدی علیہ السلام کے بارے تمام احادیث ضعیف ہیں۔ پھر ان تمام احادیث کی تاویل کی اور بذات خود ان احادیث کا مصداق بننے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔ ان ہی کوششوں میں حضرت مہدی علیہ السلام کی شخصیت کا انکار کر کے ایک متروک اور ضعیف حدیث کا سہارا لے کر عیسیٰ ابن مریم کو ہی مہدی قرار دیا اور مہدی علیہ السلام کی الگ شخصیت کا انکار کردیا اور ساتھ ہی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کردیا۔

سچے مہدی کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ نبوت اور رسالت کے مدعی نہیں ہوں گے۔ ان کا نام محمد ہوگا۔ ان کے والد ماجد کا نام عبداللہ ہوگا۔ وہ سادات سے ہوں گے۔ مدینہ طیبہ میں ان کی پیدائش ہوگی۔ خانہ کعبہ میں ان کی بیعت ہوگی۔ مسلمانوں کے وہ خلیفہ ہوں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو کافر قرار دے کر اپنی الگ جماعت بنائی اور اصلی مہدی کو خونی مہدی قرار دے کر انگریز کو خوش کرنے کے لئے ایک ایسے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جو کہ

جہاد کو حرام قرار دیتا ہو اور اصلی مہدی کا انکار کرتا ہو۔ مہدی کی کوئی علامت مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ قادیانیت تاویلات کا گورکھ دھندا ہے۔ تاویلات قادیانیت کے لئے بطور آکسیجن کے ہیں۔ تاویلات کو اگر ہٹا دیا جائے تو قادیانیت ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ قادیانیت تاویلات کے سہارے زندہ ہے۔

کچھ عرصہ قبل مبارک احمد کو چناب نگر ہمشیرہ کے انٹرویو کے سلسلہ میں جانے کا اتفاق ہوا تو انٹرویو میں پوچھا گیا کہ کیا مرزا قادیانی نبی اور رسول ہیں؟ جواب دیا گیا کہ مہدی ہیں۔ نبی اور رسول نہیں ہیں۔ جس وجہ سے ہمشیرہ انٹرویو میں ناکام ہوگئیں۔ مبارک احمد کہتے ہیں کہ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ مرزا قادیانی تو مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے تھے۔ آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کو سمجھتے تھے۔ دیوار نبوت کی آخری اینٹ محمد مصطفی ﷺ کو جانتے تھے۔ مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے تھے۔ مگر جب تحقیق کی تو پتا چلا کہ مرزا قادیانی نے اپنا پہلا عقیدہ اپنے الہاموں کی وجہ سے بدل لیا تھا اور اپنے پہلے عقیدے کو رسمی عقیدہ کہا اور یہ بھی کہا کہ یہ میری اجتہادی غلطی تھی۔ میری وحی نے مجھے پہلے عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور یہ بھی لکھا کہ بارہ سال مسلسل میری وحی مجھے مسیح موعود اور نبی اللہ بتاتی رہی۔ مگر میں نے اپنا عقیدہ نہ بدلا۔ آخر میری وحی نے بارش کی صورت اختیار کر لی۔ مجھے مجبوراً اپنا پہلا عقیدہ بدلنا پڑا اور عقیدہ بدلنے کا سبب اپنا الہام اور وحی بتایا۔ ورنہ قرآن وحدیث تو پہلے بھی موجود تھا۔ اگر قرآن کی وجہ سے عقیدے میں تبدیلی کرنی ہوتی تو الہام ووحی سے پہلے کر لیتے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ مجدد وقت کا تھا۔ ملہم من اللہ اور مامور من اللہ کا بھی محدث کا بھی تھا اور یہ وحی اور الہام قرآن وحدیث کے خلاف تھے۔

مرزا قادیانی کے وحی والہام رحمانی نہ تھے۔ رحمانی الہام قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہوتے۔ مرزا قادیانی اپنی تحریر سے خود ہی جماعت مؤمنین سے خارج ہوگئے اور اپنے عقیدے میں ترمیم کر کے اپنا عقیدہ بدل لیا۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ: ’’میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔‘‘ (پیغام صلح، خزائن ج۲۳ ص۴۸۵)

اور مزید لکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے۔ مگر یہاں اپنی ہی وحی والہام کے خلاف ۱۲ برس تک اپنے پہلے عقیدے پر قائم رہ کر پھر اپنے عقیدے میں تبدیلی کر کے نبوت اور رسالت کا مدعی بن کر دائرہ اسلام سے خارج ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو میرے بھائی میرے قبول اسلام کا سبب بنے ان کو اجر عظیم عطاء فرمائے اور مجھے اپنی رحمت اور فضل سے اسلام پر استقامت عطاء فرمائے۔ آمین!

نوٹ: میں نے قادیانیت کو سوچ سمجھ کر ترک کیا ہے۔ میرا قادیانی جماعت سے کسی قسم کا کوئی بھی ذاتی اختلاف نہ ہے اور نہ تھا۔ میرے قبول اسلام کو ذاتی اختلاف پر گمان نہ کیا جائے۔

آخری گذارش: میری تمام مسلمان دوستوں سے گزارش ہے قادیانی احباب سے محبت سے پیش آئیں اور عقیدۂ ختم نبوت کو ان پر محبت سے پیش کریں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کی بات ان کی سمجھ میں آجائے اور آپ کے لئے ذخیرہ آخرت بن جائے۔

# سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء

مولانا محمد صفدر

اس سال ختم نبوت کورس چناب نگر میں ۲۸۷ علماء وطلبہ کرام شریک ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی سمیت کئی ایک اساتذہ کرام نے لیکچر دیئے۔ امتحان میں اول، دوم، سوم اور ایسے ہی تقریری مقابلہ میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے ہاتھوں انعامات دیئے گئے۔ کورس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ کورس میں جن حضرات نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

## اسمائے گرامی شرکاء کورس

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | حبیب اللہ | عامیل خان | ٹانک | 16 | محمد اسحاق | حاجی غلام رسول | مظفر گڑھ |
| 2 | عبدالباسط | عبدالروف | خارج شد | 17 | محمود احمد | قاری عبدالرشید | اوکاڑہ |
| 3 | محمد وقاص | منیر احمد اختر | خارج شد | 18 | محمد مزمل | محمد خورشید | قصور |
| 4 | عتیق الرحمان | سیف الرحمان | لودھراں | 19 | صدیق اکبر | حاجی عبدالواحد | خارج شد |
| 5 | محمد ظفر اللہ | نواب خان | خارج شد | 20 | محمد صفدر | غلام حسین مرحوم | سرگودھا |
| 6 | محمد علی | احمد علی | چنیوٹ | 21 | محمد نصیر | عبدالرشید | راولپنڈی |
| 7 | سیف الرحمان | حاجی احمد شیر | چنیوٹ | 22 | شیخ ریحان | شیخ نذر حسین | راولپنڈی |
| 8 | عمر فاروق | غلام محمد | چنیوٹ | 23 | محمد داؤد عادل | عطی الرحمان | میانوالی |
| 9 | عتیق الرحمان | عبیدالرحمان | چنیوٹ | 24 | ابوبکر علی | عبدالقیوم | میانوالی |
| 10 | محمد تسکین | محمد اختر | رحیم یار خان | 25 | محمود زبیر | زبیر احمد | خانیوال |
| 11 | عبدالوحید | حاجی محمد اسلم | چنیوٹ | 26 | حمید اللہ | محمد عامر | خانیوال |
| 12 | محمد طلحہ | حضور بخش | مظفر گڑھ | 27 | محمد رضوان | حق دار | ڈی آئی خان |
| 13 | محمد یوسف | محمد حیات | چنیوٹ | 28 | عبدالوحید | محمد حنیف | ڈی آئی خان |
| 14 | محمد ساجد | محمد ابراہیم | رحیم یار خان | 29 | سلیم نواز | اللہ نواز | ڈی آئی خان |
| 15 | عبدالرحیم | شیر محمد | چنیوٹ | 30 | محمد علی | غلام حسن | ڈی آئی خان |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 31 | شیر زمان | خان فراز | ٹانک | 57 | محمد عمران بھل | عبدالکریم بھل | نوشہرو فیروز |
| 32 | فضل حق | محمد آمین | وزیرستان | 58 | عبدالرحمان رند | عبداللہ رند | نوشہرو فیروز |
| 33 | عبدالرحمان | بازگل خان | وزیرستان | 59 | ثناء اللہ رند | عبداللہ رند | نوشہرو فیروز |
| 34 | اللہ داد | محمد یاسین | خانیوال | 60 | فداءالرحمٰن گھجانی | عبدالجبار گجانی | نواب شاہ |
| 35 | محمد ریحان تقی | محمد تقی خان | مونچھ | 61 | عتیق الرحمٰن مدنی | مولانا محمد سعید | نواب شاہ |
| 36 | محمد سرفراز | حاجی شیر محمد | چنیوٹ | 62 | نذیر احمد | لال محمد | نوشہرو فیروز |
| 37 | حبیب بادشاہ | خان بادشاہ | نوشہرہ | 63 | صاحب الدین | محمد صادق بھل | نوشہرو فیروز |
| 38 | طارق احمد | نصیر بادشاہ | نوشہرہ | 64 | عبدالجبار بھل | محمد ثمن بھل | نوشہرو فیروز |
| 39 | کامران خان | فضل محمد | نوشہرہ | 65 | واجد علی | فضل محمد | راولپنڈی |
| 40 | حافظ محمد حارث | فضل رازق | نوشہرہ | 66 | محمد اکرم | محمد اشرف | سرگودھا |
| 41 | محمد عزیز | فضل رازق | نوشہرہ | 67 | محمد عبداللہ | عبدالرشید | خوشاب |
| 42 | محمد خلیل اللہ | حاجی خالق | وزیرستان | 68 | محمد آصف | عبدالغفار | میانوالی |
| 43 | عبدالغفار | محمد عبداللہ | خارج شد | 69 | محمد یاسین خان | عبداللہ خان | لکی مروت |
| 44 | شمس الحق | غلام محمد | مظفر گڑھ | 70 | محمد یعقوب | بشیر احمد | ملتان |
| 45 | محمد یونس الحسن | ایوب خان | کرک | 71 | عمر فاروق | محمد یعقوب | راولپنڈی |
| 46 | واجد علی ہاشمی | محمد یوسف ہاشمی | چنیوٹ | 72 | محمد عثمان غنی | محمد یعقوب | راولپنڈی |
| 47 | عبداللہ | عبدالغفور | قصور | 73 | محمد ضیاء اللہ | محمد خان | شیخوپورہ |
| 48 | فرید الحق | حبیب الحق | دیر | 74 | سید نجیب احمد شاہ | سید احمد شاہ | جھنگ |
| 49 | محمد شیراز | مسعود شاہ | کوہاٹ | 75 | محمد عباس | محمد صالح | مردان |
| 50 | اکرام اللہ | خان مست | کوہاٹ | 76 | حافظ محمد بلال | نذیر احمد | شیخوپورہ |
| 51 | سید عمر فاروق | سید محمد داؤد شاہ | ہنگو | 77 | رستم نواز | زیور خان | کرک |
| 52 | عبداللہ فیض | فیض محمد | نواب شاہ | 78 | محمد نفیس | عبدالرشید | شیخوپورہ |
| 53 | امجد حسین | زاہد حسین | نواب شاہ | 79 | احسان اللہ | محمد یاسین | بہاول نگر |
| 54 | احتشام الدین | مقبول احمد | فیصل آباد | 80 | اکرام اللہ | غلام حیدر | بہاول نگر |
| 55 | سفیان احمد | مقبول احمد | فیصل آباد | 81 | ضیاء الحق | محمد علی خان | خارج شد |
| 56 | الہداد گچانی | عبدالرزاق | نواب شاہ | 82 | زین العابدین | عبدالمتین | خارج شد |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 83 | فرہاد علی | سلیم داد | صوابی | 109 | جنید اقبال | فیروز خان | خارج شد |
| 84 | احمد زیب | انور زیب | صوابی | 110 | حامد اقبال | محمد شین | صوابی |
| 85 | محمد آصف | خدا بخش | مظفر گڑھ | 111 | محمد آصف | محمد شریف | قصور |
| 86 | محمد عمران | غلام یاسین | مظفر گڑھ | 112 | محمد عمران | محمد اسماعیل | بہاول پور |
| 87 | محمد شہزاد | محمد رفیق | مظفر گڑھ | 113 | محمد ساجد رمضان | محمد رمضان | خارج شد |
| 88 | محمد اقبال | اللہ بچایا | مظفر گڑھ | 114 | عمر فاروق | مولانا بشیر احمد | چنیوٹ |
| 89 | محمد بلال الیاس | محمد الیاس | مظفر گڑھ | 115 | محمد عمیر طیب | حافظ طیب | بہاول پور |
| 90 | محمد بلال | محمد الیاس | مظفر گڑھ | 116 | حافظ محمد یوسف | محمد عبداللہ | خارج شد |
| 91 | رئیس ریاض | ریاض احمد | مظفر گڑھ | 117 | حافظ محمد عرفان | محمد اقبال | بہاول پور |
| 92 | محمد عنایت اللہ | عبدالحئی | مظفر گڑھ | 118 | محمد موسیٰ خان | محمد نذر خان | بہاول پور |
| 93 | عبدالماجد | عبداللطیف | مظفر گڑھ | 119 | محمد رفیع الدین | شاہد محمود | بہاول پور |
| 94 | سید عبدالرحمٰن | سید محمد ابوبکر شاہ | بہاول پور | 120 | محمد زبیر رفیق | حافظ محمد رفیق | بہاول پور |
| 95 | محمد اعظم طارق | حاجی غلام رسول | بہاول پور | 121 | محمد ضیاالرحمان | حافظ حبیب احمد | بہاول پور |
| 96 | محمد فرہاد | محمد نصیب | بہاول پور | 122 | محمد اعجاز | محمد خان | بہاول نگر |
| 97 | محمد اسماعیل | عبدالرحمان | بہاول پور | 123 | سجاد احمد کاغانی | عبدالرحمان | مانسہرہ |
| 98 | محمد ایوب | محمد نفیس | بہاول پور | 124 | محمد راشد | محمد اکبر | مانسہرہ |
| 99 | محمد ساجد | حاجی شیر احمد | بہاول پور | 125 | محمد حبیب اللہ | حاجی غلام قادر | رحیم یار خان |
| 100 | محمد راشد | محمد اختر | بہاول پور | 126 | محمد رضوان | محمد ممتاز | وہاڑی |
| 101 | سید انعام الحسن | مظہر حسین | لودھراں | 127 | ثناءاللہ | محمد عارف نیاز | منڈی بہاؤالدین |
| 102 | محمد جمیل | نذر حسین | بہاول پور | 128 | محمد وقاص | ملک تاج دین | فیصل آباد |
| 103 | محمد اکبر | اللہ وسایا | لودھراں | 129 | سمیع اللہ | سوال محمد | بٹ گرام |
| 104 | محمد عمران | رانا انتظار احمد | لودھراں | 130 | محمد اسماعیل | طور خان | فیصل آباد |
| 105 | محمد وسیم | عبدالغفور | بہاول پور | 131 | محمد عامر معاویہ | عبدالنور | اوکاڑہ |
| 106 | محمد ہاشم | عبداللہ | بہاول پور | 132 | عمر حیات | موج خان | لاہور |
| 107 | محمد نعیم شفیقی | محمد ابراہیم | لودھراں | 133 | عبدالقیوم | محمد سلیم | خارج شد |
| 108 | محمد احمد | سعادت علی | راجن پور | 134 | محمد طارق | حق نواز | خارج شد |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 135 | قمر الزمان | نثار احمد | خارج شد | 161 | لئیق احمد | محمد گشتاسپ | ایبٹ آباد |
| 136 | اعجاز احمد | مقبول احمد | خارج شد | 162 | محمد ابوبکر صدیق | حافظ نذیر احمد | اوکاڑہ |
| 137 | حق نواز | محمد نذیر احمد غفاری | چنیوٹ | 163 | شاہنواز | ظہور احمد | اوکاڑہ |
| 138 | محمد ابوبکر | قاری عبدالروف | ٹوبہ ٹیک سنگھ | 164 | محمد عبداللہ | خلیل احمد | بہاول پور |
| 139 | محمد رضوان | محمد سلیمان | شیخوپورہ | 165 | عبدالرحیم | عبدالمنان | قلعہ سیف اللہ |
| 140 | احمد الدین | سعید احمد | خیرپور میرس | 166 | زبیر احمد | وزیر احمد | شکارپور |
| 141 | ساجد احمد | مہر محمد سجو | نوشہرو فیروز | 167 | عبدالروف | محمد حنیف | گھوٹکی |
| 142 | محمد حنیف | حافظ محمد قاسم | نوشہرو فیروز | 168 | محمد ارشاد | گلزار احمد | میرپور خاص |
| 143 | محمد بلال | عبید محمد | نواب شاہ | 169 | محمد نوید | بشیر احمد | میرپور خاص |
| 144 | کلیم اللہ | محمد حنیف پنہور | نواب شاہ | 170 | صدام حسین | محمد یامین | میرپور خاص |
| 145 | عبدالفتاح | عبدالستار | نوشہرو فیروز | 171 | سید جواد احمد | سید شاہ محمد شاہ | کراچی |
| 146 | محمد عارف | احمد الدین | شکارپور | 172 | محمد عثمان | امتیاز احمد | کراچی |
| 147 | مجاہد غلام مصطفیٰ | حاجی صدورو | خیرپور میرس | 173 | حماد اللہ اعوان | عبدالرشید اعوان | کراچی |
| 148 | مظہر علی | افتخار علی | بینظیر آباد | 174 | عبدالوہاب | محمد وہاب | سوات |
| 149 | ثناء اللہ | محمد صدیق | بینظیر آباد | 175 | ظفر احمد | عبداللہ خان | نوشکی |
| 150 | محمد طاہر | عبداللہ | بینظیر آباد | 176 | محمد اقبال | محمد یوسف | کوہاٹ |
| 151 | اعجاز احمد | اللہ رکھا | نواب شاہ | 177 | بشیر اللہ | موسیٰ شاہ | صوابی |
| 152 | سجاد علی | غلام عباس | نوشہرو فیروز | 178 | ذاکر اللہ | نیاز گل | اٹک |
| 153 | حبیب الرحمان | عبدالشکور | فیصل آباد | 179 | طاہر علی حقانی | کلا دین | صوابی |
| 154 | عبدالروف | محمد نواز | بہاول پور | 180 | ریاض الرحمان | لطیف الرحمان | کراچی |
| 155 | امیر حمزہ خان | الطاف حسین | لیہ | 181 | طاہر محمد | اسرائیل خان | کراچی |
| 156 | ارسلان وحید | عبدالوحید | لاہور | 182 | عثمان غنی | علی الرحمان | کراچی |
| 157 | محمد سلمان | شفقت اللہ | لکی مروت | 183 | محمد افتخار | محمد سلیم | کراچی |
| 158 | فضل الرحمان | مولوی ظہور الحق | مظفر گڑھ | 184 | راجہ حمید آفریدی | حمید اللہ خان | کراچی |
| 159 | محمد سلمان | محمد اکرم | گوجرانوالہ | 185 | محمد اسحاق | رحیم بخش | کراچی |
| 160 | ذیشان قمر | محمد قمر | خارج شد | 186 | عطاء الرحمان | شوکت علی خان | کراچی |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 187 | محمد عابد | محمد علی خان | کراچی | 213 | شاہ خالد | عبدالوحید شاہ | پشاور |
| 188 | رحمت علی | گل زادہ | کراچی | 214 | محمد سلمان | محمد نصیرالدین | پشاور |
| 189 | صدام حسین | شہزادہ میر | کراچی | 215 | محمد سلمان | فضل الرحمان | پشاور |
| 190 | محمد اشفاق | مشتاق احمد | کراچی | 216 | ہارون الرشید | محمد ابراہیم | پشاور |
| 191 | دانش منظور | منظور احمد | کراچی | 217 | مفتی محمد دین | ولایت شاہ | پشاور |
| 192 | محمد بلال | خیال زادہ | کراچی | 218 | انیس الرحمان | شفیق الرحمان | پشاور |
| 193 | جمیل احمد شاہ | شاہ محمد شاہ | کراچی | 219 | زین العابدین | محمد زبیر خان | پشاور |
| 194 | ریاض محمد | عبدالمناف | سری لنکا | 220 | توقیر الحسن | عبدالکریم | بہاول پور |
| 195 | محمد | محمد حسین | سری لنکا | 221 | محمد شہزاد | بشیر احمد | خانیوال |
| 196 | عبداللہ | محمد حسین | سری لنکا | 222 | عبدالاحد | عبدالکریم | ملتان |
| 197 | عتیق اللہ | سراج الدین | شانگلہ | 223 | محمد عتیق الرحمان | حافظ محمد انوار | بہاول پور |
| 198 | محمد شریف | گل خان | لسبیلہ | 224 | حافظ عثمان | حافظ محمد زاہد | بہاول پور |
| 199 | حبیب اللہ | محمد موسیٰ خان | آوران | 225 | سعید احمد | محمد اسلم | چنیوٹ |
| 200 | محمد اجمل خان | مفتی صاحب | کراچی | 226 | محمد وقاص | مولانا غلام نبی | بہاول پور |
| 201 | عبیدالرحمان | عبدالرحمان | کراچی | 227 | محمد ثناءاللہ | مطیع اللہ | بہاول پور |
| 202 | سید محمد اظہر | سید مظفر حسین | کراچی | 228 | محمد سرفراز | محمد نواز | بہاول پور |
| 203 | عبداللہ غازی | بجگو | کراچی | 229 | محمد عثمان | مولانا محمد یار | بہاول پور |
| 204 | محمد طلحہ | شہاب الدین | لاہور | 230 | محمد طلحہ زبیر | محمد رفیق | بہاول پور |
| 205 | محمد اقبال | محمد رفیق | خانیوال | 231 | محمد اشتیاق | غلام قادر | بہاول پور |
| 206 | محمد افضل | رحیم بخش | بہاول پور | 232 | عبدالرشید | عبدالرحمان | بہاول پور |
| 207 | محمد شاہداللہ | سردعلی خان | بنوں | 233 | عمر فاروق | انعام الٰہی | چنیوٹ |
| 208 | محمد زاہد اقبال | محمد رمضان | سیالکوٹ | 234 | محمد عبداللہ | محمد عنایت اللہ | کراچی |
| 209 | محمد سمیع اللہ | محمد اشرف | خارج شد | 235 | محمد اظہر نوردین | نوردین | کراچی |
| 210 | محمد غلام فرید | محمد اسلم | سیالکوٹ | 236 | عبدالرقیب | غلام مصطفیٰ | ٹوبہ ٹیک سنگھ |
| 211 | سعید احمد | نذیر حسین | خارج شد | 237 | محمد وسیم عبداللہ | محمد عبداللہ | چنیوٹ |
| 212 | حیدر علی اطراقی | گل رحمٰن اطراقی | پشاور | 238 | محمد ساجد نواز | محمد رفیق | وہاڑی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 239 | محمد ابوبکر | مولانا محمد اسلم | لیہ |
| 240 | محمد اعجاز | حضور بخش | رحیم یار خان |
| 241 | محمد فیصل | محمد ادریس | رحیم یار خان |
| 242 | محمد عمر معاویہ | حاجی کامن | رحیم یار خان |
| 243 | ظہور احمد | محمد عبداللہ | رحیم یار خان |
| 244 | محمد طفیل | عنایت اللہ | صوابی |
| 245 | محمد طارق اقبال | قاری محمد اقبال | مظفر گڑھ |
| 246 | صفوان محمد | غلام محمد میمن | خیرپور میرس |
| 247 | گل محمد | حافظ غلام حسین | شکارپور |
| 248 | منصور اللہ خان | محمد رئیس خان | خارج شد |
| 249 | نورانی گل | میر شاہ ولی خان | خارج شد |
| 250 | محمد صدیق سجاد | عبدالمجید | خارج شد |
| 251 | محمد عمران | محمد اسماعیل | لاہور |
| 252 | عبدالواجد | محمد ایوب | پشین |
| 253 | محمد عاصم اسلم | محمد اسلم | ٹوبہ ٹیک سنگھ |
| 254 | عقیل الرحمان | محمد ابراہیم | خارج شد |
| 255 | محمد جمشید | حسن خان | اسلام آباد |
| 256 | نعمان محمد | غلام محمد | خارج شد |
| 257 | عبداللہ | الٰہی بخش | خارج شد |
| 258 | سہیل احمد | احمد بخش | گھوٹکی |
| 259 | محمد سلیم | عطا محمد | بہاولپور |
| 260 | محمد نعیم | عبدالمجید | لودھراں |
| 261 | محمد قاسم | محمد اسماعیل | خارج شد |
| 262 | محمد سہیل | لیاقت علی | قصور |
| 263 | محمد ریاض | محمد مشتاق | قصور |
| 264 | فیضان رسول | غلام رسول | حافظ آباد |
| 265 | زین العابدین | محمد داؤد | قصور |
| 266 | جنید احمد | احمد دین | قصور |
| 267 | محمد عادل | محمد رفیق | قصور |
| 268 | محمد رضوان | محمد اسلم | قصور |
| 269 | جنید اشرف | محمد اشرف | چکوال |
| 270 | محمد احمد | مختار احمد | خارج شد |
| 271 | محمد سلیم | یعقوب | کراچی |
| 272 | محمد وزیر احمد | ظہور احمد | وہاڑی |
| 273 | محمد عمر فاروق | محمد نواز | مظفر گڑھ |
| 274 | محمد عبدالماجد | غلام محمد | ملتان |
| 275 | قیصر علی | جہانزیب | خارج شد |
| 276 | محمد اشفاق | محمد نواز | ڈی جی خان |
| 277 | آصف علی | دوست محمد | چنیوٹ |
| 278 | شاہد عمران | ملک شیر | چنیوٹ |
| 279 | محمد لقمان | نذیر احمد | رحیم یار خان |
| 280 | عمر فاروق | عبدالحمید | رحیم یار خان |
| 281 | اشفاق علی | غلام نبی | خارج شد |
| 282 | محمد یوسف | محمد اسماعیل | ساہیوال |
| 283 | محمد زاہد | عطاء الرحمٰن | ملتان |
| 284 | محمد نعیم اشرف | محمد اشرف | وہاڑی |
| 285 | محمد شعیب | محمد یونس | ٹوبہ ٹیک سنگھ |
| 286 | محمد شفیع | مولانا | پشاور |
| 287 | شہاب خان | ارشاد خان | پشاور |

# جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

## ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا مورخہ ۱۹ر رجب، ۱۹ر مئی بروز سوموار دن ایک بجے سے شروع ہو کر رات ۱۰ بجے تک جاری رہی۔ پہلی نشست بعد از نماز ظہر زیر صدارت حضرت مولانا عبدالغفور، تلاوت زینت القراء جناب قاری محمد عمار سے افتتاح ہوا۔ نعت رسول مقبول محمد ادریس آصف نے پیش کی۔ بیانات مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد، مولانا زاہد وسیم مبلغ راولپنڈی، مولانا ثاقب الحسینی امیر عالمی مجلس ضلع اٹک، مولانا قاضی عبدالرشید ناظم پنجاب وفاق المدارس نے فرمایا۔ دوسری نشست بعد نماز عصر استاذ القراء قاری الٰہی بخش کی تلاوت کلام سے شروع ہوئی۔ نعتیہ کلام ناصر محمود ناصر میلسی، مطیع الرحمان نفیس واہ کینٹ نے پیش کی۔ بیانات مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس صوبہ سرحد، مولانا اسامہ رضوان سرگودھا، بزم خواجہ خواجگان کے سینئر مقرر حافظ عبدالعظیم نے خطاب کیا۔ تیسری نشست بعد نماز مغرب زیر صدارت صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے فرمائی۔ مہمان خصوصی مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی تھے۔ نعتیہ کلام محمد امین برادران سرگودھا، اطہر ہاشمی سرحدی نے پیش کی۔ بیانات مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد عمر راجن پوری ملتانی، مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب فرمایا اور ساتھ ہی جامعہ عربیہ سراج المدارس کے درجہ تحفیظ کے ۵۴ طلباء کرام کی دستار بندی اور درجہ کتب کے بائیس طلباء کرام کو گرانقدر کتب کا انعام دیا گیا۔ آخر میں مولانا عبدالغفور کی دعائے خیر پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا خطیب الرحمٰن قریشی، مولانا صاحبزادہ محمد زکریا نے سرانجام دیئے اور مولانا مفتی حبیب الرحمٰن، مفتی رفیع اللہ قریشی، مفتی عبدالہادی، قاری محمد ابراہیم، مفتی نور جمال حقانی نے کانفرنس کے دیگر انتظامات بخوبی سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے۔ آمین!

## عالمی مجلس بنوں کے زیراہتمام تربیتی پروگراموں کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کے زیر سرپرستی تین روزہ شعور ختم نبوت کورس جو کہ مسجد و مدرسہ ختم نبوت جنگل میں منعقد کیا گیا تھا۔ تین روز علمائے کرام نے مختلف موضوعات پر خطاب کئے: ۱...... جن میں قادیانیوں اور مرزائیوں کی موجودہ ملک اور اسلام خلاف سرگرمیوں کا نوٹس۔ ۲...... حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ ۳...... جھوٹے مدعیان نبوت، قادیانیوں، مرزائیوں اور عام کافروں کے مابین فرق۔ قادیانی، مرزائی، مرتد اور زندیق ہیں۔ ان کا کفر بہ نسبت دوسرے کافروں سے زیادہ سخت ہے۔ اس لئے شرعی طور سے ان سے سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔ ۴...... تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور قائدین ختم نبوت کی موضوعات سیر حاصل ابحاث کئے گئے۔ اس شعور ختم نبوت کورس میں بنوں کے خطباء ائمہ کرام اور دینی مدارس کے طلبائے کرام، سکول اور کالجز

کے سٹوڈنٹ حضرات نے بھی شرکت کی۔ کورس پڑھانے والوں میں مولانا مفتی شمس الحق حقانی، مولانا قاری امام یوسف، مولانا مفتی شہید نواز، حاجی محمد ایاز، مولانا مفتی حمید اللہ شاہ، مولانا ساجد اللہ، مولانا گوہر علی شاہ، مفتی عرفان اللہ، مولانا حاجی حمید اللہ، مفتی طارق، مولانا محمد اکبر اکبری، مولانا قاری محمد عبداللہ سمیت دیگر بااثر شخصیات نے شرکت کی۔ آخر میں مولانا قاری محمد عبداللہ نے قائدین تحریک ختم نبوت کے اوپر ایک رقت انگیز خطاب کیا۔ پھر کورس میں شریک طلباء کے لئے خصوصی انعامات کا انتظام بھی کیا گیا تھا جو کہ مولانا مفتی حمید اللہ شاہ کے ہاتھ ان میں تقسیم ہوا۔ اس کورس میں ایک سو افراد شریک ہوئے۔ تربیتی کانفرنس کی اختتامی دعا مولانا قاری محمد عبداللہ نے فرمائی۔

## گوجر خان میں ختم نبوت کی سرگرمیاں

گوجر خان کی نواحی بستی بردیانہ کا محروم القسمت ریاض احمد گوہر شاہی، مدعی مہدویت اور ملحد عقائد رکھتا تھا۔ گو وہ رہائشی یہاں کا تھا مگر اپنی گمراہی وضلالت کی دوکان سندھ کوٹری میں جا کر کھولی۔ وہیں پر اس کے خلاف توہین رسالت کا کیس دائر ہوا اور سزا ہوئی۔ ملک سے فرار ہوا اور باہر کہیں جل کر مردار ہوا۔ کوٹری لا کر دفنایا گیا۔ اب اس کے پیروکار گوجر خان کی علاقہ میں اس کی مکروہ دعوت چلانے کے لئے مختلف عنوانات کے تحت پروگرام کرتے ہیں۔ لیکن یہ پروگرام بغیر تشہیر کے ہوا کرتے تھے۔ اس مرتبہ ریاض گوہر شاہی کے والد کے عرس کے عنوان سے پروگرام رکھا اور پہلی مرتبہ اس کی خوب تشہیر کی۔ پوسٹر، فلیکس، بینرز، غرض پوری تحصیل گوجر خان میں اس پروگرام کی تشہیر کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران تک ان سرگرمیوں کی رپورٹیں پہنچیں۔ فوراً جمعیت علماء اسلام گوجر خان کے امیر مولانا ریاض عثمانی کے ساتھ مل کر تمام شہر کے علماء سے ملاقاتیں کیں۔ درخواست لکھ کر ڈی ایس پی گوجر خان کو پیش کی۔ گوہر شاہی کے عقائد باطلہ کے حوالے ساتھ ملائے۔ ڈی ایس پی صاحب سے گذارش کی کہ قانونی طور پر گوہر شاہی کی جماعت، انجمن سرفروشان اسلام، ایسے پروگرام نہیں کر سکتی کہ علاقہ میں اشتعال انگیزی کا خطرہ ہے۔ ڈی ایس پی صاحب نے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ضلع راولپنڈی کے ساتھیوں سے مشاورت ہوئی۔ خصوصاً اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی مولانا قاضی مشتاق احمد نے فرمایا کہ اس معاملہ کو اتنا آسان سمجھنا مناسب نہیں۔ چنانچہ حضرت قاضی صاحب نے ڈی پی او راولپنڈی سے ملاقات کا حکم فرمایا بلکہ خود ہی اس کا انتظام بھی کر دیا۔ چنانچہ اگلے دن ڈی پی او راولپنڈی سے ملے۔ ڈی پی او صاحب نے کہا کہ ابھی آپ سے پہلے انجمن سرفروشان اسلام کا وفد بھی آیا تھا اور اسی اجتماع کے سلسلہ میں صفائی پیش کر رہا تھا۔ حضرت قاضی مشتاق احمد نے ڈی پی او کے سامنے جب گوہر شاہی کے چند کفریہ عقائد پیش کئے تو ڈی پی او صاحب بھی چکرا کر رہ گئے۔ فوراً متعلقہ تھانے کے ایس ایچ او ساجد گوندل کو فون کیا کہ ان کے تمام بینرز اور پوسٹر اتروائیں۔ اجتماع چاردیواری میں بغیر سپیکر کے ہو۔ کوئی رکاوٹ ڈالے تو بیدریغ گرفتار کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پولیس نے علاقہ بھر سے تمام بینر فلیکس وغیرہ اتار دیئے۔ پروگرام کا رنگ نہ جم سکا۔ بلکہ حاضری بھی سابقہ کی نسبت بہت کم ہوئی۔ بریلوی حضرات کی طرف سے بھی بہت اچھا ردعمل سامنے آیا

مقامی چندرہ بریلوی علماء نے مقامی تھانہ میں درخواست جمع کرائی کہ گوہر شاہی مدعی نبوت و مہدویت تھا۔ گستاخ رسول تھا۔ اس کی جماعت کو کسی قسم کی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ الحمدللہ! مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی پر علاقہ بھر میں گوہر شاہی کے خلاف علماء میں ایک بیداری پیدا ہوئی۔ اب مقامی ساتھیوں کے مشورہ سے فتنہ گوہر شاہی کے عنوان سے پروگرام رکھنے کی ترتیب بنائی گئی ہے۔ اللہ رب العزت دستگیری فرمائیں۔ آمین!

## قادیانیوں کے منہ پر ایک اور طمانچہ

تحصیل ڈسکہ میں اکثریت جاٹ اور مغل برادری کی ہے گلوٹیاں تحصیل ڈسکہ کے نمایاں قصبات میں سے ہے اس کے نواحی گاؤں موضع گھوکل میں قادیانیوں کے گھر دو تین ہی ہیں مگر وہ جاٹ، زمیندار اور اثر ورسوخ کے مالک ہیں۔ آنجہانی عبدالمجید قادیانی فوت ہوا تو دولت و رسوخ کے بل بوتے پر عبدالمجید قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر، امیر ضلع حضرت پیر شبیر احمد گیلانی کی سرپرستی میں خود موضع گھوکل میں تحصیل کے امیر قاری محمد یامین، گلوٹیاں کے امیر حافظ سجاد احمد خاں اور دیگر احباب سمیت حاضر ہوگئے اور مولانا محمد ایوب ثاقب کی نگرانی میں حالات کا جائزہ لے کر لائحہ عمل طے کیا، پولیس کو درخواست دی گئی۔ ایس ایچ او تھانہ رڑکی لیت ولعل سے کام لیتا رہا۔ ڈی ایس پی رانا محمد زاہد سے شنوائی کی درخواست کی گئی مگر قادیانی اثر ورسوخ وہاں بھی آڑے آیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرزائیوں کو وارننگ دی کہ وہ اپنا مردہ ہماری جگہ سے نکال لیں بصورت دیگر ہم خود نکال کر پھینک دیں گے۔ اس پر قادیانیوں نے آنجہانی عبد المجید کی قبر پر مسلح گارڈز تعینات کر دیئے۔ اس پر موضع گھوکل کے قاری محمد ارشد اور ملک عبدالرشید ڈویژنل صدر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لائے اور جمعیت علماء اسلام کے سرپرست حضرت مولانا مفتی جمیل احمد گجر کے ہمراہ ڈویژنل امیر حضرت مولانا محمد اشرف مجددی، مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور سید احمد حسین زید سے ملاقات کی اور صورت حال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر سے مشاورت کی اور ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن سے تحریری درخواست لے کر وفد کی صورت میں ملاقات کی۔ آر پی او صاحب نے موقف سننے کے بعد ڈی پی او سیالکوٹ کو احکامات دے دیئے کہ قادیانی مردہ کو فوری قبر سے منتقل کیا جائے۔ ۱۷ رجون کو مولانا محمد اشرف مجددی کی قیادت میں وفد نے ایڈیشنل ڈی پی او سیالکوٹ جناب غلام اکبر سے ملاقات کی اور آر پی او صاحب کے احکامات کی روشنی میں اقدامات کا تقاضا کیا۔ انہوں نے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ درخواست پر من وعن عمل کیا جائے گا۔ اگلے روز یہی احکامات ڈی ایس پی ڈسکہ اور ایس ایچ او متعلقہ کو بھیج دیئے گئے۔ ۱۸ رجون کو پولیس نے آنجہانی عبدالمجید کے بیٹوں کو فوری لاش منتقل کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے ۱۹ رجون شام تک منتقل کرنے کا وعدہ کیا مگر آنجہانی مرزا غلام قادیانی نے دھوکہ دہی کی جو تعلیمات دی تھیں اس کی ذریت نے بھی یہی کیا۔ قاری محمد یامین، محمد خالد چوہان اور ڈاکٹر محمد اقبال نے ڈی ایس پی اور ایس ایچ او سے ملاقات کر کے حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ ۲۰ رجون کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد میں مفتی جمیل احمد گجر نے دیا۔ اس موقع پر اہل سنت والجماعت سیالکوٹ کے راہنما میاں محمد مزمل، مولانا قاری محمد شفیق ڈوگر کی سرپرستی میں سینکڑوں کارکنوں کا قافلہ لے

کر شریک ہوئے، نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مفتی صاحب کی قیادت میں ہزاروں اہل ایمان نے قبرستان کا گھیراؤ کر لیا اور کدالوں سے آنجہانی عبدالمجید کی قبر اکھیڑ دی اور اس کا تابوت ننگا کر دیا۔ مردے کی بدبو اور تعفن سے لوگ توبہ توبہ کرتے پیچھے ہٹ گئے اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے علاقہ گونجنے لگا۔ پولیس نے آنجہانی کے بیٹوں سے کہا کہ اپنی لاش اٹھا لو ورنہ اس کا حشر نشر ہو جائے گا وہ ٹرالی پر ڈال کر وہاں سے لے گئے اور مسلم قبرستان قادیانی کے ناپاک وجود سے پاک ہو گیا۔ اس طرح قادیانیوں کو ایک اور رسوئی کا سامنا کرنا پڑا اور مسلمانوں کی جدوجہد قادیانیوں کے منہ پر طمانچہ ثابت ہوئی۔

## مولانا قاضی احسان احمد اندرون سندھ کے دورے پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے زیر اہتمام ۲۸ رمئی بروز بدھ بعد نماز مغرب پریس کلب بدین میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء، معزز شخصیات نے شرکت کی۔ ضلع بدین کے مبلغ مولانا مختار احمد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک سے سیمینار کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد صفدر صدیقی نے تحفظ ختم نبوت اور تحفظ پاکستان پر بیان کیا۔ آخر میں مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی بیان فرمایا۔ سیمینار میں سکول، کالج کے اساتذہ و طلبہ، صحافی حضرات اور عوام الناس کا بھرپور مجمع تھا۔ آخر میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ ۲۹ رمئی کو بعد نماز فجر بسم اللہ مسجد اتفاق کالونی بدین میں مولانا قاضی احسان احمد نے درس قرآن دیا۔ بعد نماز ظہر شادی لارج میں بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء مدینہ مسجد جھڈو میں بیان فرمایا۔ ۳۰ رمئی کو جامع مسجد فضل بھمرو میں بیان کیا۔ نصرت آباد اور گردونواح میں قادیانیت کے حوالے لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔

## ختم نبوت کورس شورکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ میں ۲۴، ۲۵، ۲۶ رجون کو تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات اور رفع و نزول مسیح علیہ السلام پر لیکچر دیا اور مولانا غلام حسین نے ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کردار پر بیان فرمایا۔ کورس میں تقریباً ایک سو حضرات نے شرکت کی۔

## مرزاڑہ سیل کر دیا گیا

خالد کالونی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں مرزواڑے کی غیر قانونی تعمیر پر اہل علاقہ اور علماء کرام نے احتجاج کیا جس پر ضلعی انتظامیہ نے نوٹس لیتے ہوئے مرزواڑے کو سیل کر دیا اور موقع پر موجود ایک مرزائی کو گرفتار کرنے کے علاوہ مرزائیوں کو کسی بھی قسم کی غیر آئینی سرگرمی سے باز رہنے کی وارننگ دی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے علاقہ کا دورہ کیا اور علماء کرام و اہل علاقہ کو اس غیرت ایمانی کے مظاہرے اور کامیابی پر مبارکباد دی اور ہر ممکن تعاون کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی آئین پاکستان کی رو سے شعائر اسلام کا استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ بات قابل فخر ہے کہ علاقہ کے عوام اس حوالہ سے بیدار ہیں اور انہوں نے قادیانیوں کے ناپاک منصوبہ کو ناکام بنا دیا ہے۔

# تحفظ ختم نبوت پر ایک سالہ تخصص

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۹ / مارچ ۲۰۱۴ء میں فیصلہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں فارغ التحصیل علماء کرام کی تیاری کے لئے سہ ماہی سالانہ کلاس جو شوال المکرم، ذیقعدہ، ذی الحجہ میں دفتر مرکزیہ ملتان منعقد ہوتی ہے اس کلاس کا دورانیہ سہ ماہی کی بجائے ایک سال کردیا جائے۔ ایک سالہ تخصص کی یہ کلاس بجائے ملتان دفتر مرکزیہ کے اس سال سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں انعقاد پذیر ہو۔ اس کلاس میں وفاق المدارس کے فارغ التحصیل علماء کرام کو داخلہ دیا جائے۔

۱۰ / شوال المکرم سے ۱۵ / شوال تک

داخلہ کے لئے رابطہ فرمائیں اور پھر ۱۸ / شوال کو تحریری وتقریری انٹری ٹیسٹ پاس کرکے مستحق داخلہ ہوں۔

- داخلہ کے خواہشمند قومی شناختی کارڈ اصل بمع ایک عدد فوٹو کاپی اور دو عدد فوٹو مدرسہ سے تزکیہ کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔
- داخلہ کے خواہش مند حضرات جید جدا کی اسناد کے حامل ہوں۔ تدریسی تجربہ، میٹرک، مڈل، کمپیوٹر جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
- اس سال کلاس کے شرکاء کی تعداد تیس ہوگی۔
- تمام شرکاء کو کم از کم دو صد صفحات کا مقالہ لکھنا ضروری ہوگا۔
- تخریج وتحقیق پر خصوصی توجہ دینا ہوگی۔

## موضوعات

مبادیات تفسیر، اصول حدیث بمع اصطلاحات، اصول فقہ، تربیت تحریر و تقریر، اجراء صرف ونحو، حفظ الاحادیث، مطالعہ قادیانیت، مطالعہ مسیحیت، مطالعہ جدید فتن، جغرافیہ، فلکیات وغیرہ!

انشاء اللہ العزیز! شرکاء، نکتہ دان خطیب، بلند پایہ ادیب، محقق ومناظر کے علاوہ اتحاد امت کے داعی ثابت ہوں گے۔

شرکاء کلاس کو کاغذ، کاپی، قلم، ودیگر ضروریات کے لئے پندرہ صد روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

برائے رابطہ: مولانا عزیز الرحمن ثانی موبائل نمبر:0300-4304277، مولانا غلام رسول دین پوری موبائل نمبر:0300-6733670
مولانا رضوان عزیز موبائل نمبر:0332-4000744

## مستقبل کے ممتاز اساتذہ کیلئے تعلیمی وتربیتی ماحول

# مرکز علم وعمل جامعہ اشرفیہ

مانکوٹ کبیروالا خانیوال

## میں اعلان داخلہ

### جامعہ کا عمومی تعلیمی ذوق

- فقہ کی تمام کتب یوں پڑھائی جاتی ہیں کہ عصر حاضر کے پیش آمدہ مسائل حل ہوتے جاتے ہیں مثلاً ڈیلروں کے کمیشن کا کیا حکم ہے، کمرشل جائیداد پر زکوٰۃ ہے یا نہیں ہے وغیرہ۔
- تمام درجات میں معیاری طریقہ سے اسباق پڑھانے کے ساتھ ساتھ سننے کا اہتمام
- ہر عربی سبق کی عبارت پر حل کرنے کی حد تک توجہ عبارت پڑھوا کر سبق پڑھانے کا نظم
- مضبوط استعداد کیلئے مطالعہ کا پرنظم کہ مغرب بعد عشاء تقریباً دو گھنٹے صرف عربی کتاب، عربی شرح کے مطالعہ کی اجازت
- بعد از نماز صبح حفاظ طلبہ کے باہمی دور کا نظم، عمر و خواص کیلئے آخری پارہ کی مشق
- صرف ونحو پر یوں معیاری توجہ کہ طلبہ سے صرفی ونحوی قواعد محض اجراء سے یاد کرائے جاتے ہیں۔ الحمدللہ!
- خارجی کتب کے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے طلبہ کیلئے لائبریری کا نظم کہ روزانہ اپنے ذوق کی کسی کتاب کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔
- اچھی تحریر کا مستقل ذوق
- معیاری اسباق کے ساتھ طلبہ عزیز پر انفرادی توجہ
- طلبہ کی علمی استعداد اور تدریسی صلاحیت پر بھرپور نظر
- درجہ اولیٰ و ثانیہ میں صرف ونحو کے اجراء پر مستقل گھنٹے
- فنون کی اصطلاحات کے از برکرانے کا خصوصی ذوق
- بالائی درجات میں عربی بول چال کیلئے روزانہ اجتماعی کلاس کا اہتمام
- متوسطہ اول سے عربی لینگویج کا باضابطہ اہتمام
- دو سالہ دراسات دینیہ میں بھی داخلہ ہے
- جامعہ اور وفاق کے امتحانات میں پوزیشن لینے والوں کی خوب حوصلہ افزائی

درج ذیل درجات میں
درجہ حفظ وناظرہ
بمعہ پرائمری
قرأت عشرہ
بمعہ جماعت ششم وہفتم میں
داخلے
6 شوال 1435
03 2014
تجوید
برائے حفاظ، علماء
اور متوسطہ اول تا دورۂ حدیث
بنین
بمطابق نصاب وفاق المدارس العربیہ
داخلے
8 شوال 1435
5 2014

**عظیم خوشخبری** اس سال سے درجہ ثانویہ عامہ سے مکمل معہد اللغۃ العربیہ کا آغاز ذی صلاحیت طلبہ اس درجہ میں داخلے کیلئے رجوع کرسکتے ہیں

**قابل رشک نتائج**
الحمدللہ! امسال وفاق العربیہ پاکستان کے امتحانات میں جامعہ ہذا کو درجہ عالیہ (اکول ٹوبی اے) میں پنجاب بھر میں پہلی اور درجہ متوسطہ سوم (اکول ٹو مڈل) میں پنجاب بھر میں دوسری پوزیشن لینے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔

مولانا مفتی محمد احمد انور (مہتمم) خادم الحدیث والفقہ جامعہ اشرفیہ مانکوت کبیروالا، خانیوال
E-mail: ashraflamankot@gmail.com
برائے رابطہ
0302-7304901
0300-7336058
0333-6112724



# سالانہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

جامع مسجد الصادق بہاولپور

12 ستمبر 2014ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم

خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ العالی

مولانا محمد اسحاق ساقی
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور
0300-6851586

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن

شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا اللہ وسایا

یادگار اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

شائقین علوم نبویہ وتشنگان علوم کے لیے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں

# اعلان داخلہ

اللہ کے فضل وکرم اور اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وامت مسلمہ کی دعاؤں کے صدقے ادارہ ہذا روز افزوں ترقی کے مراحل طے کرتا جارہا ہے ظاہری وباطنی خوبیوں سے بھی آراستہ وپیراستہ ہورہا ہے۔ جس کے تعمیری لحاظ سے دو حصے ہیں اور دونوں جاذب نظر اور دل کش ہیں، ایک حصے میں شعبہ تحفیظ القرآن ہے اور دوسرے حصے میں شعبہ درس نظامی۔

شعبہ تحفیظ القرآن کی 6 کلاسیں ہیں اور شعبہ درس نظامی الحمدللہ درجہ ابتدائیہ سے درجہ مشکوٰۃ تک ہے۔ شعبہ تحفیظ القرآن کا داخلہ 4 شوال المکرّم تا 10 شوال المکرّم 1435ھ ہوگا اور 10 شوال المکرّم سے شعبہ تحفیظ القرآن کی تعلیم کا آغاز ہوجائے گا۔ جبکہ شعبہ درس نظامی کا داخلہ 4 شوال المکرّم تا 15 شوال المکرّم 1435ھ ہوگا۔ درس نظامی کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میٹرک تک دی جاتی ہے۔

ادارہ ہذا میں طلباء کے لیے ہر قسم کی سہولت (خورد ونوش، علاج ومعالجہ، معقول وظیفہ اور رہائش وغیرہ) کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

**رابطہ کے لیے**

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277...... مولانا غلام رسول دین پوری 03006733670

زیراہتمام **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان**